یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ہیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں.

منجانب.

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان

خصائص امیرالمومنینؑ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خصائص امیر المومنین

علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

تالیف فضیلۃ الشیخ ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ

جدید ترتیب علامہ محمد ھادی الامینی

ترجمہ علامہ الطاف حسین کلاچی

تصحیح: حجۃ الاسلام علامہ ریاض حسین جعفری فاضل قم

ناشر ادارہ منہاج الصالحین جناح ٹاؤن

ٹھوکر نیاز بیگ لاہور۔ فون: 5425372

کتاب: ــــــ خصائص امیر المومنینؑ

مولف: ــــــ امام نسائی

تدوین: ــــــ علامہ محمد ھادی الامینی

مترجم: ــــــ حجۃ الاسلام علامہ الطاف حسین کلاچی

تصحیح: ــــــ حجۃ الاسلام علامہ ریاض حسین جعفری فاضل قم

پروف ریڈنگ: ــــــ خادم حسین

صفحات: ــــــ

کمپوزنگ: ــــــ برادرز کمپوزنگ

ہدیہ: ــــــ 145روپے

ملنے کا پتہ

ادارہ منہاج الصالحین لاہور

الحمد مارکیٹ۔ فرسٹ فلور۔ دکان نمبر ۲۰

اُردو بازار ○ لاہور- 042-7225252

فہرست

عرض ناشر	9
ابتدائیہ	11
پیش لفظ	13
مقدمہ	16
علامہ نسائی معاجم کے آئینے میں	19
شیوخ النسائی	26
تصنیفاتِ نسائی	31
حیات امامِ نسائی	39
کیا امام نسائی شیعہ تھے؟	41
امیر المومنین حضرت امام علی علیہ السلام کی نماز	50
ناقلین کے الفاظ کا اختلاف	54
عبادت	56
نگاہِ پروردگار میں منزلتِ امیر کائنات علیہ السلام	66
ناقلین کا اختلاف	76
عمران بن حصین کی	80

○ حضرت امام حسن علیہ السلام کی حدیث جبرئیل دائیں اور میکائیل آپ کے بائیں طرف 82
○ قولِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی علیہ السلام کبھی ناکام نہیں ہوں گے 86
○ امام علی علیہ السلام کے لیے فرمانِ مغفرت 90
○ ابواسحاق کا اس میں اختلاف 93
○ اللہ تعالیٰ نے علی علیہ السلام کے دل کا امتحان لے لیا ہے 97
○ اے علی علیہ السلام! خدا تیرے دلِ کی راہنمائی فرمائے گا 99
○ محدثین کے اختلاف کا بیان 102
○ ابواسحاق کا اختلاف 105
○ امام علی علیہ السلام کے دروازے کے سوا سب دروازے بند 107
○ اللہ نے اُسی داخل کیا اور تمہیں خارج کیا 112
○ دربارِ رسالت میں امام علی علیہ السلام کا مقام 115
○ محمد بن المنکدر کا اختلاف 122
○ اختلاف 133
○ علی علیہ السلام مجھ سے ہیں اور مَیں اُس سے ہوں 137
○ ابواسحاق کا اختلاف 139
○ علی علیہ السلام میری جان ہیں 142
○ اے علی علیہ السلام! تو میرا صفی اور امین ہے 143
○ علی علیہ السلام میری امانتیں ادا کرنے والا ہے 144
○ علی علیہ السلام اور سورۂ برأت 147
○ جس کا مَیں مولیٰ ہوں اُس کا علی علیہ السلام مولیٰ ہے 154
○ علی علیہ السلام میرے بعد ہر مومن کے ولی ہیں 160

علی علیہ السلام میرے بعد تمہارا ولی ہے	162
جس نے علی علیہ السلام کو گالی دی اُس نے مجھے گالی دی	164
حضرت علی علیہ السلام سے دوستی کی ترغیب اور اُن کی دشمنی سے ترہیب	167
علی علیہ السلام کے مُحب کیلئے دُعا اور عدو کیلئے بددُعا	172
حُبِ علی علیہ السلام معیارِ ایمان	176
حضرت علی علیہ السلام کی مثال	178
مقامِ علی علیہ السلام	185
اس میں مغیرہ کا لفظی اختلاف	192
علی علیہ السلام رسالت کے کندھوں پر	196
علی علیہ السلام اور شہزادی کونین	200
حضرت فاطمہ زہراؑ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں	205
حضرت فاطمہ زہراؑ اس امت کی تمام عورتوں کی سردار ہیں	209
سیدہ فاطمہؑ زہراء رسالت کا ٹکڑا	212
اختلاف الناقلین	215
امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام کے فضائل	217
حسنؑ و حسینؑ میرے بیٹے ہیں	219
حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام نوجوانانِ جنت کے سردار	222
میری خوشبو حسنینؑ شریفین ہیں	224
علی علیہ السلام و فاطمہ سلام اللہ علیہا	225
جو اپنے لئے وہ علی علیہ السلام کے لیے	228
علی علیہ السلام کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا	231

- علی علیہ السلام اور گرمی اور سردی 233
- حضرت علی علیہ السلام سے مشورہ 235
- بد بخت انسان 237
- وقت وصال نبی کا آخری ملاقاتی 240
- علی علیہ السلام تنزیل وتاویل قرآن کا پاسبان 242
- امام علیؑ کی نصرت کے لیے ترغیب 244
- عمار یاسر رضی اللہ عنہ کی قاتل ایک باغی جماعت 249
- حق وباطل کا فیصلہ 254
- امیر المومنین امام علی علیہ السلام اور خوارج 260
- ابواسحاق کا اختلاف 271
- حضرت عبداللہ ابن عباس کا خوارج سے مناظرہ 282
- تائید احادیث 290

❁ ❁ ❁

عرضِ ناشر

تاریخ کے اوراق گواہ ہیں کہ محبت علی علیہ السلام میں لاکھوں لوگوں کو تہہ تیغ کیا گیا۔ ماؤں کے سامنے علیؑ دشمنی میں بچوں کو ذبح کیا گیا، لیکن مائیں بچے جنتی رہیں اور مودّت علی علیہ السلام میں قربان کرتی رہیں۔ تاریخ نے ایک خاتون کا دلوں کو ہلا دینے والا واقعہ لکھا ہے کہ جب بنی امیہ کے خونخوار بھیڑیوں نے اُس کنیز زہراءؑ کے نومولود بیٹے کو فقط اس لیے بڑی بے دردی سے اُس کی گود میں ذبح کر دیا کہ اس نے اپنے اس نومولود کا نام خاندان عصمت وطہارتؑ کے نام پر رکھا تھا، اور وہ ظالم سمجھ رہے تھے کہ شاید لوگ خوف وہراس سے خاندانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھلا دیں گے اور پھر ایسی کوئی جرأت نہ کر سکے گا، لیکن وہ سنگدل حیران رہ گئے کہ جب اسی خاتون نے اگلے سال پھر بچہ جنا تو اس کا نام بھی اولادِ علی علیہ السلام کے نام پر رکھا۔ علیؑ دشمن پھر اس کی کوکھ کو اجاڑنے کے لیے آئے، انہوں نے اس نومولود مسعود کے گلے پر چھری چلائی، بچہ محبت علی علیہ السلام میں ذبح ہو گیا۔ ماں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ خالق میری اس قربانی کو قبول فرما اور پھر اُس نے کہا ظالموں میں خاندان رسولؐ کے نام پر بچے جنتی رہوں گی اور تم قتل کرتے رہو، تاکہ میں اپنا کام کرتی رہوں اور تم اپنا کام کرتے رہو۔ میں محبت علی علیہ السلام کا ثبوت دیتی رہوں گی اور تم دشمنی علیؑ کا اظہار کرتے رہو۔

ابن ابی الحدید نے کیا خوبصورت جملہ لکھا ہے کہ علی علیہ السلام تاریخ کا وہ مظلوم

انسان ہے کہ جس کے فضائل ومناقب دوستوں نے بھی چھپائے اور دشمنوں نے بھی چھپائے۔ دشمن نے دشمنی کرتے ہوئے چھپائے اور دوست نے دشمن کے ڈر سے چھپائے، لیکن اس کے باوجود علیؑ اللہ کا زندہ معجزہ ہے کہ جو لوگوں کے دلوں میں بستا ہے۔ معروف محدث امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے جب امیر المومنین علیہ السلام کے فضائل ومناقب لکھے اور پھر انہوں نے مجمع عام میں پڑھ کر سنائے تو دشمنان آلِ رسولؐ نے آپ کو محبان علی علیہ السلام میں شہید کر دیا۔ امام نسائی جام شہادت فرما گئے، لیکن رہتی دنیا تک اپنا نام محب علی علیہ السلام کی فہرست میں لکھوا گئے۔ ان کی اس کتاب خصائص امیر المومنین علی علیہ السلام سے صبح قیامت تک عشاقِ علی علیہ السلام استفادہ کرتے رہیں گے۔ اس کا اجر جزیل ان کی روح پر فتوح کو ایصال ہوتا رہے گا۔

اس کتاب کا ترجمہ علامہ الطاف حسین کلاچی نے سلیس اور رواں دواں کیا ہے۔ ہم ان کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے گوناگوں مصروفیات کے باوجود یہ عظیم کام انجام دیا ہے۔ اس کتاب کو اشاعتی مراحل سے ہمکنار کرنے کے لیے شیخ برادری کے عظیم سپوت شیخ شاہد حسین ننگل والے نے اپنے باپ شیخ ریاض حسین ننگل والے کی سیرت پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ہمارے ہم سفر ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بحق آلِ اطہارؑ اس نوجوان کو مذہب حقہ کی مزید خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

والسلام مع الاکرام

طالبِ دعا!

ریاض حسین جعفری فاضل قم

سربراہ ادارہ منہاج الصالحین لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابتدائیہ

امام نسائی کی ذات محتاجِ تعارف نہیں، ان کا شمار علمِ حدیث کے ان علماء میں ہوتا ہے جن کا تجرِ علمی مسلّم ہے۔ امام نسائی، جنہوں نے اپنی پوری زندگی، رسولِ اعظمؐ کی احادیث کے حصول میں لگادی۔ آپ نے اپنی اس علمی پیاس کو بجھانے کیلئے دُور دراز ممالک کے سفر کئے، خراسان کہاں اور مصر کہاں؟...... آپ نے اپنی زندگی کا اکثر حصّہ مصر میں گزارا کیونکہ اُس دَور میں مصر پوری دنیا کیلئے علمی مرکز بن چکا تھا۔

آپ کی کتاب ''خصائص امیر المومنینؑ'' ایک مشہور و معروف کتاب ہے، آپ کی شہادت کا سبب بھی یہی کتاب بنی۔ اس کتاب پر پوری دنیا میں ہر زبان میں کام ہوا، لیکن ہر کتاب اپنی جگہ پر ایک کتاب ہے، لیکن بہت سے ایسے گوشے مسلسل نظروں سے اوجھل ہوتے رہے، جن کا منظرِ عام پر لانا ضروری تھا۔ مثلاً لفظی اغلاط کثرت کیساتھ تھیں، سلسلہ رواۃ میں غلطیاں تھیں۔

یہ عظیم کام نجف اشرف کے ایک عالم محمد ہادی الامینی کے حصّہ میں آیا۔ انہوں نے بڑی جانفشانی کے بعد یہ تحفہ آپ کے ہاتھوں میں دیا۔ انہوں نے نجف اشرف کی لائبریریوں کو کھنگالا، دن رات کی محنت شاقہ کے بعد جن گوشوں پر ابھی تک کام نہیں ہوا تھا، مکمل ہوا۔ اس کے علاوہ بعض احباب یہ سمجھنے لگے تھے کہ امام نسائی ''شیعہ'' تھے۔ آپ نے ان شبہات کو بھی دُور کیا۔ آپ کی زندگی پر پورے ثبوت کیساتھ سیر حاصل

گفتگو موجود ہے۔

میرے عظیم فاضل دوست حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا محمد حسن جعفری صاحب، جن کی ذات محتاجِ تعارف نہیں، ان کا علمی کام ملک کے گوشے گوشے میں موجود ہے، نے میرے ذمہ یہ کام لگایا کہ اس کتاب کا ترجمہ کروں۔ اگر چہ میری مصروفیات اس کام میں مانع تھیں، لیکن میں اپنے محسن دوست کے اخلاص و اصرار کے سامنے بے بس ہو گیا اور میں نے خدا پر توکل کر کے اس کام کا بیڑا اٹھایا۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کی نگاہِ شفقت سے اس کام کی تکمیل ممکن ہوئی۔

ترجمہ جیسا بھی ہے آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ امید ہے کہ اہلِ علم اس کی قدر دانی کریں گے اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام اس کا بدلہ بارگاہِ احدیت سے دلائیں گے۔

دعا ہے کہ خداوند منان اپنے فضلِ عظیم سے میری اس عاجزانہ خدمت کو قبول فرمائے اور اسے میری مغفرت اور میرے بزرگوں اور مرحوم اساتذہ کی بخشش کا ذریعہ بنائے۔

والسلام

الطاف حسین کُلاچی

پرنسپل مدرسہ بابِ قم

تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان

پیش لفظ

حجۃ الاسلام محمد حسن جعفری

قابلِ تعریف ہیں وہ زبانیں جو حق و صداقت کی گواہی دیں، اور قابلِ تکریم ہیں وہ ہاتھ جو حقائق کو رقم کریں اور قابلِ احترام ہیں وہ دل جو حقائق کو تسلیم کریں۔ حضرت علی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے امتِ اسلامیہ میں جو عظمت و رفعت عطا کی ہے وہ چنداں محتاجِ بیان نہیں۔ بقول علّامہ اقبالؒ

درمیان امت آن کیواں جناب
ہمچوں حرف قل ھو اللہ در کتاب

"اس امت میں امیر المومنین علیہ السلام کو وہی مقام حاصل ہے جو کتاب اللہ میں قل ھو اللہ کو حاصل ہے۔"

دور کے انصاف پسند علماء نے امیر المومنین علیہ السلام کی ذاتِ بابرکات کے مختلف گوشوں کو اجاگر کرنے کی کوششیں کی ہیں۔ اور ان اہلِ علم میں امام احمد بن شعیب نسائی کی ذات والا صفات بھی شامل ہے۔ آپ مذہباً سنی العقیدہ اور شافعی المسلک تھے۔ آپ اپنے دور کے مشہور حافظ الحدیث اور امام الحدیث تھے۔ آپ نے امیر المومنینؑ کے فضائل کی نشر و اشاعت کی وجہ سے شہادت پائی تھی۔ جیسا کہ شاہ

عبدالعزیز بستان المحدثین میں لکھتے ہیں:

"اُن کی موت کا واقعہ یہ ہے کہ جب آپ مناقبِ مرتضوی (کتاب الخصائص) کی تصنیف سے فارغ ہوئے تو انہوں نے چاہا کہ اس کتاب کو دمشق کی جامع مسجد میں پڑھ کر سنائیں تاکہ بنی امیہ کی سلطنت کے اثر سے عوام میں ناصبیت کی طرف جو رجحان پیدا ہو گیا تھا اس کی اصلاح ہو جائے۔ ابھی اس کا تھوڑا سا حصہ ہی پڑھنے پائے تھے کہ ایک شخص نے پوچھا امیر المومنین معاویہ کے مناقب کے متعلق بھی آپ نے کچھ لکھا ہے؟......تو نسائی نے جواب دیا کہ معاویہ کیلئے یہی کافی ہے کہ برابر سرابر چھوٹ جائیں ان کے مناقب کہاں ہیں؟

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ کلمہ بھی کہا تھا کہ مجھ کو ان کے مناقب میں سوائے اس حدیث لا اشبع اللہ بطنه (اللہ اس کا پیٹ کبھی نہ بھرے) کے اور کوئی صحیح حدیث نہیں ملی۔

پھر کیا تھا لوگ ان پر ٹوٹ پڑے اور شیعہ شیعہ کہہ کر مارنا پیٹنا شروع کر دیا۔ ان کے خصیتین میں چند شدید ضربیں ایسی پہنچیں کہ نیم جان ہو گئے۔ خادم ان کو اٹھا کر گھر لے آئے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے ابھی مکہ معظمہ پہنچا دو، تاکہ میرا انتقال مکہ یا اس کے راستے میں ہو۔

کہتے ہیں کہ آپ کی وفات مکہ معظمہ پہنچنے پر ہوئی اور وہاں صفا و مروہ کے درمیان دفن کیے گئے۔ ۱۳ صفر ۳۰۳ھ میں پیر کے دن آپ کا انتقال ہوا۔ بعض کا قول یہ بھی ہے کہ مکہ جاتے ہوئے راستہ میں شہر رملہ (فلسطین) انتقال ہوا۔ پھر وہاں سے آپ کی نعش مکہ معظمہ پہنچائی گئی۔ واللہ اعلم (بستان المحدثین ص ۱۸۹۔۱۹۰)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے امام نسائی پر یہ احسان ہوا کہ ان کی کتاب الخصائص کو ہمیشہ کی زندگی عطا ہوئی۔ اور ہر دور کے علماء نے ان کی اس کتاب کی توثیق فرمائی۔

کتاب خصائص کے اس وقت اگرچہ بہت سے نسخے پائے جاتے ہیں مگر ان میں سے اکثر اصلاح طلب ہیں، البتہ محقق محمد ہادی الامینی کا شائع کردہ نسخہ ہر لحاظ سے مکمل ہے۔ موصوف نے بڑی عرق ریزی سے اس کی تحقیق کی اور اسانید کا استخراج کیا اور فہرست مرتب کی اور مطبعہ حیدریہ نجف اشرف کو یہ شرف حاصل ہوا کہ اس نسخہ کو شائع کیا اور یہ نسخہ ۱۳۸۸ھ بمطابق ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا۔

جہاں تک میں نے مختلف لائبریریوں کی چھان بین کی تو مجھے اس کا اُردو ترجمہ کہیں دکھائی نہ دیا۔ میری دلی خواہش تھی کہ اس تحقیق شدہ نسخہ کا اُردو زبان میں ترجمہ ہونا چاہیے۔ میرے ذاتی مشاغل اتنے زیادہ تھے کہ میں خود اس کا ترجمہ نہیں کر سکتا تھا۔ چنانچہ میں نے اپنے برادر محترم سرکارِ علاّمہ الطاف حسین خان کلاچی سے درخواست کی کہ وہ اپنی مصروفیات میں سے کچھ وقت نکال کر اس نسخہ کا ترجمہ کریں۔ چنانچہ موصوف نے میری درخواست کو پذیرائی بخشی اور مختصر وقت میں حسین وجمیل ترجمہ کر کے میرے سپرد کیا۔ مَیں نے ترجمہ پر سرسری نظر کی ہے، ترجمہ ہر لحاظ سے جامع ہے۔

دعا ہے کہ خلاّقِ کائنات علاّمہ الطاف حسین صاحب کی توفیقاتِ خیر میں اضافہ فرمائے اور انہیں دین مبین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کے مواقع عطا فرمائے۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین آباد

والسلام

حررہ احقر الزمن: محمد حسن الجعفری

مُقدّمه

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلامی فکری ورثے کی ترویج وتبلیغ کیلئے نجف اشرف کے مطبعہ حیدریہ اور اُس کے مکتبہ نے قابل صد تحسین کوشش وکاوش کی ہے۔ یہ کتاب جو آپ کے ہاتھوں میں ہے اس میں امیر المومنین امام علی علیہ السلام کے فضائل ومناقب کا بیش بہا خزانہ موجود ہے۔ یہ اسلام کے عظیم الشان مصادر ومراجع کا عظیم القدر حصّہ ہے، ہر زمانے میں صاحبانِ تحقیق اپنا تحقیقی کام اس پر کرتے رہے ہیں کیونکہ اس میں جناب امیر علیہ السلام کے وہ فضائل ہیں جو احادیث نبوی ﷺ پر مشتمل ہیں، جو ہر طرح سے پاک وپاکیزہ ہیں، جن میں شک وریب کی گنجائش تک بھی نہیں۔ ان احادیث کا سلسلہ اسناد بھی اتنا پاک وپاکیزہ ہے جتنا یہ احادیث، اس لیے اس تہذیب کو دیکھ کر علاّمہ ابن حجر کو کہنا پڑا:

((تتبع النسائی ماخص به علیؑ من دون الصحابه
مجمع من ذلك شیباً کثیرا باسانید اکثرها جید))

''علامہ نسائی نے تمام صحابہ کے فضائل کو ایک طرف رکھتے ہوئے حضرت امام علی علیہ السلام کی جو جو خصوصیات جمع کی ہیں وہ اپنے سلسلہا ئے سناد کے لحاظ سے جید وعمدہ ہیں۔''

اس لئے مطبعہ ومکتبہ حیدریہ نے ان قیمتی نوادرات کی نشر واشاعت کا عزم کیا، تاکہ ایک طالبِ تاریخ وتحقیق کے ہاتھوں میں اسلام کی نظریاتی فکر آسانی کیساتھ

آجائے۔

لائق صد تحسین ہیں اُستاد علامہ محمد کاظم کبتی قبلہ جن کی رہبری و سرپرستی میں، مَیں اس منزل تک پہنچا۔ جناب محترم ابو صادق کا شکر گزار ہوں کہ ان کے مال سے مَیں نے اس کتاب کے طباعت کے مراحل طے کیے، تحریک و ترغیب بھی الٰہی کی تھی، انھوں نے مجھ سے کہا کہ میں اس کتاب پر کام کروں، اس کی اسانید کا اخراج کروں، رجال کے حالات قلمبند کروں۔ یہ حقیقت ہے کہ میرے پاس اتنا وقت نہیں تھا، لیکن جب مَیں نے اپنے محسن اور صادق کے ذوق وشوق کو دیکھا تو اپنی عدیم الفرصتی کو ایک طرف رکھ دیا، پھر اپنے اللہ سے توفیق کا سائل بن کر ہمہ تن مصروف عمل ہو گیا، قدم قدم پر دعا بلند کرتا رہا کہ جلد تکمیل کے مراحل تک جا پہنچوں۔

اس کتاب کی ترتیب وتہذیب اور تصحیح میں مجھے سخت مشقت اٹھانی پڑی، ان زحمات کا صلہ رب العالمین کے پاس ہے وہ ہی عطا کر سکتا ہے۔

نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہ کتاب خصائص مصر، ہندوستان، نجف اشرف میں کئی بار چھپی، لیکن کبھی یہ زحمت گوارا نہ کی گئی کہ اسے اغلاط سے پاک کیا جائے اور اس کی اسناد کی تصحیح کا کام کیا جائے۔ اب اللہ تعالیٰ کی اعانت اور اُس کی توفیقات سے اس کو ہر زاویہ نظر سے دیکھا گیا۔ اس کی نصوص کی تصحیح کی گئی اور اُس کے سلسلہ سند کا اخراج کیا گیا، روایات پر تحقیقی کام کیا گیا۔ اب یہ کتاب اپنی تمام خوبصورتیوں اور رعنائیوں کیساتھ آپ کے سامنے ہے، نظر کرتے ہی دل گل وگلستان میں پہنچ جاتا ہے۔

پہلے مَیں نے اس کتاب کو خوب پڑھا، پھر احادیث وسنت اور مناقب کی کتابوں کو خوب کھنگالا، دن رات کی سخت دوڑ دھوپ کے بعد نصوص صحیحہ تک رسائی حاصل

ہوئی، اس مرحلہ کے بعد مَیں علمِ رجال کی پُر پیچ وادیوں میں داخل ہوا، ان رجال کو ان کی قد و قامت کے ساتھ آپ کے سامنے لا کھڑا کیا۔ کتاب کا ترجمہ تو اختصار کیساتھ ہوا ہے لیکن مصادر، راوی کا صحیح نام، محدث کا ذکر بھی ساتھ ساتھ کیا ہے۔ جہاں کہیں بھی طلب و تشنگی کا احساس ہوا، پہنچنے کی پوری کوشش کی۔ اس دوران دست بستہ اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا کا طالب رہا کہ وہ خلوص مجھے اور ہدایت کاملہ عطا فرمائے۔

اس میدانِ تحقیق میں مَیں نے سخت مشقت کی ہے تو مجھے یقین ہے کہ اس میری مشقت کے عوض تاریخ و تحقیق کے متلاشیان کی منازل قریب سے قریب تر ہوگئی ہیں، اس کتاب کی اصلاح و تصحیح میں مَیں نے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی، اغلاط وھفوات سے پوری طرح پاک وصاف کیا۔

اس پوری گفتگو کا حاصل یہ ہے کہ جب اس دَور میں کسی چیز کو پانے کیلئے اتنی محنت کرنا پڑتی ہے تو اُس دَور کا کیا حال ہوگا جس دَور میں محدث نسائی جیسے لوگوں نے اپنی حیات کے شب و روز بسر کیے تھے؟!...... اس اسلامی ورثے کی حفاظت کیلئے کس قدر مشکلات سے واسطہ پڑا ہوگا؟ اُس دَور میں سیاسی چیرہ دستیاں اور حکومتی ہنگامے زوروں پر تھے اور شخصی حکومتیں آپس میں ٹکرا رہی تھیں، علم و دانش کی کوئی قدر نہیں تھی۔

احادیث کی فہرست بھی موجود ہے، ساتھ ہی علاّمہ شیخ الحدیث نسائی کی حیات کو ایک واضح صورت میں پیش کرنے کی پوری کوشش کی ہے، اس کے علاوہ راویانِ حدیث کے اسماء، ان کی کنیت، ان کی وفات پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ جن جن کتابوں میں متعلقہ مواد ملا ہے ان کی فہرست بھی موجود ہے۔

علّامہ نسائی معاجم کے آئینے میں

سیرت کی کتابوں میں امام نسائی کے بارے میں بہت کچھ لکھا گیا ہے، اس کتاب کی تالیف ایک ایسے شخص کا کارنامہ ہے، وہ نہ صرف ایک جلیل القدر محدث اور امام الحدیث تھے بلکہ اس فن کے امام تھے، جن کی زندگی کے شب و روز تالیف و تصنیف میں گزرے۔ ان کی زندگی کا اوڑھنا بچھونا تعلیم و تعلم رہا، اپنی علمی پیاس بجھانے کیلئے تمام اسلامی ممالک کے سفر کیے، عُرفاؔ، رُدَیاؔ و محدثین کی صحبت اختیار کی اور ان کے دروس میں شرکت کی۔

مؤرخین سیرت نے ان کے اجلال و اکرام، ان کے علمی محاسن، ان کی جودت فکر اور فنِ حدیث میں فضیلت پر قابلِ تحسین کام کیا۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ وہ اپنے معاصرین میں نورِ علم اور جمالِ معرفت میں کس قدر امتیازی مقام کے مالک تھے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے نسائی کے بارے میں وہ آراء جمع کی ہیں جو آئمہ حدیث نے ان کے بارے میں اپنی اپنی آراء قائم کی ہیں:

ان کے بارے میں ابن عدی کہتے ہیں کہ میں نے منصور فقیہ [1] سے سنا اور احمد بن محمد بن سلام طعاوی [2] سے سنا، ان دونوں نے کہا کہ ابوعبدالرحمٰن امام الحدیث

---

[1] منصور بن محمد بن محمد بن طیب الفقیہ الھر دی۔ آپ مشہور فقیہ تھے۔ آپ نے ۵۲۷ھ میں وفات پائی۔ (لسان المیزان ج۱ ص۱۰۰۔)

[2] آپ حافظ و محدث تھے، ۳۲۱ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ (تذکرۃ الحفاظ ج ۳ ص ۳۸۔ شذرات الذہب ج ۲ ص ۲۸۸)

تھے۔ محمد بن سعد باوردی نے کہا کہ مَیں نے قاسم مطرز کے سامنے علامہ نسائی کا ذکر کیا تو اُس نے کہا کہ وہ امام تھے۔ ابوعلی نیشاپوری [1] کہتے ہیں کہ جب مَیں نے نسائی کے بارے میں پوچھا تو کہا گیا کہ وہ امام تھے، ایک دوسرے مقام پر کہا ''ان النسائی الامام فی الحدیث بلاموافقۃ'' کہ نسائی بلا اختلاف امام الحدیث تھے، ایک دوسری جگہ پر کہا کہ میں نے سفر و وطن میں چار آئمہ حدیث دیکھے، دو نیشاپور میں اور ایک اھواز میں اور ایک مصر میں نیشاپور میں محمد بن اسحاق [2] اور ابراھیم بن ابی طالب [3]، نسائی مصر میں اور عبدان [4] اھواز میں۔

مامون مصری کہتا ہے کہ جب ہم طرطوس گئے تو وہاں بہت سے محدثین موجود تھے۔ کچھ کے اسماء یہ ہیں: عبداللہ بن احمد، مربع [5]، ابوالاذان اور کیلجہ وغیرہ وغیرہ۔ ان سب کے پاس جو حدیث کا ذخیرہ تھا وہ سب کا سب امام نسائی کا انتخاب تھا۔

محدث ابوالحسین بن مظفر نے کہا کہ میں نے اپنے مصر کے بزرگوں سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ ابوعبدالرحمٰن نسائی امام الحدیث تھے۔ ان کے شب و روز عبادت و ریاضت میں گزرتے تھے۔ حج و جہاد میں مواظبت رکھتے تھے، سنت پیغمبر پر سختی سے کاربند رہتے اور بادشاہوں کے درباروں سے دُور رہتے تھے۔ وقت شہادت تک انہی معمولات میں زندگی بسر کی۔ نقد رجال میں انتہائی محتاط اور فن رجال میں اعلم تھے۔

حاکم کہتا ہے کہ میں نے علی بن عمر الحافظ [6] سے کئی مرتبہ سُنا کہ وہ کہتے تھے کہ

---

[1] حسین بن علی بن یزید بن داوٗد الحافظ، المتوفی ۳۴۹۔ (الکنی والالقاب ج ۲ ص ۱۵۶۔)

[2] المتوفی ۳۱۳، تاریخ بغداد ج ۱ ص ۲۴۸۔ (المنتظم ج ۶ ص ۱۹۹۔ تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۲۶۸۔)

[3] ابراہیم بن محمد بن نوح بن عبداللہ المتوفی ۲۹۵، (معجم المصنفین جلد ۴ ص ۴۰۰۔)

[4] عبداللہ بن احمد بن موسیٰ بن زیاد بن عبدان اھوازی، المتوفی ۳۰۶۔ (ہدیۃ العارفین جلد ۱ ص ۴۴۳۔)

[5] محمد بن ابراہیم انماطی المعروف بمربع المتوفی ۲۸۶۔ (تاریخ بغداد جلد ۱ ص ۳۸۸۔)

[6] حافظ علی بن عمر بن احمد دارقطنی المتوفی ۳۸۵۔ (دفیات الاعیان جلد ۱ ص ۴۱۷۔ تذکرۃ الحفاظ جلد ۳ ص ۱۸۶۔)

ابوعبدالرحمٰن اپنے تمام معاصرین پر علم میں اولویت رکھتے تھے۔ایک دفعہ کہا کہ مَیں نے علی بن عمر سے سُنا انھوں نے کہا کہ دیار مصر میں نسائی سے بڑھ کر نہ تو کوئی فقیہہ ہے اور نہ صحیح وسقیم کا عالم،فن رجال میں اعلم ہیں۔

علامہ دار قطنی [1] نے کہا ہے کہ میں نے ابوطالب الحافظ سے سنا تو وہ کہتے تھے کہ ابوعبدالرحمٰن حدیث میں اپنی مثال آپ تھے، انھوں نے احادیث ابن لھیعہ [2] سے لی ہیں۔ابوبکر بن حداد [3] ایک بہت بڑے فقیہہ اور محدث تھے، اُس نے اکثر حدیث امام نسائی سے روایت کی ہے، جب ان سے سوال کیا گیا کہ تم کسی دوسرے محدث سے حدیث کیوں نہیں لیتے تو کہا کہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ وہ میرے اور میرے اللہ کے درمیان حُجت ہیں۔ [4]

ابوسعید عبدالرحمٰن بن احمد بن یونس جو صاحب تاریخ مصر ہیں وہ اپنی اس کتاب میں رقم طراز ہیں کہ ابوعبدالرحمٰن نسائی ایک بہت بڑے فقیہہ حافظ اور حدیث میں امام تھے، انھوں نے مصر میں زندگی بسر کی، بہت سی کتابیں لکھیں، وہ ہر دوسرے دن روزہ رکھتے تھے، کثرت جماع کے لحاظ سے کافی شہرت رکھتے تھے۔ [5]

علامہ ذھبی ان کے بارے میں کہتے ہیں "حافظ شیخ الاسلام ابوعبدالرحمٰن قاضی کتاب "سنن کبیر" کے مصنف تھے۔عرفان واتقان علواسناد میں اپنی نظیر آپ تھے، اپنے وطن کو چھوڑ کر مصر کو وطن بنالیا، [6] جب وہ قتیبہ (قتیبہ بن سعید ثقفی) کی طرف

[1] حافظ علی بن عمر جن کا حاشیہ دو میں تعارف کرایا گیا ہے۔

[2] ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن لھیعہ الحضرمی المعری المتوفی ۱۷۴ھ۔تذکرۃ الحفاظ جلد۱ص ۲۳۷

[3] ابوبکر محمد بن احمد بن محمد الکنانی المتوفی بمصر ۳۴۵۔الوافی جلد۲ص ۶۹

[4] تہذیب التھذیب جلد۱ص ۳۷۔

[5] ابن خلکان جلد۱ص ۶۰

[6] قتیبہ بن سعید ثقفی

گئے تو ایک روایت ہے کہ وہ پندرہ سال کے تھے اور دوسری روایت ہے کہ وہ تیس سال کے تھے۔ علامہ نسائی نے ان کے پاس ایک سال دو ماہ قیام کیا، ان سے حدیث سنی، علامہ نسائی کی چار بیویاں تھیں، ان کیلئے باریاں مقرر تھیں اور ان کی کوئی رات جماع کے بغیر نہ ہوتی تھی، اکثر غذا میں مرغ کا گوشت استعمال کرتے تھے۔

ایک مرتبہ کچھ طلباء نے آپس میں کہا کہ ابوعبدالرحمان شاید نبیذ استعمال کرتے ہیں، اس بات کا اندازہ انھوں نے اُن کے چہرہ کی تازگی کو دیکھ کر کیا، کچھ دوسرے کہنے لگے کاش ہمیں یہ بھی معلوم ہو جائے کہ وہ کیا وطی فی الدبر فی النساء کو جائز سمجھتے ہیں؟ جب ان سے پوچھا گیا تو کہا کہ نبیذ حرام ہے اور وطی فی الدبر بھی جائز نہیں ہے۔ لیکن محمد بن کعب قرظی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ "اِسْقِ حَرْثَكَ مِن حَيثُ شِئتَ " تو اس قول سے تجاوز نہیں کرنا چاہیئے۔ ابن ذھبی کہتا ہے کہ اس قول سے ادبار نساء سے منع ثابت ہے۔

ایک وقعہ وہ امیر مصر کے ساتھ ایک جنگ کیلئے نکلے۔ بادشاہ کو آپ کی شجاعت اور عبادت کا اعتراف کرنا پڑا، انہیں اُمراء کے درباروں سے بہت نفرت تھی، وہ اپنی شہادت تک اپنے اصولوں پر قائم رہے۔

صاحب مستدرک حاکم کہتا ہے کہ میں نے ابوالحسن دارقطنی سے کئی دفعہ سُنا کہ وہ کہتے تھے کہ ابوعبدالرحمٰن علم حدیث میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ انتہا درجہ کے متقی و پارسا انسان تھے، وہ شافعی مذہب رکھتے تھے، صوم داؤدی پر کاربند تھے۔

علامہ سبکی نے اپنے شیخ ذہبی سے نقل کیا ہے کہ وہ مُسلم سے بھی فن حدیث میں اعلم تھے، ان کی کتاب سنن کبیر ایسی تصنیف ہے جس کی مثال عالم اسلام میں نہیں ہے۔ وہ مسلم، ترمذی، ابوداؤد کے بھی امام تھے۔ سنن کبیر کے بارے میں ایک جماعت نے کہا

کہ اس کی تمام احادیث صحیح ہیں لیکن تساھل واضح ہے۔ بعض نے انھیں بخاری پر ترجیح دی ہے۔ پہلے انھوں نے سنن کبریٰ لکھی پھر اُس کی تلخیص ''المجتبیٰ'' کے نام پر لکھی۔ یہ اھل سنت کی بڑی کتابوں میں سے ہے، جن کو کتب خمسہ یا اصول خمسہ کہا جاتا ہے اور وہ یہ ہیں: ''بخاری، مسلم، سنن ابی داؤد، ترمذی، مجتبیٰ نسائی۔''

ابن جوزی ان کے بارے میں کہتا ہے کہ ابوعبدالرحمان النسائی امام الحدیث تھے، انہوں نے پہلے نیشاپور کا سفر کیا، پھر بغداد چلے آئے قتیبہ سے حدیث سنی، پھر مرو چلے گئے وہاں علی بن حجر وغیرہ سے حدیث میں استفادہ کیا، پھر عراق گئے وہاں ابوکریب اور اُن کے معاصرین سے حدیث میں استماع کیا، پھر شام اور مصر کا سفر کیا۔ وہ امام الحدیث حافظ اور ثقہ فقیہ تھے۔ [1]

علامہ ابن کثیر نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ ابوعبدالرحمان صاحب سنن اپنے زمانے میں اپنے تمام معاصرین کے امام تھے۔ اسلامی دنیا کا چکر لگایا اور اُس زمانے کے مشائخ سے علم حاصل کیا، اکثر محدثین نے احادیث ان سے روایت کی ہیں وہ میراث میں کنیز اور آزاد کا حصہ برابر سمجھتے تھے۔

ایک روایت ہے کہ وہ حمص شہر کے گورنر بھی رہے جیسا کہ طبرانی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے: حدثنا احمد بن شعیب الحاکم بحمص اکثر نے یہی ذکر کیا ہے کہ ان کی چار بیویاں تھیں وہ اتنے خوبصورت تھے جیسے قندیل، وہ روزانہ ایک مرغ خوراک میں استعمال کرتے اور بعد میں منقیٰ کا پانی استعمال کرتے تھے۔ [2]

ابن عماد نے کہا کہ ابوعبدالرحمان نسائی نے قتیبہ اور ابواسحاق سے حدیث سنی پھر

---

[1] المنتظم ج ۶ ص ۱۳۱۔

[2] البدایۃ والنھایۃ ۱۱۔۱۲۴۔

خراسان، حجاز، شام، عراق، مصر، جزیرہ کا سفر کیا۔ وہ عمدہ اخلاق طور واطوار کے مالک تھے، ان کی چار بیویاں تھیں، ان پر راتیں تقسیم تھیں، ان کی ہر شب جماع سے خالی نہ ہوتی۔ علاوہ ازیں صوم داؤدی [1] کے پابند تھے، شب زندہ دار تھے۔ [2]

علامہ سیوطی ان کے بارے میں کہتے ہیں کہ ابوعبدالرحمان نسائی قاضی، حافظ، امام اور شیخ الاسلام تھے، انھوں نے مصر میں سکونت اختیار کی، مصر میں قنادیل نامی جگہ پر رہتے تھے۔ [3]

سبکی یوں کہتے ہیں: ''ابوعبدالرحمٰن نسائی دنیائے حدیث کے امام تھے، انہوں نے خراسان، عراق، شام، مصر، حجاز اور جزیرہ میں فنِ حدیث میں استماع کیا۔

ابن طاہر مقدسی نے کہا کہ میں نے سعد بن علی زنجانی سے پوچھا کہ فلاں علامہ نسائی کے بارے میں کہتا ہے کہ ان کی احادیث ضعیف ہیں تو انھوں نے کہا اے بیٹے ابوعبدالرحمٰن کا پلڑا بخاری اور مسلم سے بھی بھاری ہے، تم یہ کیا کہہ رہے ہو؟ امام نسائی تمام محدثین میں اور حفاظ حدیث میں بلند قد وقامت کے مالک تھے۔ علمائے حدیث آپ کی تعدیل وجرح کو معتبر مانتے ہیں۔ شیخ الاسلام امام نسائی کی حیات ان کے شب وروز کے معمولات اور ان کی علمی سرگرمیوں کا ایک مختصر سا خاکہ آپ کے سامنے رکھ دیا ہے۔ آپ نے اپنی پوری زندگی اسلام کی خدمت میں بسر کی، فرامینِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاسداری میں جرأت اور بہادری کا مظاہرہ فرمایا۔

---

[1] یہ وہ خاص عبادت ہے جو داؤد بن حسن بن امام حسنؑ بن امام علی بن ابی طالبؑ سے منسوب ہے جو دعاؤں کی کتب میں مذکور ہے۔ سفینۃ البحار ج۱ص ۴۶۹۔ مجھے اس تحقیق سے اختلاف ہے صوم داؤدی سے داؤد پیغمبر کے روزوں کا انداز مراد ہے، آپ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔ (حسن جعفری۔)

[2] شذرات الذہب ۲ ۲۴۰۔

[3] حسن المحاضرۃ فی اخبار مصر والقاہرہ ج۱ص ۱۴۸۔

شاہ عبدالحق محدث دہلوی یوں لکھتے ہیں: ''آپ بلند پایہ حافظ حدیث، مشہور عالم اور مقتدائے زمان تھے۔ علمائے حدیث آپ کی تعدیل و جرح کو معتبر مانتے ہیں، آپ کی پہلی تصنیف سنن کبیر نسائی ہے، وہ ایک عظیم المرتبت کتاب ہے۔ جمع طرقِ حدیث اور بیان مخرج میں اس کی مثل کوئی کتاب نہیں لکھی گئی۔

شیوخ النسائی

اس باب میں اس جلیل القدر محدث کے ان اساتذہ کا ذکر کیا جاتا ہے جن سے انہوں نے استفادہ کیا لیکن ان کے حالات کا تذکرہ کوئی تفصیل کیساتھ موجود نہیں ہے۔ ہم نے علامہ ابن جوزی کی المنتظم ج ٦ ص ١٣١ مشہور محدث تقی الدین سبکی کی کتاب طبقات الشافعیہ ج ٣، ص ٨٣، عماد الدین اسماعیل بن کثیر کی البدایۃ والنہایۃ ج ١١ ص ١٢٣، حافظ شہاب الدین ابن حجر کی تہذیب التہذیب ج ا ص ٣٦ وغیرہ وغیرہ کو سامنے رکھ کر ان مشہور اساتذہ کے احوال لکھے ہیں۔

① ابوشعیب السوسی

ان کا اسم گرامی قاری صالح بن عبداللہ بن اسماعیل بن ابراہیم بن الجارود بن مسرح رستی الرقی ہے، انہوں نے ٢٦١ھ میں وفات پائی۔ [1]

② ابوکریب

محمد بن علاء بن کریب ہمدانی کوفی حافظ الحدیث تھے۔ ٢٤٣ھ میں وفات پائی، انہوں نے حدیث کی اکثر روایات ابوبکر سے اور انھوں نے عاصم سے نقل کی ہیں۔ ان کے بارے میں ایک قول ہے کہ وہ تین لاکھ احادیث کے حافظ تھے، ان کی وصیت تھی کہ اس کی کتابیں اس کیساتھ دفن کی جائیں۔ وصیت کے مطابق ان کی کتب ان کیساتھ دفن کی گئیں۔ [2]

---

1. طبقات القرا ١: ٣٣٢۔ تہذیب التہذیب ٤: ٣٩٢۔ اللباب ٢: ٥٧٧۔ الاعلام ٣: ٢٧٦۔
2. تہذیب التہذیب ٩: ٣٨٩٥۔ شذرات الذہب ٢: ١١٩۔

③ ابو یزید جرمی

ان کا نام اور علمی کارناموں کے بارے میں کتابوں میں کچھ نہیں ملا۔

④ اسحاق الحنظلی

ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلو بن ابراہیم بن مطر الحنظلی وہ ابن راھویہ مروزی کے نام سے مشہور تھے۔ ان کی رہائش نیشاپور میں تھی، وہ ۲۳۷ھ میں فوت ہوئے، امام الحدیث تھے، تمام اسلامی ممالک کا چکر لگایا، انھوں نے حفاظ اور آئمہ حدیث سے روایت کی، وہ بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ [1]

⑤ حسین بن منصور سلمی

ابو علی الحسین بن منصور جعفر بن عبداللہ بن رزین بن محمد بن برد سلمی، نیشاپور کے رہنے والے تھے۔ وہ اپنے زمانے کے عادل، صاحب تقویٰ بزرگ تھے۔ جب نیشاپور کی عدالت کی کرسی پیش کی گئی تو انکار کر دیا، تین دن تک غائب رہے، اللہ سے دعا مانگی، تیسرے دن فوت ہو گئے، ان کی تاریخ وفات ۲۳۸ھ ہے۔ [2]

⑥ سوید بن نصر

ابو الفضل سوید بن نصر بن سوید مروزی طوسانی وہ شاہ کے لقب سے مشہور تھے۔ وہ ۲۴۰ یا ۲۴۱ھ میں فوت ہوئے، اپنے دور کے ایک فاضل جلیل صاحب تقویٰ ثقہ محدث تھے۔ بخاری، مسلم اور بہت سے دوسرے محدثین نے ان سے روایت کی ہے۔ [3]

---

[1] تہذیب التہذیب ۱:۲۱۷، اللباب ۱:۳۲۵، وفیات الاعیان ۱:۸۰۔ شذرات الذہب ۲:۸۹، میزان الاعتدال ۱:۸۵، حلیۃ الاولیاء ۹:۲۳۴، الکنی والاسماء ۲:۱۵۸۔

[2] تہذیب التہذیب ۲:۳۷۲، خلاصہ تہذیب الکمال ص ۷۲

[3] تہذیب التہذیب ۴:۲۸۰، اللباب ۲:۹۲، خلاصہ تہذیب الکمال ۱۳۵۔

⑦ علی بن حجر

ابوالحسن علی بن حجر بن ایاس بن مقاتل بن مخادش بن مشمرخ ابن خالد سعدی مروزی، وہ بغداد قدیم میں رہتے تھے، پھر مرو چلے آئے اور یہاں کے ہو کر رہ گئے۔ وہ ایک بلند پایہ ثقہ حافظ و محدث تھے، امانت و صداقت میں مشہور تھے۔ ان کی احادیث نے مرو میں خاصی شہرت حاصل کی، ۲۴۴ھ میں وفات پائی، تقریباً ایک سو سال کی عمر پائی۔ [1]

⑧ عمرو بن زرارہ

ابو محمد عمرو بن زرارہ بن واقد کلابی بن ابی عمرو نیشاپوری حافظ الحدیث تھے۔ ۲۳۸ھ میں وفات پائی۔ ایک قول کے مطابق ان کی وفات اس سے قبل ہے۔ ثقہ جلیل تھے، اکثر آئمہ حدیث نے ان سے روایات کی ہیں، مستجاب الدعوات تھے، ایک قول یہ ہے کہ وہ انصاری تھے۔ [2]

⑨ عیسیٰ بن حماد

ابو موسیٰ عیسیٰ بن حماد بن مسلم بن عبداللہ التجیبی المصری زغبہ کے لقب سے مشہور تھے، ۲۴۸ھ میں وفات پائی، ثقہ محدثین میں سے تھے۔ مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ اور ان کے علاوہ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن حکم و بجیری وابوحاتم وعبدان اھوازی اور ابوزرعہ وغیرہ نے حدیث ان سے لی ہے۔ آئمہ رجال میں اپنی مثال آپ تھے۔ [3]

---

1. تہذیب التہذیب ۷: ۲۹۳، تذکرۃ الحفاظ ۲: ۳۳، ہدیۃ العارفین ۱: ۶۷۲۔
2. تہذیب التہذیب ۸: ۳۵، خلاصہ تہذیب الکمال ۲۴۵۔
3. تہذیب التہذیب ۸: ۲۰۹۔

⑩ قتیبہ بن سعید

قتیبہ بن سعید بن جمیل بن طریف بن عبداللہ ثقفی۔ ایک روایت ہے کہ ان کا نام یحییٰ اور قتیبہ لقب تھا، ایک دوسری روایت ہے کہ اُس کا نام علی تھا۔ آپ کا شمار ان محدثین میں ہوتا ہے جو فن رجال میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ [1]

⑪ محمد بن رافع

محمد بن رافع بن ابی زید، ان کا نام سابور قشیری تھا، وہ ایک زاہد، عابد، متقی انسان تھے۔ ثقہ جلیل تھے، ایک دفعہ طاہر بن عبداللہ بن طاہر نے ان کی طرف پانچ ہزار درہم بھیجے، آپ نے واپس کر دیئے۔ صاحب مستدرک حاکم کہتے ہیں وہ اپنے زمانے کے شیخ الحدیث تھے۔ حافظ جعفر بن احمد بن نصر کہتے ہیں محدثین میں مَیں نے ان سے بڑھ کر رعب و دبدبہ والا کہیں نہیں دیکھا۔ [2]

⑫ محمد بن نصر

ابوعبداللہ الامام شیخ الاسلام محمد بن نصر مروزی ایک بہت بڑے فقیہ اور محدث تھے۔ ۲۹۴ھ میں وفات پائی۔ ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ صحابہ کے بعد ایک بہت بڑے عالم تھے، اپنے زمانے کے امام الحدیث تھے۔ وہ ہمیشہ علم اور عبادت میں مصروف رہتے تھے۔ انھوں نے نیشاپور، سمرقند اور بغداد کا سفر کیا، ایک دفعہ جب وہ حالت نماز میں تھے تو شہد کی مکھی نے ان کی پیشانی پر کاٹ دیا، خون بہہ کر چہرے پر آیا، لیکن مصروف نماز رہے، اپنی جگہ سے حرکت تک بھی نہ کی۔ ان کی نماز کی حالت میں

---

[1] تہذیب التہذیب ۸: ۲۵۹، معجم المولفین ۸: ۱۲۸۔

[2] تہذیب التہذیب ۱۱: ۴۴۰، تذکرۃ الحفاظ ۲: ۹۸، خلاصہ تہذیب الکمال ۳۷۹۔

خشوع وخضوع کی یہ صورت تھی کہ اپنی ٹھوڑی کو سینے پر رکھ دیتے، ایسا معلوم ہوتا کہ خشک لکڑی کھڑی ہے۔ [1]

⑬ ہشام بن عمار

ابو ولید ہشام بن عمار بن نصیر بن میسرہ بن ابان سلمی الظفری الدمشقی، جامع مسجد دمشق کے خطیب تھے۔ ۲۴۵ھ میں فوت ہوئے۔ بخاری، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ اور ترمذی نے بخاری کے توسط سے ان سے حدیث لی ہے۔ اپنے دور کے شیخ الحدیث تھے، عقل وفصاحت روایت ودرایت میں زمانے بھر میں ان کی مثال نہیں تھی۔ [2]

⑭ یونس بن عبد الاعلیٰ

ابو موسیٰ یونس بن عبد الاعلیٰ بن موسیٰ بن میسرہ بن حفص بن حباب صدفی المصری ۲۶۴ھ میں فوت ہوئے۔ پورے مصر میں ان کے برابر کا کوئی عالم اور فقیہ نہیں تھا۔ امام شافعی ان کے بارے میں کہتے ہیں کہ محدث یونس سے بڑھ کر میں نے کسی کو دانشمند اور عاقل نہیں پایا، وہ اسلام رکن تھے، ثقہ اور جلیل القدر محدث تھے، امام القرأ تھے، ان کی دعا سے بارش برستی تھی۔ [3]

یہ سب محدث امام نسائی کے بزرگ ومشائخ تھے، جن سے انھوں نے علم اور فن رجال وحدیث اکتساب کیا۔ یہ سب اپنے ادوار میں آئمہ حدیث اور آئمہ قرأت تھے۔

شیخ المحدثین علامہ نسائی کو فنِ حدیث سے عشق تھا، اس علم میں حب وعشق کی حد تک کام کیا۔ کامیابی بھی اس وقت قدم چومتی ہے جب انسان اپنی کامیابی سے عشق کرے۔

---

[1] تہذیب التہذیب ۹: ۱۶۱

[2] تذکرۃ الحفاظ ۲: ۴۰۲، تہذیب التہذیب ۹: ۴۸۹، تاریخ بغداد ۳: ۳۱۵، المنتظم ۶: ۶۳۳، البدایۃ ۱۱: ۲۰، الکامل فی التاریخ ۷: ۱۸۲، ھدیۃ العارفین ۲: ۲۱۰۔

[3] تہذیب التہذیب ۱۱: ۴۴۰، تذکرۃ الحفاظ ۲: ۹۸، خلاصہ تہذیب الکمال ص ۳۷۹

تصنیفاتِ نسائی

جس طرح علامہ نسائی کی ذات علمائے اعلام میں ممتاز و منفرد تھی، اس طرح ان کی تصنیفات کو بھی امتیاز حاصل ہے۔ ان کی کچھ کتابوں کا شمار صحاح ستہ میں ہوتا ہے، ان کی اکثر کتب حدیث پر مشتمل ہیں۔ انھوں نے بہت سی کتابیں اور رسائل لکھے، ان کی کچھ کتابیں ان کی شہادت کا سبب ہیں۔ ان کی ان کتب سے ان کی دانش علم اور جودت فکر کا اظہار ہوتا ہے۔ میں نے ان کی کچھ کتب کے نام اکٹھے کیے ہیں اور وہ یہ ہیں:۔

خصائص امام امیر المومنین علیہ السلام

اس کتاب میں اُس عظیم الشان مصنف نے جناب امام حضرت علی علیہ السلام کے وہ فضائل و مناقب جمع کیے ہیں جو سیّد المرسلینؐ، سیّد الکونینؐ کی زبان ترجمانِ وحی پر جاری ہوئے تھے اور یہ وہی کتاب ہے جو ان کی شہادت کا سبب بنی۔ اس کتاب کی تالیف وتصنیف کی وجہ خود بیان کرتے ہیں کہ جب میں دمشق گیا تو وہاں کے اکثر لوگ حضرت امیر المومنین امام علی علیہ السلام سے نفرت کرنے والے تھے تو میں نے خیال کیا کہ ایک ایسی کتاب مرتب کروں جس میں وہ احادیث ہوں جو امام علی علیہ السلام کے فضائل پر مشتمل ہوں، تا کہ یہ لوگ اس کتاب کے ذریعے حق وحقیقت کو پالیں۔

اس کتاب کو لکھنے کے بعد اس محبِ رسولؐ و آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

جامع مسجد کے منبر پر جا کر پڑھی، ابھی ابتداء ہوا چاہتی تھی کہ لوگوں نے معاویہ کے بارے میں سوال کر دیا کہ اس کے فضائل سنائے جائیں تو علامہ نے جواب دیا اس کا علیؑ کیساتھ کیا مقابلہ ہوسکتا ہے؟ بس خدا اس کی مغفرت کر دے۔ ایک دوسری روایت ہے کہ آپ نے کہا کہ مجھے تو اس کی صرف ایک فضیلت نظر آئی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لا اشبع اللّٰہ بطنك ''خُدا تیرا پیٹ نہ بھرے۔'' یہ کہنا تھا کہ لوگ اُس پر ٹوٹ پڑے، گھسیٹتے ہوئے مسجد سے باہر لے گئے، مکوں لاتوں سے خوب پٹائی کی، اس پٹائی سے ان کے خصیتین متاثر ہوئے۔ کہا مجھے مکہ لے چلو، انھیں مکہ لایا گیا اور یہاں وفات پائی۔

سب سے پہلے یہ کتاب ۱۳۰۸ھ میں مطبعہ خیریہ ازھر میں چھپی۔ اس کی تصحیح استاذ محمد کامل بن محمد سیوطی ازھری نے کی تھی۔ نجف اشرف میں پہلی دفعہ مطبعہ حیدریہ نے اس کی طباعت کا ۱۳۶۹ھ بمطابق ۱۹۴۹ء میں اہتمام کیا۔ دوبارہ اس کی اشاعت ۱۳۸۹ھ میں ہوئی، اس مرتبہ اس پر تحقیقی کام ہوا، اسناد کا اخراج کیا گیا، علاوہ ازیں تصحیح بھی ہوئی، مصادر اور رجال کا تذکرہ بھی کیا گیا، وہی طباعت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

اس کتاب کی تالیف کی تکمیل پر ابن حجر عسقلانی کا فرمان بطور سند ہے، وہ کہتے ہیں کہ علامہ نسائی نے جناب امیر علیہ السلام کی شان ومنقبت میں جو احادیث جمع کی ہیں، ان میں اکثر سند کے لحاظ سے صحیح ہیں۔

ان احادیث کے راویان درج ذیل ہیں: حضرت امام حسن علیہ السلام، حضرت امام حسین علیہ السلام، حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابن عباس، ابورافع، حضرت عبداللہ ابن عمر، ابوسعید، صہیب، زید بن ارقم، حضرت جُریر، ابوامامہ، ابوجحیفہ، براُبن عازب، ابوطفیل اور تابعین وغیرہ۔

حضرت جُریر، ابوامامہ، ابوجحیفہ، برائبن عازب، ابوطفیل اور تابعین وغیرہ۔

۲ السنن الکبریٰ:

یہ حدیث کی کتاب ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ایسی کتاب عالمِ اسلام میں نہیں لکھی گئی، یہ کتاب فقہ پر مشتمل ہے، اس میں فقہ کے تمام ابواب قائم کیے گئے ہیں، کتاب طہارت سے لے کر دیات وحدود تک مکمل فقہ اس میں بند ہے اور ہر روایت کے آغاز میں یہی الفاظ ہیں: قال الشیخ الامام العالم الرہ یانی الرحلت الحافظ الحجة الصمدانی ابوعبدالرحمان احمد بن شعیب بن علی بن بحر النسائی رحمه الله تعالیٰ اس کتاب کی شروح بھی تھیں لیکن اب وہ بالکل مفقود ہیں۔

اس طرح استاد عبدالصمد شرف الدین نے کتاب یوسف بن المزی کے مقدمہ میں لکھا کہ یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ آج تک ہم ''سنن کبریٰ'' کا کوئی ایک نسخہ بھی نہیں پا سکے۔

۳ المجتبیٰ

جب علامہ نسائی نے سنن کبیر مکمل کر لی تو کسی بادشاہ نے ان سے سوال کیا، کیا آپ کی اس کتاب کی تمام احادیث صحیح ہیں؟ تو انھوں نے فرمایا: نہیں۔ تو پھر اس نے کہا کہ صحیح احادیث کو اکٹھا کیا جائے۔ تو آپ نے اس کے کہنے پر صحیح احادیث کو اکٹھا کیا اور اس مجموعہ کا نام ''المجتبیٰ'' رکھا۔ ''المجتبیٰ'' سنن کبیر کا خلاصہ ہے اس میں جتنی روایات ہیں وہ حسن ہیں اور ان کی اسناد میں کوئی کلام نہیں۔ مؤرخین نے یہی کہا ہے کہ یہ روایات جو نسائی کا مجموعہ ہے اس کو مجتبیٰ کا نام دیا گیا ہے، اس کو ''السنن'' کا نام نہیں دیا گیا اور یہ سنت کی بڑی کتب میں شمار ہوتی ہے۔ کتب خمسہ یا اصول خمسہ میں یہی مجتبیٰ

ہے۔ کتب خمسہ سے مراد بخاری، مسلم، سنن ابی داؤد، ترمذی اور المجتبیٰ ہے۔

﴿۴﴾ عمل الیوم و اللیلة

یہ کتاب اوراد و افکار اور دعاؤں پر مشتمل ہے، جنکا ماخذ احادیث پیغمبرؐ ہیں۔

﴿۵﴾ الجمعه

اس میں جمعہ کی فضیلت کی احادیث، اذکار اور دعائیں جمع تھیں۔

﴿۶﴾ مسند علیؑ

اس میں حضرت امام علی علیہ السلام کے متعلق احادیث تھیں۔

﴿۷﴾ مسند مالک

اس میں فقیہہ مالک بن انس بن مالک بن ابو عامر بن عمرو بن حارث بن عثمان بن جثیل بن عمرو بن حارث حمیری اصحی مدنی متوفی ۱۷۹ھ کے حالات زندگی تھے۔

﴿۸﴾ المناسک

اس کتاب میں حج کے احکام کے متعلق احادیث تھیں۔

﴿۹﴾ الضعفأ و المترو کین

یہ کتاب علم الرجال پر مشتمل تھی۔

﴿۱۰﴾ فضائل صحابہ

اس کتاب میں صحابہ کے فضائل درج ہیں۔

وہ کتابیں جن کی مدد سے حیات نسائی پر تحقیق کی گئی۔ جہاں جہاں اور جس جس کتاب میں نسائی کے بارے کچھ معلوم ہوا، اس کتاب کا نام اور مصنف کا نام یہاں لکھا

۱۔ الاصابة	ابن حجر السقلانی ۳:۸۰۵۔
۲۔ اخبار القضاة	محمد بن خلف بن حیان ۲:۱۹۰۔
۳۔ اضواء علی السنة المحمدیة	محمود ابوریة ط صور ۱۳۸۳ ص ۲۶۵
٤۔ الاعلام	خیرالدین الزرکلی ۱:۱٦٤ ط ۲۔
٥۔ اعلام العرب	عبدالصاحب الدجیلی ط ۲ ج ۱:۱۳۰۔
٦۔ اعلام المحدثین	محمد بن محمد ابوشهبة ط مصر ص ۲٦۰
۷۔ اعیان الشیعة	السید محسن الامین العاملی ۸:٤٤٤۔
۸۔ الانس الجلیل	مجیرالدین الحنبلی ط نجف ۲:۸۰۔
۹۔ البدایة والنهایة	ابن کثیر الدمشقی ۱۱:۱۲۳۔
۱۰۔ تاج التراجم	قاسم بن قطلوبغاص ۲۳ ط بغداد۔
۱۱۔ التاج المکال	صدیق البخاری القنوچی ص ۳۰۔
۱۲۔ تاریخ ابن الوردی	زید الدین ابن الوردی ۱:۲٥٤۔
۱۳۔ تاریخ التمدن الاسلامی	جرجی زیدان ۳:٦۸ ط سنة ۱۹۰٤۔
۱٤۔ تاریخ کزیده	لغته فارسیة ٦۳۰ ط ایران۔
۱٥۔ تحفة الأشراف	یوسف بن زکی المزیی ص ۱۸ ط الهند۔
۱٦۔ تاریخ واسط	اسلم بن سهل الرزاز ص ۲۲۳ ط بغداد تحقیق کورکیس عواد۔
۱۷۔ تذکرة الحفاظ	شمس الدین الذهبی ۲:۲٤۱ ط حیدرآباد
۱۸۔ تنقیح المقال	الشیخ المامقانی ۱:۷۲ ط نجف۔
۱۹۔ تهذیب التهذیب	ابن حجر السقلانی ۱:۳٦ ط حیدرآباد۔
۲۰۔ جامع الرواة	محمد بن علی الاردبیلی ۱:٥۱ ط ایران۔
۲۱۔ الحدیث و المحدثون	محمد محمد ابوزهر ٤۰۹ ط القاهرة۔
۲۲۔ الحرکة الفکریة فی مصر	عبداللطیف حمزة ۱۸٦، ۱۸۲، ۲۸۹۔
۲۳۔ حسن المحاضرة	جلال الدین السیوطی ۱:٤۷۱ ط مصر۔
۲٤۔ خریدة القصر	ابن العماد، ق العراقی ۲:۸۲ ط بغداد۔

۲۵ خلاصة تهذيب الكمال	ابن حجر المسقلا ٦٠
۲٦ دائرة المعارف	محمد فريد وجدى ١٠ ١٨٦ ط مصر
۲۷ دانشوران خراسان	غلام رضا رياضى ٣٢٤ لغته فارسية
۲۸ الذريعة	الشيخ آقايزرك الطهرانى ١٦٣٠٧ ط ايران
۲۹ الرسالة المستطرفة	محمدبن جعفرالكتانى ط بيروت ١٣٢٢
۳۰ روضات الجنات	السيد محمد باقر الخونسارى ٥٧
۳۱ ريحانة الأدب	الشيخ محمد على الخيابانى ٤ ١٨٨ ط ايران لغته فارسية
۳۲ سفينة البحار	الشيخ عباس القمى ٥٨٨٠٢ ط نجف حجر
۳۳ شذرات الذهب	ابن العماد الحنبلى ٢٣٩٠٢ ط مصر
۳٤ طبقات الشافعية	تقى الدين السبكى ٨٣٠٢
۳٥ طبقات الصوفية	ابوعبدالرحمان السلمى ٩، ١٧، ٥٧، ١٨٧، ٢١٣، ٢٢٢، ٢٥٣، ٣٧٤، ٤١٧، ٤٥٩
۳٦ طبقات القراء	محمد الجزرى ٦١٠١ ط مصر
۳۷ العبر	شمس الدين الذهبى ١٢٣٠٢
۳۸ عصرسلاطين المماليك	محمود رزق سليم ٢٠٧٠٣
۳۹ الغدير	الشيخ عبدالحسين الأمينى ٩٩٠١ ط ايران
٤٠ فهرس الخزانة التيمورية	دارالكتب المصرية ٢٨٢٠٢
٤١ فهرست مخطوطات الظاهرية	يوسف العش ٢٣٥
٤٢ فهرست المكتبة الرضوية	ادارة المكتبة ٢٦٤٠٥ لغته فارسية ط ايران
٤٣ فهرست مكتبة نور الغيضية	الشيخ مجتبىٰ العراقى ٤٢٥٠٢ ط ايران
٤٤ فهرست مكتبة نورعثمانية	ادارة المكتبة ٤٩٠ ط استانبول
٤٥ فهرست مكتبة اياصوفية	ادارة المكتبة ٣٧
٤٦ قاموس الاعلام	ش سامى ٧٣٥٠١ لغتة تركية
٤٧ قاموس الرجال	الشيخ محمد تقى التسترى ٣٥٢٠١ ط ايران

۴۸۔الکامل فی التاریخ	ابن الأثیر الجزری۱۵۲۰۶۔
۴۹۔کشف الظنون	حاجی خلیفة ۱۳۰،۷۰۶،۱۰۰۶،۱۶۸۴،۱۶۸۵،۱۸۳۳،۱۱۷۳،۱۴۰۹،۱۸۴۴۔
۵۰۔الکنی والألقاب	الشیخ عباس القمی ۲۰۵۰۳ ط صیدا
۵۱۔اللباب	ابن الاثیر۳ ۲۲۳۔
۵۲۔لباب الالقاب	الشریف الکاشانی ۱۴۱۰ ط ایران۔
۵۳۔لغات تاریخیة	احمد رفعت۸۱۰۷ لغته ترکیة
۵۴۔لغت نامه	علی اکبر دهخد حرف الالف ۱۱۹۶۰ لغته فارسیة۔
۵۵۔مجمع الرجال	المولی علی القهپانی ط ایران ۱۱۸۰۱۔
۵۶۔مختصر دول الاسلام	شمس الدین الذهبی ۱۴۵۰۱۔
۵۷۔المختصر فی اخبار البشر	ابوالفداء۲۰۲۷۔
۵۸۔مرآة الجنان	الیافعی ۲۴۰۰۲ حیدرآباد۔
۵۹۔مرآة الزمان	سبط ابن الجوزی ۷ورقة ۵۹۔
۶۰۔مشاهیر رجال العالم	عبدالحسین الشبستری ۱۔ حرف الألف خ
۶۱۔المشتبه	ابوعبدالله محمد الذهبی ۶۳۹۔
۶۲۔المجب فی تلخیص اخبار المغرب	عبدالواحد المراکشی ۲۷۹۔
۶۳۔معجم البلدان	الیاقوت الحموی ۲۸۲۰۸
۶۴۔معجم المطبوعات العربیة	الیاس سرکیس ۱۸۵۱۰۲۔
۶۵۔معجم المطبوعات النجفیة	محمدهادی الامینی ۱۵۶۰ ط نجف۔
۶۶۔معجم المؤلفین	عمر رضا کحالة ۲۴۴۰۱ ط دمشق
۶۷۔مفتاح السعادة	طاش کبری ۱۱۰۲۔
۶۸۔مفتاح الکنوز الخفیة	مولوی عبدالحمید ۵۱۰۱۔
۶۹۔مقدمة سنن النسائی	محمد محمد عبداللطیف ۰۱ب ط مصر ۱۳۴۸

۷۰۔المنتظم	ابن الجوزی۶۔۱۳۱۰ ط حیدرآباد۔
۷۱۔منجدالعلوم	فردینان توتل:۵۳۳۔
۷۲۔ الموسوعۃ العربیۃ	المیسرۃ:۱۸۳۱۔
۷۳۔مؤلفین کتب چمابی	خانبابا مشار۱۰ ۴۸۵ لغتہ فا [illegible]سیۃ ط ایران۔
۷۴۔النجوم الزاھرۃ	ابن [illegible] بردی ۲ ۱۸۸
۷۵ النسائی دراسۃ موجزۃ	عبدالصاحب [illegible]مران الدجیلی خ
۷۶۔وفیات الأعیان	ابن خلکان ۱۰ ۲۵ ط مصر۔
۷۷۔ھدیۃ الاحباب	الشیخ عباس القمی:۲۷۲ ط ایران۔
۷۸۔ھدیۃ العارفین	البغدادی ۱۰ ۵۶ ط استانبول۔

قدرت نے آپ کو خوبصورت جسم عطا کیا تھا، اچھا کھاتے تھے اور اچھا پہنتے تھے۔ آپ مرغ کا گوشت کثرت کیساتھ استعمال کرتے تھے، کھانے کے بعد منقیٰ کا پانی پیتے تھے۔ آپ کی ازواج کی تعداد چار تھی۔

آپ بہت زیادہ عبادت کرتے تھے، صومِ داؤدی کے پابند تھے۔ جب آپ دمشق تشریف لے گئے تو آپ کو معلوم ہوا کہ یہاں کے لوگ حضرت علی علیہ السلام پر تبرا کرتے ہیں، تو آپ نے وہاں یہی کتاب ''خصائص علی علیہ السلام'' مرتب کی اور ایک دن دمشق کی جامع مسجد میں تشریف لے گئے اور منبر پر جا کر فضائل و خصائص حضرت علی علیہ السلام بیان کرنے لگے، تو اس دوران ایک آدمی نے سوال کیا کہ آپ ایسی روایات بتائیں کہ جن سے امیرِ شام کی فوقیت حضرت علی علیہ السلام پر ظاہر ہو، تو جب اصرار بڑھا تو آپ نے کہا کہ مجھے ان کے بارے میں سوائے اس روایت کے کوئی روایت یاد نہیں:

لَااَشْبَعَ اللّٰهُ بَطْنَہ

اللہ اس کا پیٹ نہ بھرے۔

جب لوگوں نے ان کی زبانی یہ حدیث سنی، تو مشتعل ہو گئے اور ہر طرف سے ان پر ٹوٹ پڑے۔ آپ کو اتنا مارا کہ آپ بُری طرح زخمی ہو گئے۔ جب آپ کو اپنے گھر لایا گیا، تو آپ نے کہا کہ مجھے مکہ لے چلو، آپ نے اسی سفر کے دوران رملہ نامی مقام پر وفات پائی، پھر آپ کو مکہ میں دفن کیا گیا۔

کیا امام نسائی شیعہ تھے؟

مَیں نے محدث نسائی اور ان کے علمی کارنامہ پر جتنی تحقیق کی ہے، ڈھیر ساری کتابیں ہیں، مَیں نے دیکھیں، مجھے کہیں کسی مقام پر کوئی ایسی نص نہیں ملی کہ جس سے نے ثابت ہو کہ آپ شیعہ تھے۔ آپ کے تمام اساتذہ اور ان کے علاوہ جن کیساتھ آپ نے اپنی زندگی کے مختلف ادوار بسر کیے، ان میں کوئی بھی شیعہ نہیں ہے۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ آپ شافعی مذہب کے پیروکار تھے۔ اہل سنت والجماعت کے تمام مصادر میں یہی موجود ہے کہ آپ سُنی العقیدہ تھے، تمام شیعہ مصنفین نے بھی یہی لکھا ہے کہ آپ سُنی تھے۔

ہاں کچھ لوگوں نے ان کی طرف تشیع کی نسبت دی ہے، لیکن ان کی تمام تصنیفات سے کہیں یہ امر ظاہر نہیں ہے۔ سید الامین نے ابن خلکان سے ایک قول نقل کیا ہے کہ جب آپ دمشق گئے اور آپ کو پتہ چلا کہ یہاں کے لوگ جناب امیر علیہ السلام پر تبرا کرتے ہیں، تو آپ نے کہا کہ ایسی کتاب لکھوں جس کے ذریعے اللہ انھیں ہدایت دے۔ سید الامین نے اس قول کی بنا پر اُن کو تشیع ثابت کیا ہے۔

مَیں اُن کے اس قول کو کافی نہیں سمجھتا، حالانکہ اکثر علماء نے ان کے بارے میں صریحاً لکھا ہے کہ وہ شافعی مذہب کے پیروکار تھے، سید الامین کے اس شدید اصرار کی سمجھ نہیں آتی کہ انھوں نے امام نسائی کو شیعہ ظاہر کرنے کی کاوش کیوں کی ہے؟

اس سے عجیب وغریب صاحب الذریعہ کا موقف ہے، اُس نے نسائی کی اس کتاب خصائص کا ذکر اپنی کتاب الذریعہ ص ۶۳ پر کیا ہے، اس میں لکھتے ہیں کہ خصائص علویہ امام نسائی ابوعبدالرحمان احمد بن شعیب ابن علی بن سنان بن بحر خراسانی کی ہے، پھر اپنی رائے دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ شیعہ تھے۔ مَیں کہتا ہوں کہ امام نسائی نے کہیں بھی اپنے تشیع کا اظہار نہیں کیا، اس کی کیا وجہ ہے کہ وہ اپنی کسی تصنیف میں بھی اس بات کا اظہار نہیں کرتا اوران کی کسی کتاب سے یہ بات ثابت نہ ہے تو پھر اس ایک کتاب سے کیسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شیعہ تھے؟ تاریخ اور سیرت کی کتابوں میں اُس کے علاوہ علم الرجال میں کہیں یہ بات نہیں ملتی کہ آپ شیعہ تھے۔ الذریعہ میں ہمارے بزرگ نے لکھ دیا ہے، لیکن ان کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے۔

لعلّ لها عُذراً وانت تلوم

وکم لائم قدلام وهو مليم

علامہ نسائی کو اپنے مکتب سے بے پناہ محبت تھی، مذہب شافعی کی ترویج وتبلیغ کیلئے اس نے بہت سی کتابیں لکھیں، مذہب شافعی کے آراء کے مطابق فقہ پر کتابیں لکھیں، پوری قوت وحماسہ کیساتھ ہمیشہ مکتب شافعی کا دفاع کیا، وہ اپنے مکتب کے لئے اس حد تک متعصب تھے کہ انھوں نے اپنے مسلک کی حقانیت کو ثابت کرنے کیلئے ضعیف احادیث کا بھی سہارا لیا، اس امر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے مسلک سے کس قدر خالص اور مخلص تھے۔

نسائی اور خصائص

آیئے کچھ نسائی اوران کی کتاب خصائص کو دیکھیں آپ نے اس کتاب میں

جناب امیر علیہ السلام کے فضائل ومناقب اکٹھے کیے، اس عظیم کام کے دوران سند کا خاص خیال رکھا، لیکن جب آپ نے جناب حضرت ابوطالب علیہ السلام کا ذکر کیا تو دو ضعیف السند احادیث کا سہارا لیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ نسائی کو جناب حضرت ابوطالب علیہ السلام سے کتنی عداوت تھی کہ ایسی باتوں کا ذکر کیا جو ان کی شان کے خلاف تھیں۔ یہ باتیں اُسے نزاہت وتعفف کی حدود سے بہت دُور لے جاتی ہیں۔

آپ نے دو وضعی اور جعلی حدیثیں اپنے مجموعہ میں لکھ کر حضرت ابوطالب علیہ السلام کی فضیلت گھٹانے کی پوری کوشش کی۔ وضاعین تو درباری خدمت پر مامور تھے، ان کا تو فریضہ تھا، لیکن نسائی جیسے عالم سے یہ توقع نہیں کی جاسکتی تھی کہ وہ ایسی باتوں کو جگہ دے، جنکی سند نہ ہو اور نہ کوئی تاریخی نص ہو، یا دوسرا امکان یہ ہے کہ ناشرین نے جب یہ کتاب چھاپی ہو تو اس دوران اُن دو جعلی احادیث کو بھی شامل کر دیا ہو۔

جب ایک باشعور انسان ان وضعی احادیث کو دیکھتا ہے تو حیران ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ان کے اس مجموعہ میں یہ جعلی احادیث کیسے آگئیں، حالانکہ ابن حجر کا قول ہے کہ:

> ”خصائص میں جناب امیر علیہ السلام کی مناقبت اور فضیلت میں جو احادیث ہیں ان کے اسناد صحیح اور جید ہیں۔“

جعلی احادیث پر ایک نظر

احمد بن حرب نے قاسم بن یزید سے، اُس نے ابوسفیان سے، اُس نے ابواسحاق سے، اُس نے ناجیہ بن کعب اسدی سے، اُس نے حضرت علی علیہ السلام سے...... آپؑ نے فرمایا ”جب میرے والد فوت ہوئے تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا اور عرض کیا تمہارا گمراہ چچا اس دُنیا سے رخصت ہو گیا ہے، اب

اس کو کون دفن کرے گا تو آپؐ نے فرمایا جاؤ اور اپنے باپ کے کفن دفن کا انتظام کرو،
جب دفن کا کام مکمل ہو جائے تو میرے پاس چلے آنا، جب مَیں آیا تو فرمایا اے علیؑ!
غسل کرو اور میرے لئے دعا فرمائی تو اس کے بعد میرا یہ کام آسان ہو گیا۔"

دوسری حدیث

ہم نے محمد بن مثنیٰ سے، اُس نے ابو داؤد سے، اُس نے شعبہ سے، اُس نے فضل ابو معاذ سے، اُس نے شعبی سے، اُس نے امام علی علیہ السلام سے سنا۔ یہاں راوی ناجیہ بن کعب اسدی ہے۔ ابن مدینی نے اس کے بارے میں کہا ہے کہ ابو اسحاق کے علاوہ کسی نے اُس سے کوئی روایت نہیں لی۔ یہ راوی مجہول ہے، جوزجانی نے کہا کہ وہ مذموم ہے۔ ابن مندہ نے کہا کہ ناجیہ صحابی بھی نہیں ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ابن حیان نے اس کی توثیق نہیں کی،

مونس بن اسحاق نے بھی یہی لکھا ہے کہ ناجیہ بن کعب سے کسی نے روایت نہیں کی،

جوزجانی نے اس کو ضعیف اور مذموم لکھا ہے،

یونس نے بھی یہی کہا ہے کہ ابن مدینی نے کہا کہ ناجیہ بن کعب سے صرف ابو اسحاق نے روایت کی ہے۔ ابن مدینی نے یہ بھی کہا کہ ناجیہ شدید غافل ہے،

اثر نے کہا کہ مَیں نے احمد سے سنا کہ یونس نے اپنے باپ سے ضعیف احادیث نقل کی ہیں، عبداللہ بن احمد نے اپنے باپ سے سنا کہ اس کی یہ حدیث مضطرب ہے،

ابو حاتم نے کہا کہ وہ سچا تھا لیکن حدیث کے اعتبار سے حجت نہیں تھا، وہ حضرت عثمان کو حضرت علیؑ پر ترجیح دیتا تھا۔

یہ پہلی حدیث کا اسناد تھا، اب دوسری حدیث کو ملاحظہ فرمائیں:۔

پہلا راوی الشعبی عامر بن شراحیل بن عبد ہے، اس کے بارے میں ایک قول یہ

بھی ہے کہ اس کا نام عامر بن عبداللہ بن شراحیل الشعبی الحمیری ہے۔

حاکم نے لکھا ہے کہ اُس نے حضرت عائشہؓ، ابن مسعود، اسامہ بن زید اور حضرت علیؑ سے کچھ بھی نہیں سُنا۔

دار قطنی نے علل میں لکھا ہے کہ شعبی نے حضرت علی علیہ السلام سے ایک حرف تک بھی نہیں سُنا، البتہ بخاری نے اس سے رجم کی ایک روایت لی ہے اور وہ روایت یہ ہے کہ جب حضرت علیؑ نے ایک عورت پر حد جاری کی تو آپؑ نے فرمایا کہ مَیں نے حضرت رسولؐ خدا کے طریقہ پر حد جاری کی ہے۔

ایک ایسا آدمی جس نے سوائے ایک دو حرف کے حضرت علیؑ سے کچھ اور نہ سُنا ہو تو ایسے آدمی سے یہ اختلافی روایات کس صورت میں لی جا سکتی ہیں اور وہ بھی حضرت ابو طالب علیہ السلام کے بارے میں۔

ان تمام روایاتِ ضعیف کی اُس وقت نفی ہو جاتی ہے جب صاحب الرسالہ کو دیکھا جاتا ہے۔

حضرت ابو طالبؑ تو وہ ہیں، جنہوں نے پیغمبر اکرمؐ کی ہر معاملے میں مدد فرمائی اور دینِ خداوندی کی آبیاری کی۔ حضرتؑ نے ناموسِ الٰہی کی ترویج و تبلیغ اور بقاء کیلئے اپنے قول و فعل، اپنے شعر و نثر میں ہر لحاظ سے کفار و مشرکین کا مقابلہ کیا۔ بعثت سے قبل اپنی زندگی کے آخری لمحے تک، پیغمبر اسلامؐ کی معاونت فرمائی، تاریخِ اسلام اپنی تاریخی نصوص کیساتھ ثابت کرتی ہے کہ وہ خالص ایمان کے مالک تھے، پیغمبر اسلامؐ جو شریعت کے امور لائے تھے تو اس رسالتِ الٰہیہ کیلئے آپ نے اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔

آپ کی وصیت کے آخری الفاظ آج تک محفوظ ہیں، جس میں آپ نے اپنی ساری اولاد کو اکٹھا کر کے فرمایا تھا ”اے میری اولاد! جو کچھ تم نے حضرت محمدؐ سے سُنا

ہے، اگر اُس پر قائم رہو گے تو ہمیشہ خیر کیساتھ رہو گے، اُن کے ہر امر کی اتباع کرو گے، اُن کی نصرت کرو گے تو راہِ ہدایت پا لو گے۔"

شعبی نے حضرت عباس بن عبدالمطلب سے روایت کی ہے اور بعض لوگوں نے حضرت ابو بکر سے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابو طالب علیہ السلام کا آخری وقت آیا تو آپ نے اپنی زبان پر کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جاری فرمایا۔ [1]

مشہور روایات یہ ہیں کہ حضرت ابو طالبؑ نے وہ بات جو ابھی تک مخفی رکھی تھی وہ وقت وفات جاری فرما دی، وقتِ وفات ان کے بھائی حضرت عباس ان پر جھکے اور کان لگا کر سُنا تو وہ اپنی زبان سے توحید و رسالت کا اعلان فرما رہے تھے۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ جب میرے والد کی وفات ہوئی تو رسولؐ خدا نے انہیں اپنی رضاؤں کا تحفہ دیا۔

ابن سعد نے اپنی کتاب طبقات میں یہ بات درج کی ہے کہ اُس نے عبید اللہ ابن رواج سے اُس نے حضرت علیؑ سے سُنا، آپؑ نے فرمایا "جب میں نے رسولؐ اللہ کو اپنے والد کی وفات کی خبر دی تو آپؐ نے فرمایا" جاؤ انہیں غسل دو، کفن دو اور دفن کرو، اللہ ان کی مغفرت فرمائے اور ان پر رحم فرمائے۔"

برزنجی نے اسنی المطالب کے ص ۳۵ پر درج کیا ہے کہ جس کے راوی ابو داؤد، ابن جارود اور ابن خزیمہ ہیں۔

حضرت پیغمبرؐ نے جناب ابو طالبؑ کے جنازے میں اس لئے شرکت نہیں کی، کیونکہ آپ کو قریش کے سُفہاء کا خوف تھا۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس وقت جنازہ کا حکم نازل ہی نہیں ہوا تھا۔

جناب ابو طالبؑ کے ایمان پر علماء امامیہ کا اجماع ہے اور ان میں کوئی اختلاف

---

[1] الرجس ۱۱ الف ص ۲۵۹۔

نہیں، کیونکہ ان کے پاس قطعی السند دلائل موجود ہیں۔

حجۃ الاسلام الشیخ الامینی نے ایمانِ ابوطالبؑ پر خاص وعام طریقے سے چالیس احادیث جمع کی ہیں، ان کے علاوہ ہمارے پاس اس موضوع پر مؤلفین کی ایک بہت بڑی تعداد ہے، جنہوں نے اس موضوع پر سیر حاصل بحثیں کی ہیں۔

کتاب الغدیر اٹھائیں اُس کی جلد ۷ کے ص ۳۳۰ تا ۴۰۹ اور جلد ۸ ص ۳ تا ۲۹ کو دیکھیں۔

امام نَسائی کی وفات

علامہ نسائی کی وفات کی تاریخ پر کسی کو کوئی اختلاف نہیں، آپ نے بروز منگل ۱۳ صفر ۳۰۳ھ میں وفات پائی، ہاں ان کے مقامِ وفات اور دفن میں اختلاف ہے۔ ان کی وفات کے بہت سے اسباب بیان ہوئے ہیں، سب سے بڑا مشہور سبب یہ ہے کہ جب آپ کو معلوم ہوا کہ شام میں مولائے متقیان امام علیؑ پر سب وشتم ہوتا ہے تو آپ شام گئے، وہاں دمشق کی جامع مسجد میں اپنی اس کتاب خصائص سے کچھ روایات بیان کیں، تو اس دوران کسی نے سوال کیا کہ امیرِ شام کے بارے میں گفتگو کریں، (واقعہ گذشتہ صفحات میں موجود ہے) شامی آپ پر پل پڑے، یہ واقعہ آپ کی وفات کا مشہور واقعہ ہے۔

مجیر الدین حنبلی نے کہا کہ امام محدث حافظ ابوعبدالرحمان بن شعیب نسائی رملہ میں دفن ہیں، وہ ۲۱۴ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۳ صفر ۳۰۳ھ رملہ میں دفن ہوئے۔

سبکی نے بھی طبقات شافعیہ میں ان کی قبر کے بارے میں یہی لکھا ہے۔ ایک روایت ہے کہ وہ "عکا" میں دفن ہوئے۔ (واللہ اعلم)

آخر میں، مَیں ان تمام احباب کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کارِ خیر میں میری

معاونت فرمائی۔ سب سے زیادہ میں آیۃ اللہ العظمیٰ السید الحکیم کا شکر گزار ہوں، جن کے مکتبہ سے مَیں نے یہ کتابیں حاصل کیں اور ان کے مسئولین کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے قدم قدم پر میری حوصلہ افزائی کی۔

ابوعلی

محمد ھادی الامینی

عفی اللہ وعن والدیہ

نجف اشرف عراق

صلاۃ أمیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام

اخبرنا محمد بن المثنی (1) قال: أنبأنا عبدالرحمان أعنی ابن المهدی (2) قال: حدثنا شعیب (3) عن سلمة بن کهیل (4) قال: سمعت حبة العرنی (5) قال: سمعت علیاً کرم اللّٰہ وجهه یقول أنا أول من صلی مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وآله۔ (6)

---

(1) ابوموسی محمد بن المثنی بن عبیدبن قیس بن دینار العنزی البصری توفی۲۵۲/ ۲۵۱/ ۲۵۰ الحافظ المعروف بالزمن، تهذیب التهذیب۹۰ ۴۲۵، رجال الصحیحین۲۰۱ ۴۵، خلاصة تهذیب الکال۲۹۴

(2) الحافظ عبدالرحمان بن مهدی بن حسان بن عبدالرحمٰن العنبری المتوفی ۱۹۸ الامام العلم۔ تهذیب التهذیب ۶۰ ۲۷۹، تذکرة الحفاظ ۱۰۱ ۳۰، رجال الصحیحین ۱۰ ۲۸۸

(3) ابوصالح شعیب بن الحجاب الازدی المغولی البصری المتوفی۱۳۱/ ۱۳۰ رجال الصحیحین۱۰۰ ۲۱، خلاصة تهذیب الکال۱۴۱، تهذیب التهذیب۴۰۰ ۳۵۔

(4) (۴)ابویحیی سلمة بن کهیل بن حصین الحضری التنمی المتوفی ۱۲۳، تهذیب التهذیب ۴۰ ۱۵۵، رجال الصحیحین۱۰۰ ۱۹، خلاصة تهذیب الکمال۱۲۶، شذرات الذہب۱۰ ۱۵۹، اللباب۲۰ ۱۳۳

(5) ابوقدامة حبة بن جوین بن علی بن عبدنهم العرنی البجلی الکوفی مات۷۶ /۷۹۔ تهذیب التهذیب ۲۰ ۱۷۶، خلاصة تهذیب الکمال۶۱۰، الاشتقاق۸۰ ۵۱، الاصابة۱۰ ۳۷۲۔

(6) الغدیر۳۰ ۲۲۲وفیه اخرجه احمد والحافظ الهیثمی فی مجمع الزوائد وقال رجاله رجال الصحیح

اخبرنا محمدبن المثنی، قال: حدثنا عبدالرحمان قال بحدثنا شبة، عن عمروبن مرة [7]، عن أبی عمرة [8]، عن زید بن أرقم [9] قال: أول من صلی مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم علی رضی اللّٰہ عنه۔ [10]

امیر المومنین حضرت امام علی علیہ السلام کی نماز

حدیث

ہم نے محمد بن مثنیٰ سے، اُس نے عبدالرحمٰن سے، یعنی ابن مہدی سے، اُس نے شعیب سے، اُس نے سلمیٰ بن کہیل سے، اُس نے حبہ عرنی سے، اُس نے کہا کہ میں نے حضرت علی علیہ السلام سے سُنا، انھوں نے فرمایا کہ "میں وہ پہلا شخص ہوں کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کیساتھ سب سے پہلے نماز پڑھی۔"

حدیث

ہم نے محمد بن مثنیٰ سے، اُس نے عبدالرحمٰن سے، اُس نے شعبہ سے، اُس نے عمرو بن مرہ سے، اُس نے ابو مرہ سے، اُس نے زید بن ارقم سے، اُس نے کہا کہ حضرت علیؑ پہلے شخص ہیں جس نے رسول ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔

---

[7] عمروبن مرة بن عبداللہ بن طارق بن الحارث بن سلمة بن کعب بن وائل ابن جمیل بن کنانة بن ناجیة بن المرادی الأعمی المتوفی ۱۱٦، رجال الصحیحین ۱۳٦۹۰، خلاصة ترذیب الکمال ۲۴۹، شذرات الذهب ۱۵۲۰۱

[8] تهذیب التهذیب ۱۲۰۱۸٦

[9] ابوعامر زید بن ارقم بن زید بن قیس بن النعمان الأنصاری المتوفی ٦٦ تهذیب التهذیب ۳۹۴۰۳، رجال الصحیحین ۱۴۳۱، الاشتقاق ۴۵۳، الاصابة ۵٦۱۰۱

[10] الغدیر ۳۲۲۵، مجمع الروایٔد ۹۱۰۳، الاستیعاب ۴۵۹۲، نظم درر السمطین ص ۸۱

اختلاف الفاظ الناقلین

اخبرنا محمد بن المثنی قال: أخبرنا محمد بن جعفر (1) عن غندر (2) قال: حدثنا شعبة عن عمرو بن مرة عن أبی حمزة (3) عن زید بن أرقم قال أول من اسلم مع رسول الله صلی الله علیه وسلم علی ابن أبی طالب رضی الله عنه۔ (4)

اخبرنا عبدالله بن سعید (5) قال: حدثنا ابن ادریس (6) قال: سمعت أبا حمزة مولی الأنصار قال: سمعت زید بن أرقم یقول: أول من صلی مع رسول الله صلی الله علیه وسلم علی بن أبی طالب رضی الله عنه

---

(1) ابوعبدالله محمد بن جعفر الهذلی المعروف بغندر صاحب الکرابیس المتوفی ۱۹۳، تهذیب التهذیب ۹:۹٦، خلاصة تهذیب الکمال ۲۷۲، شذرات الذهب ۱:۳۳۳، الجرح والتعدیل ۳ق ۲:۲۲۱

(2) الصحیح علی ما اعتقدان تکون الجملة هکذا المعروف بغندر، کماستانی احادیث اخری مرویة عنه

(3) تهذیب التهذیب ۱۲:۷۸

(4) الغدیر ۳:۲۲۵

(5) ابوسعید عبدالله بن سعید بن حصین الکندی الکوفی المتوفی ۲۵۷۔ تهذیب التهذیب ۵:۲۳٦، رجال الصحیحین ۱:۲۵۲، تقریب التهذیب ۱:۲

(6) ابومحمد عبدالله بن ادریس بن یزید بن عبدالرحمان الاودی الکوفی مات ۱۹۲، تهذیب التهذیب ۵:۱۴۴، رجال الصحیحین ۱:۲۴٦، تذکرة الحفاظ ۱:۲۵۹

(1) وقد قال فی موضع آخر :أسلم علی رضی اللّٰه عنه۔

اخبرنا محمد بن عبید بن محمد الکوفی (2) قال: حدثنا سعید بن خثیم (3)،عن أسدبن وداعة (4)، عن ابی یحییٰ بن عفیف (5) عن أبیه، عن جده عفیف، قال: جئت فی الجاهلیة الی مکّه وأنا ارید ان ابتاع لأهلی من ثیابها وعطرها، فأتیت العباس بن عبدالمطلب وکان رجلا تاجراً فأنا عنده جالس حیث انظر الی الکعبة، وقد حلقت الشمس فی السماء، فارتفعت وذهبت اذ جاء شاب فری ببصره الی السماء ثم قام مستقبل القبلة، ثم لم ألبث الا یسیراً حتی جاء غلام فقام علی عینه، ثم لم ألبت الا یسیراً حتی جائت امرأة فقامت خلفهما، فرکع الشاب فرکع الغلام والمرأة، فرفع الشاب فرفع الغلام والمرأة، فسجد الشاب فسجد الغلام والمرٔة،فقلت:: یاعباس أمرعظیم، قال العباس:أمر عظیم أتدری من هذا الشاب؟ قلت: لا، قال: هذا محمد بن عبداللّٰه ابن اخی، أتدری من هذا الغلام؟ هذا علی ابن

---

(1) الغدیر ۳:۲۲۵ عن عدة طرق رجالها ثقات، نظم دررالسمطین ص۸۱۔

(2) ابوجعفر محمد بن عبید بن محمد بن واقد المحساربی الکندی الکوفی المتوفی ۲۴۵، تهذیب التهذیب۹:۳۲۹، خلاصة تهذیب الکمال:۲۸۹۔

(3) ابومعمرسعید بن خثیم بن رشد الهلالی الکوفی مات۱۸۰، تهذیب التهذیب۴:۲۲، خلاصة تهذیب الکمال:۱۱۶، میزان الاعتدال۱:۳۷۸۔

(4) اسد بن عبداللّٰه بن یزید بن کرز بن عامر البجلی المتوفی ۱۲۰ کان أمیراً علی خراسان جواداً ممدحاً، تهذیب التهذیب۱:۲۵۹، خلاصة تهذیب الکمال:۲۶، الاشتقاق:۵۱۸۔

(5) الصحیح یحییٰ بن عفیف الکندی ابن عم الأشعث بن قیس واخوه لامه، تهذیب التهذیب۷:۲۳۶ وج۱۱:۲۵۸، خلاصة تهذیب الکمال:۳۶۶، تقریب التهذیب:۲۶۶۔

اخی، أتدری من هذه المرأة؟ هذه خديجة بنت خويلد زوجته، ان ابن اخی هذا اخبرنی ان ربه رب السماء والأرض أمره بهذا الدين الذی هوعليه، ولا واللّٰه ما علی الأرض كلها احد علی هذا الدين غير هؤلاء الثلاثة۔ (1)

احدثنااحمد بن سليمان الرهاوی (2) قال بحدثناعبداللّٰه بن موسی (3) قال بحدثنا العلاء بن صالح (4) عن المنهال (5) عن عمرو ابن عباد بن عبداللّٰه (6) قال: قال علی رضی اللّٰه عنه۔ أنا عبداللّٰه وأخو رسول اللّٰه وأنا الصديق الأكبر، لايقولها بعدی الا كاذب آمنت قبل الناس سبع سنين (7)۔

---

(1) تاريخ الطبری۲۱۰:۲، الرياض النضرة۱۵۸:۲، الاستيعاب۴۵۹:۲، عيون الأثر۹۳:۱، الكامل لابن الأثير۲۲:۲، السيرة الحلبية۲۸۸:۱، الاصابة۴۸۷:۲، الغدير۲۲۶:۳، المناقب للخوارزمی۲۰۰۔۱

(2) الحافظ ابوالحسين احمد بن سليمان بن عبدالملك بن أبی شيبة الجزری الرهاوی المتوفی ۲۶۱، تهذيب التهذيب۳۳:۱، تذكرة الحفاظ۱۲۵:۲، شذرات الذهب۱۴۱:۲، الجرح والتعديل ق۵۲:۱/۱۔

(3) ابومحمد عبداللّٰه بن موسی بن شيبة الأنصاری، تهذيب التهذيب۴۵:۶، خلاصة تهذيب الكمال:۱۸۳۔

(4) العلاء بن صالح التيمی ويقال الأسدی الكوفی، وفی رواية سماه: علی ابن صالح ۔ تهذيب التهذيب۱۸۴:۸، الجرح والتعديل ق۱ج۳۵۶:۳۔

(5) المنهال بن عمروالأسدی الكوفی ۔ تهذيب التهذيب۳۱۹:۱۰، خلاصة تهذيب الكمال:۳۳۲۔

(6) ابواسحاق عمروبن عبداللّٰه بن عبيدالمتوفی ۱۲۶ وهوابن۹۶، من اصحاب علی بن ابی طالب-ع-تهذيب التهذيب۶۳:۸، جامع الرواة۶۲۴:۱۔

(7) الغدير۲۲۱:۳۔

ناقلین کے الفاظ کا اختلاف

حدیث

ہم نے محمد بن مثنیٰ سے، اُس نے محمد بن جعفر سے، اُس نے غندر سے، اُس نے شعبہ سے، اُس نے عمرو بن مرہ سے، اُس نے ابوحمزہ سے، اُس نے زید بن ارقم سے، اُس نے کہا کہ سب سے پہلے جو رسول اللہ ﷺ کیساتھ اسلام لائے وہ حضرت علی علیہ السلام تھے۔

حدیث

ہم نے عبداللہ بن سعید سے، اُس نے ابن ادریس سے، اُس نے ابوحمزہ مولیٰ انصار سے، اُس نے حضرت زید بن ارقم سے، اُس نے کہا کہ سب سے پہلے جس نے رسول ﷺ کیساتھ نماز پڑھی وہ حضرت علیؑ ہیں۔ اُس نے ایک دوسرے مقام پر لفظ "اَسْلَمَ" کا استعمال یعنی حضرت علی علیہ السلام سب سے پہلے اسلام لائے۔

حدیث

ہم نے محمد بن عبید بن محمد کوفی سے، اُس نے سعید بن خثیم سے، اُس نے اسد بن وداعہ سے، اُس نے ابویحییٰ بن عفیف سے، اُس نے اپنے دادا عفیف سے، اُس نے کہا کہ زمانۂ جاہلیت میں مَیں ایک دفعہ اپنے گھر والوں کیلئے کپڑے اور عطر خریدنے کیلئے مکّہ آیا، مَیں حضرت عباس بن عبدالمطلب کے پاس آیا، کیونکہ وہ تاجر تھے، مَیں ان کے پاس ایک ایسے مقام پر بیٹھا تھا کہ جہاں سے کعبہ بالکل سامنے تھا، اُس وقت سورج کے اردگرد ہالہ پڑا

ہوا تھا، پس وہ بلند ہوا اور آخر ختم ہوگیا۔

مَیں کیا دیکھتا ہوں کہ اچانک ایک نوجوان آیا، آسمان کیطرف نگاہ کی پھر کعبہ کی طرف اپنا رُخ کر کے کھڑا ہوگیا، تھوڑی دیر بعد ایک لڑکا آیا اور اُس نوجوان کے دائیں طرف کھڑا ہوگیا، پھر تھوڑی دیر بعد ایک خاتون آئی اور وہ ان دونوں کے پیچھے کھڑی ہوگئی۔ جب نوجوان نے رکوع کیا تو اُس لڑکے اور عورت نے رکوع کیا، نوجوان نے رکوع سے سَر اُٹھایا تو انھوں نے بھی اپنے سر اُٹھائے، پھر اس نوجوان نے سجدہ کیا تو ان دونوں نے بھی سجدہ کیا۔

تو اُس وقت مَیں نے کہا اے عباس! یہ تو کوئی امرِ عظیم معلوم ہوتا ہے؟ جناب عباس نے کہا جی ہاں، کیا آپ کو معلوم ہے کہ یہ نوجوان کون ہے؟ مَیں نے جواب دیا نہیں۔ کہنے لگے یہ محمدؐ ابن عبداللہ، میرا بھتیجا ہے، کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ لڑکا کون ہے؟ یہ بھی میرا بھتیجا ہے اس کا نام علیؑ ہے۔ کیا جانتے ہو کہ وہ خاتون کون ہے؟ میں نے کہا نہیں، کہا یہ خدیجہ بنت خویلد ہے جو اس نوجوان کی زوجہ ہے، میرے اس بھتیجے نے بتایا ہے کہ اس کا ربّ زمین وآسمان کا ربّ ہے اور وہ جس دین کا پیروکار ہے اُس کے ربّ نے اُسے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے، قسم بخدا روئے زمین پر ان تینوں کے سوا کوئی اس دین کا پیروکار نہیں ہے۔

حدیث

ہمیں احمد بن سلیمان رھاوی نے، اُس نے عبداللہ بن موسیٰ سے، اُس نے علاء بن صالح سے، اُس نے منہال سے، اُس نے عمر بن عباد بن عبداللہ سے، اُس نے کہا کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا مَیں اللہ کا بندہ ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی ہوں اور میں ہی صدیقِ اکبر ہوں، میرے بعد جو بھی اس لقب کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا ہوگا، مَیں تمام لوگوں سے سات سال پہلے اسلام لایا ہوں۔

عبادته

(أخبرنا) علی بن نزار الکوفی 1 قاله: اخبرنا ابن فضل 2 قال: اخبرنا الاصلح 3 عن عبداللّٰه ابن ابی الهذیل 4 عن علی رضی اللّٰه عنه قال: ماعرف احداً من هذه الامة عبداللّٰه بعد نبیا غیری عبدت اللّٰه قبل ان یعده احد من هذه الامة تسع سنین 5 ۔

عبادت

حدیث

ہم نے علی بن زار کوفی سے، اُس نے ابن فضل سے، اُس سے اصلح سے، اُس نے عبداللہ بن ابی ھذیل سے، اُس نے حضرت علیؑ سے، آپؑ نے فرمایا: مَیں اس اُمت کے کسی ایک فرد کو بھی نہیں جانتا کہ جس نے رسول ﷺ کے بعد میرے علاوہ اللہ تعالیٰ کی بندگی وعبادت کی ہو۔ مَیں نے اس اُمت کے ہر فرد کی عبادت سے نو سال پہلے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ہے۔

---

1 علی بن نزار بن حیان الاسدی الکوفی ــ تهذیب التهذیب ۷:۳۸۹۔

2 محمد بن فضیل بن غزوان بن جریر الضبی المتوفی ۱۹۵۔ تهذیب التهذیب ۹:۴۰۵، تقریب التهذیب ۳۳۵، الجرح والتعدیل ج ٤ ق ۱:۵۷۔

3 لم اهتدالی اسمه فی کتب الرجال۔

4 ابوالمغیرة عبدالله بن ابی الهذیل الغنزی الکوفی توفی فی ولایة خالد القسری تهذیب التهذیب ٦:٦٢، خلاصة تهذیب الکمال ۱۸٤، تقریب التهذیب ۲۱۹۔

5 الغدیر ۳:۲۲۲ نقلا عن الخصائص۔

منزلة علی ابن ابی طالب علیہ السلام

اخبرنا هلال بن بشير البصرى ① قال: حدثنا محمد بن خالد ② قال: حدثنى موسى بن يعقوب ③ قال: حدثنا مهاجر بن سمار بن سلمة ④ عن عائشة بنت سعد ⑤ قالت: سمعت أبي يقول: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الجحفة فأخذ بيدعلى، فخطب فحمد الله وأثنى عليه، ثم قال: أيهاالناس انى وليكم، قالوا: صدقت يارسول الله، ثم اخذ بيدعلى فرفعها فقال: هذا ولي يويؤدى عني ديني، وأنا موالى من والاه ومعادى من عاداه۔ ⑥

---

① (۱)ابوالحسن هلال بن بشير بن محبوب بن هلال بن ذكوان المزنى المتوفى۲٤٦۔ تهذيب التهذيب١١:٧٥.

② (۲)ابوالحسين محمد بن خالد الكلاعى الحمصى ۔ تهذيب التهذيب٩:١٤٠، تقريب التهذيب٢:١٥٧، الجرح والتعديل٣ق٢:٢٤٣.

③ (۳)ابومحمد موسى بن يعقوب بن عبدالله بن وهب الأسدى الزمعى، مات فى آخر خلافة ابى جعفر المنصور. تهذيب التهذيب١٠:٣٧٨، تقريب التهذيب٢:٢٨٩، ميزان الاعتدال٤:٢٢٧۔

④ (٤)الصحيح مهاجر بن مسمار الزهرى مولى سعد المتوفى ١٠٥. تهذيب التهذيب١٠:٣٢٤، تقريب التهذيب٢:٢٧٨، الجرح والتعديل٤ق١:٢٦١۔

⑤ (٥)عائشة بنت سعد بن ابى وقاص توفيت١١٢، روت عن ابيها وعدة من ازواج النبى(ص) اعلام النساء٣:١٣٥.

⑥ (٦)الغدير١:٣٨.

اخبرنا قتیبة بن سعید البلخی ❶، وھشام بن عمار الدمشقی ❷ قالا: حدثنا حاتم ❸ عن بکیر بن مسمار ❹ عن عامر بن سعد بن ابی وقاص ❺ قال: أمر معاویة سعداً فقال: مایمنعك ان تسب أباتراب؟ فقال أنا ذکرت ثلاثاً قالھن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم فلن أسبه لئن یکون لی واحدة منھا احب الی من حمر النعم، سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم یقول له وخلفه فی بعض مغازیه، فقال له علی: یارسول اللّٰہ أتخلفنی مع النساء والصبیان؟ فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم: أما ترضی ان تکون منی بمنزلة ھارون من موسی الا انه لا نبوة بعدی۔ وسمعته یقول یوم خیبر: لأعطین الرایة غداً رجلاً یحب اللّٰہ ورسوله ویحبه اللّٰہ ورسوله فتطاولنا الیھا، فقال: ادعوا الی علیاً، فأتی به أرمد، فبصق فی عینیه ودفع الرأیة الیه۔ ولما نزلت: ((انما یرید اللّٰہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیراً)) ❻ دعا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم علیاً وفاطمة وحسناً

---

❶ فی المعاجم: ان اسمه علی بن سعید بن جمیل بن طریف بن عبداللّٰہ الثقفی المتوفی ۲۴۰، ۲۴۱ تھذیب التھذیب ۸: ۳۶۰، تقریب التھذیب ۲: ۱۲۲۔

❷ ابوالولید ھشام بن عمار بن نصیر بن میسرة بن ابان السلیمی المتوفی ۲۴۵ تھذیب التھذیب ۱۱: ۵۱، الجرح والتعدیل ۴ ق ۲: ۶۶، میزان الاعتدال ۴: ۳۰۲، تقریب التھذیب ۲: ۳۲۰

❸ ابواسماعیل حاتم بن اسماعیل المدنی المتوفی ۱۸۶ تھذیب التھذیب ۲: ۱۲۸، میزان الاعتدال ۱: ۴۲۸، تقریب التھذیب ۱: ۱۳۷۔

❹ ابومحمد بکیر بن مسمار الزھری المتوفی ۱۵۳ تقریب التھذیب ۱: ۱۰۸، الجرح والتعدیل ۱ ق ۱: ۴۰۳، میزان الاعتدال ۱: ۳۵۰۔

❺ توفی ۱۰۴ تھذیب التھذیب ۵: ۶۴، تقریب التھذیب ۱: ۳۸۷

❻ سورة الأحزاب ۳۳۔

وحسیناً فقال: اللھم ھؤلاء اھل بیتی. 1

اخبرنا حرمی بن یونس بن محمد الطرسوسی 2 قال: أخبرنا ابوغسان 3 قال: أخبرنا عبدالسلام 4 عن موسی الصغیر 5 عن عبدالرحمان بن سابط 6 عن سعد قال: کنت جالساً فتنقصوا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فقلت: لقد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی علی خصال ثلاث لئن یکون لی واحدۃ منھن احب الی من حمر النعم، سمعتہ یقول: انہ منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لانبی بعدی،

---

1 (۱۳)الغدیر۱: ۳۸، بألفاظ مختلفۃ واسانید رجالھا ثقات کمافی سنن ابن ماجہ۱: ۳۰، المستدرک۳: ۱۱۶، حلیۃ الأولیاء۴: ۳۵۶، کفایۃ الطالب۱۶

2 (۱٤)اسمہ الصحیح: ابراہیم بن یونس بن محمد البغدادی نزیل مارسوس ویلقب بحرمی. تہذیب التہذیب۱: ۱۷٥، تقریب التہذیب۱: ٤۷، الجرح والتعدیل۱ق۱: ۱٤٦

3 (۱٥)ابوغسان یوسف بن موسی التستری الیشکری نزیل الری. تہذیب التہذیب۱۱: ٤۲٥، تقریب التہذیب۲: ۳۸۳، خلاصۃ تہذیب الکمال۳۸۷

4 (۱٦)الحافظ ابوبکر عبدالسلام بن حرب بن سلم النہدی المسلائی الکوفی البصری المتوفی۱۸۷. تہذیب التہذیب٦: ۳۱٦، تذکرۃ الحفاظ۱: ۲۲۱، میزان الاعتدال۲: ٦۱٤، تقریب التہذیب۱: ٥۰٥

5 ابو عیسی موسی بن مسلم الخرامی الطحان المعروف بموسی الصغیر. تہذیب التہذیب ۱۰: ۳۷۲، تقریب ۲: ۲۸۸، میزان الاعتدال ٤: ۲۷۱، میزان الاعتدال ۲: ٦۱، تقریب التہذیب ۱: ٥۰٥

6 (۱۸)عبدالرحمان بن عبداللہ بن عبدالرحمان بن سابط بن ابی حمیضۃ بن عمرو ابن اھیب الجمحی المکی. تہذیب التہذیب٦: ۱۸۰، الجرح والتعدیل۲: ۲٤۰، اسد الغابۃ ۳: ۲۹٥، تقریب التہذیب۱: ٤۸۰

وسمعته يقول: لأعطين الراية غلاًرجلاً يحب اللّٰه ورسوله ويحبه اللّٰه ورسوله۔ وسمعته يقول: من كنت مولاه فعلى مولاه۔ (1)

اخبرنا زكريا بن يحيى السجستانى (2) قال: اخبرنا نصر بن على (3) قال: حدثنا عبداللّٰه بن داود (4) عن عبدالواحد بن أيمن (5) عن ابيه، أن سعداً قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: لأدفعن الراية الى رجل يحب اللّٰه ورسوله ويحبه اللّٰه ورسوله ويفتح اللّٰه بيده۔ فاستشرف لها اصحابه فدفعها الى على۔ (6)

اخبرنا زكريا بن يحيى، قال حدثنا الحسن بن حماد (7)، قال:

---

(1) (١٩)الغدير١:٣٨، ٤١، عن البداية والنهاية٧: ٣٤٠، المناقب للخوارزمى ١٩وفيه عن عمربن الخطاب۔

(2) الحافظ ابوعبدالرحمان زكريا بن يحيى بن اياس بن سلمة السجزى المتوفى٢٨٩، تهذيب التهذيب٣: ٣٣٤، تذكرة الحفاظ٢: ٦٥٠، تاريخ ابن عساكر٥: ٣٧٧٢، خلاصة تهذيب الكمال٤: ١٠١، شذرات الذهب٢: ١٩٦۔

(3) الحافظ ابوعمرونصر بن على بن صهبان الازدى الجهضمى البصرى المتوفى٢٥٠ تهذيب التهذيب١٠: ٤٣٠، تقريب التهذيب٢: ٣٠٠، تذكرة الحفاظ٢: ٥١٩، الجرح والتعديل٤ ق١: ٤٧١ تاريخ بغداد١٣: ٢٨٧۔

(4) الحافظ ابوعبدالرحمان عبدالله بن داود بن عامر بن الربيع الهمدانى مات ٢١٣۔ تهذيب التهذيب٥: ٢٠٠، تذكرة الحافظ١: ٣٣٧، خلاصة تهذيب الكمال: ١٦٦، شذرات الذهب٢: ٢٩۔

(5) عبدالواحد بن أيمن المخزومى، تهذيب التهذيب٦: ٤٣٣، تقريب التهذيب١: ٥٢٥، الجرح والتعديل٣ ق١: ١٩۔

(6) الغدير١: ٣٨ بأسانيد مختلفة۔

(7) ابوعلى الحسن حماد الضبى الوراق الكوفى الصيرفى المتوفى٢٣٨ تهذيب التهذيب٢: ٢٧٢، تقريب التهذيب١: ١٦٥، خلاصة تهذيب الكمال: ٦٦، الجرح والتعديل١ ق٢: ٩۔

أخبرنا مسهر بن عبدالمللك (1)، عن عیسی بن عمر (2)، عن السدی (3) عن أنس بن مالك (4)، ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم کان عنده طائر فقال: اللهم ائتی بأحب خلقك الیك یأکل معی من هذا الطیر۔ فجاء ابوبکرفرده، ثم جاء عمرفرده، ثم جاء علی وأذن له۔ (5)

اخبرنا احمد بن سلیمان الرهاوی، (6) حدثنا عبداللّٰه (7) اخبرنا ابن ابی لیلی (8)، عن الحکم بن منهال، (9) عن عبدالرحمان

---

(1) ابومحمد مسهر بن عبدالملك بن سلع الهمدانی، تهذیب التهذیب ۱۰:۹۰، میزان الاعتدال:۱۱۳:٤، تقریب التهذیب ۲٤۹:۲، الجرح والتعدیل٤ ق۱:۱۰٤۰۔

(2) ابوعمرعیسی بن عمر الأسدی الهمدانی الکوفی القاریء الأعمی صاحب الحروف مات۱۵٦، تهذیب التهذیب۲۲۲:۷، شذرات الذهب۲۲٤:۱، بغیة الوعاة۲۳۷:۲، تقریب التهذیب۱۰۰:۲۔

(3) اسماعیل بن عبدالرحمان بن ابی کریمة ابومحمد السدی القرشی مات۱۲۷۔ تهذیب التهذیب۳۱۳:۱، شذرات الذهب۱۷:٤۔

(4) ابوحمزةمات۹۲۔۹۳التهذیب۳۷٦:۱، شذرات الذهب۱۰۰:۱، الاشتقاق:۳٤۳، الجرح والتعدیل۱ق۲۸٦:۱، اسدالغابة ۱۲۷:۱۔

(5) کفایة الطالب: ۵٦، الغدیر۲۱۸:۳۔

(6) الحافظ ابوالحسن احمد بن سلیمان بن عبدالملك بن ابی شیبة الجزری الرهاوی مات ۱٦۱۔ تذکرة الحفاظ۵۵۹:۲، تهذیب التهذیب۳۳:۱، الجرح والتعدیل ۱ق۵۲:۱، شذرات الذهب۱٤۱:۲۔

(7) ابومحمد عبداللّٰه بن عیسی بن عبدالرحمان بن أبی لیلی الانصاری الکوفی المتوفی۱۳۵ ، تهذیب التهذیب۳۵۲:۵، خلاصة تهذیب الکمال:۱۷۷۔

(8) ابوعبدالرحمان محمدبن عبدالرحمان بن ابی لیلی الانصاری الفقیه قاضی الکوفة۱٤۸، تهذیب التهذیب۳۰۱:۹، خلاصة تهذیب الکمال:۲۷۸، تقریب التهذیب۴۳۹:۱، شذرات۲۲٤:۱۔

(9) الصحیح المنهال بن عمروالأسدی کافی تهذیب التهذیب۳۱۹:۱۰، وقدمرت الاشارة الیه ص٤۷۔

ابن ابی لیلی، عن ابیه [1] قال لعلی وکان یسیر معه: ان الناس قد انکروا منك شیئاً تخرج فی البرد فی الملاء تین، وتخرج فی الحر فی الخشن والثوب الغلیظ۔ فقال: ألم تکن معنا بخیبر؟ قال: بلی۔ قال: بعث رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم ابابکر وعقدله لواء فرجع، وبعث عمر وعقد له لواء فرجع، فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم: لأعطین الرایة رجلا یحب اللّٰہ ورسوله ویحبه اللّٰہ ورسوله لیس بفرار۔ فأرسل الی وأنا أرمد فتفل فی عینی فقال: اللھم اکفه أذی الحر والبرد۔ قال: ماوجدت حراً بعد ذلك ولابرداً۔ [2]

اخبرنا محمد بن علی بن ھبة الواقدی، [3] قال: أخبرنا معاذ بن خالد، [4] قال: اخبرنا الحسین بن واقد، [5] عن عبداللّٰہ بن بریدة [6]

[1] ابوعیسی عبدالرحمان بن ابی لیلی مات۸۳، وفی اسم ابیه اختلاف تہذیب التہذیب۶:۲۶۰، شذرات الذھب۱:۹۲، میزان الاعتدال۲:۵۸٤، الجرح والتعدیل۲ق۲:۳۰۱، اسد الغابة۵:۱۲۳۔

[2] حلیة الأولیاء٤:۳۵٦، المستدرك۳:۳۷، الغدیر۱:۳۸، تذکرة الخواص ۲۵۔

[3] لیس فی کتب الرجال من یعرف بہذا الاسم، والذی یروی عن معاذ ھو محمد بن علی بن حرب کافی التہذیب۱۰:۱۸۹ ولعله تصحیف وفیه سقط۔

[4] ابوبکر معاذ بن خالد بن شقیق بن دینار بن مشعب المبدئی مات قبل المائتین. تہذیب التہذیب ۱۰:۱۸۹، الجرح والتعدیل٤ق۱:۲۵۰۔

[5] ابوعبداللّٰہ الحسین بن واقد المروزی قاضی مروالمتوفی ۱۵۹، تہذیب التہذیب۲:۳۷۳، اخبار القضاة ۲:۳۰۸، ٤۲٦۔

[6] ابوسہل عبداللّٰہ بن بریدة بن الحصیب الاسلمی المروزی قاضی مرو مات۱۱۰ تہذیب التہذیب۵:۱۵۷، اخبار القضاة۱:۱٤، ۱۵، ۱٦، میزان الاعتدال۲:۳۹٦۔

قال: سمعت ابی بریدة (1) یقول: حاصرنا خیبر فأخذ الرایة ابوبکر ولم یفتح له، فأخذه من الغد عمر فانصرف ولم یفتح له، وأصاب الناس شدة وجهد، فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم: انی دافع لوائی غداً الی رجل یحب اللّٰه ورسوله ویحبه اللّٰه ورسوله لا یرجع حتی یفتح له۔ وبتنا طیبة أنفسنا ان الفتح غداً، فلما أصبح رسول اللّٰه ﷺ صلی الغداة، ثم جاء قائماً ورمی اللواء والناس علی أقصافهم، فی منا انسان له منزلة عندالرسول صلی اللّٰه علیه وسلم الا وهو یرجو أن یکون صاحب اللواء، دعا علی بن أبی طالب رضی اللّٰه عنه وهو أرمد فتفل ومسح فی عینیه، فدفع الیه اللواء وفتح علیه۔ قالوا: أخبرنا ممن تطاول بها۔ (2)

اخبرنا محمد بن بشار بن دار البصری (3)، اخبرنا محمد بن جعفر، (4) قال: حدثنا عوف، (5) عن میمون، (6) عن أبی عبداللّٰه عبدالسلم (7):

---

(1) ابوعبداللّٰه بریدة بن الحصیب بن عبداللّٰه بن الحارث شهد خیبر وفتح مکة توفی ٦٣ تهذیب التهذیب ١ ٤٣٢ اسد الغابة ١ ١٧٥، تجرید اسما، الصحابة ١ ٥٠

(2) الغدیر ١ ٢٠٠، بأسانید مختلفة رجالها ثقات

(3) الصحیح الحافظ ابوبکر محمد بن بشار بن عثمان بن داود بن کیسان العبدی البصری بندار المتوفی ٢٥٢ تهذیب التهذیب ٩ ٧٢، تذکرة الحفاظ ٢ ١١ ٥٠، شذرات الذهب ٢ ١٢٦، میزان الاعتدال ٣ ٤٩، الجرح والتعدیل ٣ ق ٢ ٢١٤

(4) (٤٤) مرت الاشارة الی ترجمته ص ٤٥

(5) ابوسهل عوف بن ابی جفیلة العبدی الهجری مات ١٤٧، تهذیب التهذیب ٨ ١٦٧، شذرات الذهب ١ ٢١٧، میزان الاعتدال ٣ ٣٠٥، الجرح والتعدیل ٣ ق ٢ ١٥

(6) ابوعبداللّٰه میمون البصری الکندی القرشی تهذیب التهذیب ١٠ ٣٩٣، خلاصة تهذیب الکمال ٣٣٨

(7) ابوطالوت عبدالسلام بن ابی حازم شداد العبدی القیسی تهذیب التهذیب ٦ ٣١٦، تقریب التهذیب ١ ٥٠٥، الجرح والتعدیل ٣ ق ١ ٤٥

ان عبداللّٰہ بن بریدة حدثه عن بریدة الأسلمی، قال: لما کان یوم خیبر نزل رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم بحصن أهل خیبر، أعطی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اللواء عمر، فنهض فیه من نهض من الناس فلقوا أهل خیبر، فانکشف عمر واصحابه فرجعوا الی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم، فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم: لأعطین اللواء رجلاً یحب اللّٰه ورسوله ویحبه اللّٰه ورسوله۔ فلما کان من الغد تصادر ابوبکر وعمر، فدعا علیاً وهو أرمد فتفل فی عینیه ونهض معه من الناس من نهض فلقی اهل خیبر، فاذا مرحب یرتجز:

قد علمت خیبر انی مرحب شاکی السلاح بطل مجرب

اذا اللیوث أقبلت تلهب أطعن احیاناً وحیناً أضرب [1]

فاختلف هو وعلی ضربتین فضربه علی هامته، حتی مضی السیف منها منتهی رأسه، وسمع اهل السکر صوت ضربته، فما تتام آخر الناس مع علی حتی فتح لأولهم۔ [2]

اخبرنا قتیبة بن سعید، [3] قال حدثنا یعقوب بن عبدالرحمان

---

[1] فی نسخة: اذا الحروب اقبلت تلهب، وفی المناقب الخوارزمی: ۱۰۳ مع حذف الشطر الثانی من البیت الثانی، وفیه ان الامام أجابه:

أنا الذی سمتنی امی حیدرة ۞ ضرغام آجام ولیست قسورة

اکیلکم بالسیف کیل السندرة

[2] المستدرک ۳: ۳۹، کفایة الطالب: ۳۷، تذکرة الخواص: ۲۶.

[3] الحافظ قتیبة بن سعید بن جمیل بن طریف بن عبداللّٰه الثقفی المتوفی ۲۴۰. تهذیب التهذیب ۸: ۳۵۹، شذرات الذهب ۲: ۹۴، تاریخ بغداد ۱۲: ۴۶۴

الزهری، (1) عن ابی حازم، (2) قال:اخبرنی سهیل بن سعد (3) أن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم قال یوم خیبر: لأعطین هذه الرایة غداً رجلاً یفتح اللّٰہ علیه یحب اللّٰہ ورسوله ویحبه اللّٰہ ورسوله۔ فلما اصبح الناس غدو علی رسول اللّٰہ علیه وسلم کلهم یرجو ان یعطی، فقال: أین علی بن أبی طالب: فقالوا: علی یارسول اللّٰہ یشتیکی عینیه، قال! فارسلواالله: فاتی به ،فیصق رسول الله صلی علیه وسلم فی عینیه ودعا له، فبراً حتی کأن لم یکن به وجع فأعطاه الرایة، فقال علی: یارسول اللّٰہ أقاتلهم حتی یکونو مثلنا، فقال: انفذ علی رسلك حتی تنزل بساحتهم ثم ادعهم الی الاسلام، واخبرهم بما یجب علیهم من اللّٰہ، فواللّٰہ لئن یهدی اللّٰہ بك رجلاً واحداً خیر من أن یکون لك حمر النعم۔ (4)

---

(1) یعقوب بن عبدالرحمان بن محمد بن عبداللّٰہ بن عبدالقاری المدنی۔ تهذیب التهذیب۱۱-۳۹۱، الجرح والتعدیل۴ ق۲، رجال الصحیحین ۲-۵۸۸۔

(2) ابوحازم سلمة بن دینار الاعرج الافزرالتمار المدنی القاص مات ۱۴۴۔ تهذیبالتهذیب۴-۱۴۳، رجال الصحیحین ۱-۱۹۱۔

(3) أبوالعباس سهل بن سعد بن مالك بن خالد الساعدی الخزرجی الانصاری مات سنة ۹۱۔ تهذیب التهذیب۴-۲۵۲، تقریب التهذیب۱-۳۳۶، خلاصة تهذیب الکمال۱۳۳، رجال الصحیحین۱-۱۸۶۔

(4) کفایة الطالب۳۷-۳۸، المستدرك۳-۳۹، الغدیر۱-۴۵، حلیة الأولیا۱-۶۲، المناقب للخوارزمی:۱۰۵۔

نگاہ پروردگار میں منزلت امیر کائنات علیہ السلام

حدیث

ہم نے ھلال بن بشیر بصری سے، اُس نے محمد بن خالد سے، اُس نے موسیٰ بن یعقوب سے، اُس نے مہاجر بن سمار بن سلمہ سے، اُس نے عائشہ بنت سعد سے، اُس نے اپنے والد سے، اُس نے کہا کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا ''جحفہ کے روز رسول اللہ نے حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا اور خطبہ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد خطبہ دیا'' اے لوگو! مَیں تمہارا ولی ہوں تو حاضرین نے کہا یا رسول اللہ آپ سچ فرمارہے ہیں، پھر آپؐ نے حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا اور بلند کیا اور فرمایا ''یہ میرا ولی ہے اور میری طرف سے میرا قرض ادا کرے گا، جو اس کو دوست رکھے گا مَیں اُس کو دوست رکھوں گا جو اس سے دشمنی کرے گا میں اس کا دشمن ہوں گا۔

حدیث

ہم نے قتیبہ بن سعید بلخی سے اور ھشام بن عمار دمشقی سے، انہوں نے حاتم سے، اُس نے بکیر بن مسمار سے، اُس نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے، اُس نے کہا معاویہ نے سعد سے کہا کہ ابوتراب کو گالیاں دینے سے تجھے کونسی بات مانع ہے؟ حضرت سعد نے جواب دیا کہ مجھے رسول اللہ کی تین باتیں یاد ہیں کہ جن کی بنا پر میں انہیں ہرگز گالیاں نہیں دوں گا، اگر ان میں سے ایک بھی بات مجھ میں پائی جائے تو وہ مجھے سُرخ اونٹوں سے، زیادہ پسند ہے۔ مَیں نے حضرت علیؑ کے بارے میں رسولؐ اللہ سے سُنا کہ کسی غزوہ میں مَیں آپؑ

نے حضرت علی علیہ السلام کو مدینہ میں چھوڑا تو حضرت علیؑ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا آپؐ مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑے جا رہے ہیں تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اے علی کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تجھے مجھ سے وہ نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی، مگر میرے بعد نبی نہیں ہے۔

جنگ خیبر کے موقع پر میں نے آپؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کل میں اُس مرد کو علم دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہے اللہ اور اُس کا رسولؐ اُس سے محبت رکھتے ہیں، پس ہم سب اپنی اپنی گردنیں بلند کر کے علم کی طرف دیکھتے تھے، آپؐ نے فرمایا علیؑ کو میرے پاس بلاؤ، جب آپ تشریف لائے تو آپ کی آنکھیں دُکھ رہی تھیں، آپؐ نے حضرت علیؑ کی آنکھوں میں لعاب دھن لگایا اور علم بھی انھیں عطا فرمایا۔

جب آیت تطہیر "**انما یرید اللّٰہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا**" نازل ہوئی تو رسول اکرم ﷺ نے حضرت علیؑ، حضرت فاطمۃ زہراؑ، حضرت امام حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ کو بلایا اور فرمایا: "اے میرے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔"

حدیث

ہم نے حرمی بن یونس بن محمد طرطوسی سے، اُس نے ابوغسان سے، اُس نے عبدالسلام سے، اُس نے موسیٰ صغیر سے، اُس نے عبدالرحمان بن سابط سے، اُس نے سعد سے، انہوں نے کہا کہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ اس مجلس میں لوگ حضرت علیؑ کے عیب بیان کرنے لگے، تو میں نے اُن سے کہا (تم یہ کیا کہہ رہے ہو؟) حالانکہ میں نے حضرت رسول خداؐ سے حضرت علیؑ کے تین فضائل اپنے کانوں سے سُنے ہیں، اگر ان میں سے کوئی ایک فضیلت مجھے حاصل ہو جائے تو وہ مجھے سُرخ اونٹوں سے زیادہ بھلی لگتی۔

آپؐ فرما رہے تھے کہ علیؑ کو مجھ سے وہ نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی مگر میرے بعد نبی نہیں۔

آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ کل مَیں علم اُس مرد کو عطا کروں گا جو اللہ اور اُس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اُس کا رسولؐ اُس سے محبت کرتے ہیں۔

مَیں نے آپؐ کو یہ فرماتے ہوئے بھی سُنا ''جس کا مَیں مولا ہوں علیؑ اُس کا مولا ہے۔''

حدیث

ہم نے زکریا بن یحییٰ بجستانی سے اُس نے نصر بن علی سے، اُس نے عبداللہ بن داؤد سے، اُس نے عبدالواحد بن ایمن سے، اُس نے اپنے باپ سے، اُس نے سعد سے، اُس نے کہا کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا آپؐ نے فرمایا: ''کل مَیں علم اُس مرد کو دوں گا جو اللہ اور اُس کے رسولؐ سے محبت کرتا ہے اللہ اور اُس کے رسولؐ اُس سے محبت کرتے ہیں اور اللہ اُس کے ذریعے (خیبر) کی فتح عطا فرمائے گا، اُس وقت تمام اصحاب علم کی طرف نظریں اُٹھا اُٹھا کر دیکھنے لگے لیکن آپؐ نے وہ علم حضرت علیؑ کو عطا فرمایا۔

حدیث

ہم نے زکریا بن یحییٰ سے، اُس نے حسن بن حماد سے، اُس نے مسھر بن عبدالمالک سے، اُس نے عیسیٰ بن عمر سے، اُس نے سدی سے، اُس نے انس بن مالک سے، اُس نے کہا کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک پرندہ تھا، آپؐ نے فرمایا: اے میرے اللہ! تجھے اپنی مخلوق میں سے جو فرد سب سے زیادہ محبوب ہے، اُسے میرے پاس بھیج تا کہ وہ میرے ساتھ اس پرندے کا گوشت کھائے تو اس دوران حضرت ابوبکر آ گئے تو آپؐ

نے اُسے واپس بھیج دیا پھر حضرت عمرآئے تو آپؐ نے اُسے بھی واپس بھیج دیا، پھر حضرت علیؑ آئے تو آپؐ نے انھیں اجازت دی (انھوں نے آپؐ کے ساتھ اُس پرندے کا گوشت تناول فرمایا)۔

حدیث

ہم نے احمد بن سلیمان رہاوی سے، اُس نے عبداللہ سے، اُس نے ابن ابی لیلیٰ سے، اُس نے حکم بن منہال اُس نے عبدالرحمان ابن ابی لیلیٰ سے، اُس نے اپنے والد سے سنا، اُس نے حضرت علیؑ سے کہا اور وہ اُس وقت ان کیساتھ چل رہے تھے، اس کی کیا وجہ ہے کہ لوگ آپ کی کچھ باتوں کو تعجب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، موسم سرما ہوتا ہے، آپ باریک سی دو چادروں میں ہوتے ہیں، جب موسم گرما آتا ہے تو آپ موٹے کھردرے لباس میں باہر آتے ہیں، تو اُس وقت آپ نے فرمایا کیا تم جنگِ خیبر میں ہمارے ساتھ نہیں تھا، انھوں نے جواب دیا جی ہاں میں ساتھ تھا تو آپؑ نے فرمایا کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر کو خیبر فتح کرنے کیلئے بھیجا تو وہ بغیر فتح کے واپس آئے تو پھر حضرت عمر کو علم دیا وہ بھی بغیر فتح کے واپس آئے پھر رسول ﷺ نے فرمایا اب میں یہ علم اُس مرد کو عطا کروں جو اللہ اور اُس کے رسولؐ سے محبت کرتا ہے اللہ اور اُس کا رسول بھی اُس سے محبت کرتے ہیں، وہ فرار ہونیوالا نہیں، پھر آپؐ نے میری طرف اپنا پیغام بھیجا۔

اُس وقت میری آنکھیں دُکھ رہی تھیں تو آپؐ نے میری آنکھوں میں اپنا مبارک لعاب دہن ڈالا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی اے اللہ! علیؑ کی گرمی اور سردی کے نقصان سے حفاظت فرما۔ حضرت علیؑ نے فرمایا! اس دعا کے بعد مجھے نہ کبھی گرمی کا احساس ہوا اور نہ سردی محسوس ہوئی۔

حدیث

ہم نے محمد بن علی بن حبہ واقدی سے، اُس نے معاذ بن خالد سے، اُس نے حسین بن واقد سے، اُس نے عبداللہ بن بریدہ سے، اُس نے ابو بریدہ سے، اُس نے کہا کہ جب ہم نے خیبر کا محاصرہ کیا تو حضرت ابو بکر نے علم لیا لیکن خیبر فتح نہ ہوا، دوسرے روز حضرت عمر نے علم لیا پھر بھی خیبر فتح نہ ہوا، لوگوں نے شدت کیساتھ سختی محسوس کی تو رسول خداؐ نے فرمایا عنقریب کل میں اس مرد کو اپنا یہ علم عطا کروں گا جو اللہ اور اُس کے رسولؐ سے محبت کرتا ہے اللہ اور اُس کا رسولؐ اُس سے محبت کرتے ہیں وہ فتح کے بغیر واپس نہیں آئے گا۔

جب دوسرے روز رسول اللہ نے نماز صبح پڑھی پھر کھڑے ہوئے علم عطا کرنے کا ارادہ فرمایا کہ لوگ اپنی اپنی ٹولیوں میں تھے، ہم میں سے ہر آدمی جو رسول اللہ کی نگاہوں میں کوئی مقام رکھتا تھا وہ یہی خیال کیے ہوئے تھا کہ علم اُسے ملنے والا ہے مگر آپؐ نے حضرت علیؑ کو بلایا، انہیں آشوبِ چشم تھا، آپؐ نے ان کی آنکھوں میں لعابِ دہن لگایا اور آنکھوں پر اپنا دستِ مبارک پھیرا اور علم عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو فتح عطا فرمائی۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ بات ہمیں ان لوگوں نے بتائی جو گردنیں لمبی کرکے علم کو دیکھ رہے تھے۔

حدیث

ہم نے محمد بن بشار بن دار بصیری سے، اُس نے محمد بن جعفر سے، اُس نے عوف سے، اُس نے میمون سے، اُس نے ابو عبداللہ عبدالسلام سے، اُس نے عبداللہ بن بریدہ سے، اُس نے بریدہ اسلمی سے، انھوں نے کہا کہ جنگ خیبر کے روز رسول اللہ اہلِ خیبر کے ایک قلعہ میں اترے، آپؐ نے حضرت عمر کو علم عطا کیا کچھ لوگ حضرت عمر کیساتھ میدان میں گئے اور اہلِ خیبر کیساتھ جنگ کی پس حضرت عمر اور ان کے ساتھی بغیر فتح کے واپس آگئے تو

رسولؐ اللہ نے فرمایا! اب میں علم اُس مرد کو دوں گا جو اللہ اور اُس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اُس کا رسولؐ اُس سے محبت کرتے ہیں جب دوسرا دن ہوا تو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر نے اصرار کیا، آپؐ نے حضرت علیؑ کو بلایا۔ ان کی آنکھیں دکھتی تھیں رسول اکرمؐ نے آپ کی آنکھوں میں لعابِ دہن لگایا۔ کچھ افراد آپ کیساتھ گئے، اہلِ خیبر سے آمنا سامنا ہوا جب مرحب میدان میں آیا تو یہ اشعار پڑھ رہا تھا۔

''خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں، مسلح ہوں، تجربہ کار بہادر ہوں، جب شیر میری طرف آتے ہیں تو مَیں غضبناک ہو کر ان پر نیزہ سے، کبھی تلوار سے حملہ آور ہوتا ہوں۔''

حضرت علی علیہ السلام سے اس کی دو جھڑپیں ہوئیں۔ آپ نے اس کی کھوپڑی پر تلوار ماری جو اُس کے سر سے پار ہو گئی، آپ کی شمشیر کی ضرب اتنی بلند تھی کہ تمام فوج نے سُنی۔ حضرت علیؑ کے لشکر کے آخری فرد کو ابھی اونگھ بھی نہ آئی تھی کہ پہلے نے تو فتح کی خبر سن لی۔

حدیث

ہم نے قتیبہ بن سعید سے، اُس نے یعقوب بن عبدالرحمٰن زھری سے، اُس نے ابو حازم سے، اُس نے سھل بن سعد سے، اُس نے کہا رسولؐ اللہ نے خیبر کے دن فرمایا: میں کل یہ علم اُس کو مرد کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح دے گا وہ اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اُس کا رسولؐ اُس سے محبت کرتے ہیں۔

جب صبح ہوئی تو لوگ رسولؐ اللہ کے پاس گئے۔ ہر آدمی کی یہی خواہش تھی کہ علم اُسے ملے۔ آپؐ نے فرمایا۔ علیؑ کہاں ہیں! تو کہا گیا انہیں آشوبِ چشم ہے۔ آپؐ نے فرمایا: انھیں بلاؤ۔ جب آپ آئے تو رسولؐ اللہ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا اور آپ کیلئے دعا فرمائی تو آپ ٹھیک ہو گئے، گویا آپ کو کوئی تکلیف ہی نہ تھی پھر آپؐ نے آپ

کوعلم دیا تو آپ نے عرض کی یا رسولؐ اللہ میں ان سے اس وقت تک جنگ کروں گا کہ وہ اسلام لے آئیں تو رسولؐ اللہ نے فرمایا۔ پورے وقار کیساتھ جایئے۔ جب ان کے صحن میں اُتر جائیں، انہیں اسلام کی دعوت دیں۔ فرائضِ خداوندی جوان پر عائد ہوتے ہیں وہ انھیں بتائیں قسم بخدا اگر اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعے ایک آدمی کو بھی ہدایت دے دے، تو وہ آپ کیلئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

اختلاف ألفاظ الناقلين بخبر أبى هريره منه

اخبرنا أبوالحسين احمد بن سليمان الرهاوى قال: حدثنا يعلى بن عبيد [1] قال: حدثنا يزيد بن كيسان، [2] عن أبى حازم، عن أبى هريرة، قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: لأدفعن الراية اليوم الى رجل يحب اللّٰه ورسوله ويحبه اللّٰه ورسوله۔ فتطاول القوم، فقال: أين على بن أبى طالب؟ فقالوا: يشتكى عينيه، قال: فبصق نبى اللّٰه فى كفيه ومسح بهما عينى على ودفع اليه الراية ففتح اللّٰه على يديه۔ [3]

اخبرنا قتيبة بن سعيد، قال: اخبرنا يعقوب، عن سهل، عن أبيه، عن أبى هريرة: أن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم قال يوم خيبر: لأعطين الراية رجلاً يحب اللّٰه ورسوله، يفتح اللّٰه عليه۔ قال عمر ابن الخطاب: ما أحببت الامارة الا يومئذ۔ فدعا رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم على بن أبى طالب

---

[1] يعلى بن عبيد بن أبى امية الأيادى الحنفى مات ۲۰۹۔ تهذيب التهذيب ۱۱: ۴۰۲، رجال الصحيحين ۲: ۵۸۷، الجرح والتعديل ۴ ق ۲: ۳۰۴، تذكرة الحفاظ ۲: ۳۳۴، تقريب التهذيب ۲: ۳۷۸۔

[2] ابواسماعيل يزيد بن كيسان اليشكرى الكوفى۔ تهذيب التهذيب ۱۱: ۳۵۶، رجال الصحيحين ۲: ۵۷۹، ميزان الاعتدال ۴: ۴۳۸، الجرح والتعديل ۴ ق ۲: ۲۸۵، خلاصة تهذيب الكمال: ۳۷۳، تقريب التهذيب ۲: ۳۷۰

[3] المستدرك ۳: ۳۹، كفاية الطالب: ۳۸

فأعطاه اياها، وقال: امش ولا تلتفت حتى يفتح اللّٰه عليك۔ فسار على ثم وقف، فصاح يارسول اللّٰه على ماذا اقاتل الناس؟ قال: قاتلهم حتى يشهدوا ان لا اله الا اللّٰه وأن محمداً رسول اللّٰه، فاذا فعلوا ذلك قد منعوا منك دماء هم وأموالهم الا بحقها وحسابهم على اللّٰه۔ [1]

(أخبرنا) اسحاق بن ابراهيم بن راهويه، [2] قال: اخبرنا جرير، [3] عن سهيل، عن ابيه، عن ابى هريرة قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: لأعطين الراية غداً رجلا يحب اللّٰه ورسوله يفتح عليه۔ قال عمر: فما احببت الامارة قط الا يومئذ، قال: فاستشرفت لها فدعا علياً فبعثه، ثم قال: اذهب فقاتل حتى يفتح اللّٰه عليك ولاتلتفت۔ قال: فمشى ماشاء اللّٰه، ثم وقف ولم يلتفت فقال: علام نقاتل الناس؟ قال: قاتلهم حتى يشهدوا أن لا اله الا اللّٰه وأن محمداً رسول اللّٰه، فاذا فعلوا ذلك فقد منعوا دماء هم واموالهم الا بحقها وحسابهم على اللّٰه۔ [4]

---

[1] الغدير ۱: ۴۵، المستدرک ۳: ۳۸، تلخیص المستدرک ۳: ۳۸، تذکرة الخواص: ۲۴۔

[2] الحافظ ابویعقوب اسحاق بن ابراهیم بن مخلد بن ابراهیم بن مطر الحنظلی المعروف بابن راهویه المروزی المتوفی ۲۳۸ ۲۳۷/ تہذیب التہذیب ۱: ۲۱۶، تاریخ بغداد ۶: ۳۴۵، تقریب التهذیب ۱: ۵۴، تذکرة الحفاظ ۲: ۴۳۳

[3] الحافظ ابوالنضر جرير بن حازم بن عبداللّٰه بن شجاع الأزدی المتوفی ۱۷۵۔ تہذیب التہذیب ۲: ۶۹، تقریب التہذیب ۱: ۱۲۷، تذکرة الحفاظ ۱: ۱۹۹۔

[4] (۷) المستدرک ۳: ۳۸ بعدة طرق وفيه: فلقيهم فتح اللّٰه عليه، حلية الأولياء ۴: ۲۲۔

اخبرنا محمد بن عبداللّٰه بن المباك المخرمی، [1] قال: حدثنا ابوهاشم المخزومی، [2] قال: حدثنا وهب: [3] قال: حدثنا سهل ابن ابی صالح، [4] عن ابیه، عن ابی هریرة قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یوم خیبر: لأدفعن الرایة الی رجل یحب اللّٰه ورسوله ویفتح اللّٰه علیه۔ قال عمر: فما أحببت الامارة قط قبل یومئذ۔ فدفعها الی علی رضی اللّٰه عنه۔ قال: قال: ولا تلتفت، فسار قریباً قال: یارسول اللّٰه علام نقاتل؟ قال: علی أن یشهدوا أن لا الا اللّٰه وأن محمداً رسول اللّٰه، فاذا فعلواذلك عصموا دماء هم وأموالهم الا بحقها وحسابهم علی اللّٰه تعالیٰ۔ [5]

---

[1] الحافظ ابوجعفر محمد بن عبداللّٰه المدائنی قاضی حلوان مات ۲۵۴/۲۵۵۔ تهذیب التهذیب۹:۲۷۲، تذکرة الحفاظ۲:۵۱۹، تاریخ بغداد۵:۴۲۳، الجرح والتعدیل۳ق۲:۳۰۵۔

[2] ابوهشام المغیرة بن سلمة المخزومی القرشی البصری مات ۲۰۰۔ تهذیب التهذیب۱۰:۲۶۱، الجمع بین رجال الصحیحین۲:۵۰۰ الجرح والتعدیل ۴ق۱:۲۲۳، خلاصة تهذیب الکمال:۳۲۹

[3] الحافظ ابوالعباس وهب بن جریر بن حازم الازدی مات ۲۰۶۔ تهذیب التهذیب۱۱:۱۶۱، رجال الصحیحین ۲:۵۴۲، میزان الاعتدال۴:۳۵۰، شذرات الذهب۲:۱۶۔

[4] الصحیح سهل بن صالح بن حکیم الانطاکی ابوسعید البزاز تهذیب التهذیب۴:۲۵۳، خلاصة تهذیب الکمال:۱۳۳۔

[5] المستدرك ۳:۳۸وفیه: فاذا فعلوا ذلك فقد حقنوا منی دماء هم وأموالهم

ناقلین کا اختلاف

حدیث

ہم نے ابوالحسین احمد بن سلیمان رہاوی سے، اُس نے یعلی بن عبید سے، اُس نے یزید بن کیسان سے، اُس نے ابو حازم سے، اُس نے ابوھریرہ سے، اُس نے کہا کہ مَیں نے رسولؐ اللہ سے سُنا، آپؐ نے فرمایا ''کل مَیں علم اُس مرد کو دوں گا جو اللہ اور اُس کے رسولؐ کا محب ہے اور اللہ اور اُس کے رسولؐ کا محبوب بھی ہے'' تو لوگ گردنیں اُٹھا اُٹھا کر دیکھنے لگے، تو آپؐ نے فرمایا علیؑ کہاں ہیں؟ لوگوں نے عرض کی کہ ان کی آنکھیں دکھتی ہیں، راوی کہتا ہے کہ اللہ کے نبیؐ نے اپنے دونوں ہاتھوں پر لعابِ دہن لگایا اور حضرت علیؑ کی آنکھوں پر پھیر دیا اور انھیں علم عطا فرمایا، اللہ نے ان کے ہاتھ پر فتح عطا کی۔

حدیث

ہم نے قتیبہ بن سعید سے، اُس نے یعقوب سے، اُس نے سہل سے، اُس نے اپنے باپ سے، اُس نے ابوھریرہ سے کہ رسولؐ اللہ نے خیبر کے دن فرمایا کہ مَیں علم ایک مرد کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسولؐ کا محبّ ہے اور وہ اللہ اور اُس کے رسولؐ کا محبوب ہے، اللہ تعالیٰ اُسے فتح عطا کرے گا۔ حضرت عمر نے کہا کہ مَیں نے اُس دن کے علاوہ کبھی امارت کو پسند نہیں کیا، پس اللہ کے نبیؐ نے علیؑ کو بُلایا اور انھیں علم عطا فرمایا اور فرمایا جاؤ جب تک اللہ آپ کو فتح نہ دے کسی دوسری طرف توجہ نہ کرو۔

حضرت چلتے ہوئے رُک گئے اور بلند آواز سے دریافت کیا یا رسولؐ اللہ! ان سے کس چیز پر جنگ کروں؟ آپؐ نے فرمایا کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دے دیں، جب وہ یہ گواہی دے دیں تو ان کا مال اور خون محفوظ ہو جائے گا سوائے اس کے کہ ان کا حاصل کرنا برحق ہو ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

حدیث

ہم نے اسحاق بن ابراھیم بن راھویہ سے، اُس نے جُریر سے، اُس نے سھیل سے، اُس نے اپنے باپ سے، اُس نے ابوھریرہ سے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ مَیں اُس مرد کو علم دوں گا جو اللہ اور اُس کے رسولؐ کا محب ہے، اللہ اور اس کے رسولؐ کا محبوب بھی ہے۔ حضرت عمر کہتے ہیں کہ اس دن کے سوا مَیں نے امارت کو کبھی پسند نہیں کیا تھا، کہتے ہیں کہ مَیں نے علم کی طرف دیکھا تو رسولؐ اللہ نے حضرت علیؑ کو بلایا، فرمایا جاؤ جنگ کرو، اللہ آپ کو فتح دے کسی دوسری طرف توجہ نہ کرنا۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ چلے پھر رُک گئے، عرض کیا یا رسولؐ اللہ! ہم کس بات پر ان سے جنگ کریں؟ آپؐ نے فرمایا اس وقت تک جب تک کلمہ نہ پڑھ لیں، جب کلمہ پڑھ لیں تو ان کے مال، خون محفوظ ہو جائیں گے، پھر ان کے حساب کی ذمہ داری اللہ پر ہے۔

حدیث

ہمیں محمد بن عبداللہ بن مبارک مخزومی نے، اُس نے ابوہاشم مخزومی سے، اُس نے وھب سے، اُس نے سھل سیابن ابی صالح سے، اُس نے اپنے والد سے، اُس نے ابوھریرہ سے، اُس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن فرمایا کہ علم میں اُس مرد کو دوں گا کہ وہ اللہ اور اُس کے رسولؐ سے محبت کرتے ہیں، اللہ اُسے فتح عطا فرمائے گا۔

حضرت عمر کہتے ہیں کہ مَیں نے اس دن سے قبل کبھی اس طرح امارت کی خواہش نہ کی جتنی اُس دن خواہش ہوئی، پس آپؐ نے حضرت علیؑ کو علم دے دیا، حضرت عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ کسی طرف متوجہ نہ ہونا آپ تھوڑی دُور گئے اور وہاں سے بآواز بلند پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! ہم ان سے کس بات پر جنگ کریں؟ آپ نے فرمایا اس بات پر کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دے دیں، جب وہ گواہی دے دیں تو ان کا مال اور خون محفوظ ہو جائے گا، سوائے اس کے کہ ان کا حاصل کرنا حق ہو اور ان کے حساب کی ذمہ داری اللہ پر ہے۔

خبر عمران بن حصین (1) فی ذلک

اخبرنا العباس بن عبدالعظیم العبدی البصری، (2) قال: اخبرنا عمر بن عبدالوهاب، (3) قال: اخبرنا معتمر بن سلیمان (4) عن ابیه، عن منصور، (5) عن وبعی، (6) عن عمران ابن الحصین: ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: لاعطین الرایۃ رجلا یحب اللہ ورسولہ، او قال: یحبہ اللہ ورسولہ۔ فدعا علیاً وھو اَرمد ففتح اللہ علی یدیہ۔ (7)

(1) ابو نجید عمران بن حصین الخزاعی المتوفی ۵۲ بالبصرۃ المستدرک ۳: ۴۷، الغدیر ۱: ۵۷، اسدالغابۃ ۴: ۱۳۷، الکنی والاسماء ۲: ۵۹، انساب الاشراف ۱: ۴۹، تہذیب الاسماء ۲: ۳۵، تجرید اسماء الصحابۃ ۱: ۴۵۰

(2) الصحیح: الحافظ ابو الفضل عباس بن عبدالعظیم بن اسماعیل بن ثوبۃ العنبری البصری مات ۲۴۶، تہذیب التہذیب ۵: ۱۲۱، تذکرۃ الحفاظ ۲: ۵۲۴، شذرات الذھب ۲: ۱۱۲، رجال الصحیحین ۱: ۳۶۱، تاریخ بغداد ۱۲: ۱۳۷

(3) ابو حفص عمر بن عبدالوھاب بن رباح بن عبیدۃ الریاحی المتوفی ۲۲۱ تہذیب ۷: ۴۷۹، خلاصۃ تہذیب الکمال ۲۴۱، الجرح والتعدیل ۳، ۱: ۱۲۲

(4) الحافظ ابو محمد معتمر، بن سلیمان بن طرخان التیمی، رجال الصحیحین ۲: ۵۲۰، میزان الاعتدال ۴: ۱۴۲، تہذیب التہذیب ۱: ۲۲۷، تذکرۃ الحفاظ ۱: ۲۶۶۔

(5) ابو عتاب منصور بن المعتمر بن عبداللہ بن ربیعۃ مات ۱۳۲۔ تہذیب التہذیب ۱۰: ۳۱۲، رجال الصحیحین ۲: ۴۹۵، الجرح والتعدیل ۴ ق ۱: ۱۷۷، شذرات الذھب ۱: ۱۸۹

(6) ابو ربعی بن حراش بن حجش بن عمرو العبسی توفی ۱۰۱/۱۰۴۔ تہذیب التہذیب ۳: ۲۳۶، خلاصۃ تہذیب الکمال: ۹۷، تقریب التہذیب ۱: ۲۴۳، رجال الصحیحین ۱: ۱۴۰۔

(7) الغدیر ۱: ۵۷، نظم درر السمطین ص ۹۸۔

عمران بن حصین کی حدیث

حدیث

ہم نے عباس بن عبدالعظیم عبدی بصری سے، اُس نے عمر بن عبدالوہاب سے، اُس نے معتمر بن سلیمان سے، اُس نے اپنے باپ سے، اُس نے منصور سے، اُس نے ربعی سے، اُس نے عمران بن حصین سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مَیں اس شخص کو علم عطا کروں گا جو اللہ اور اُس کے رسولؐ سے محبت کرتا ہے، اللہ اور اُس کا رسولؐ اُس سے محبت کرتے ہیں۔ آپؐ نے حضرت علیؑ کو بُلایا، آپ کو آشوبِ چشم تھا، پس اللہ نے آپ کے ہاتھ پر اہلِ اسلام کو فتح عطا فرمائی۔

خبر الحسن بن علی علیہ السلام عن النبی ص فی ذلك وان جبریل یقاتل عن عینه ومیکائیل عن یساره

اخبرنا اسحاق بن ابراهیم بن راهویه، اخبرنا النضر بن شمیل (1) قال: اخبرناقتلتم یونس، (2) عن ابی اسحاق، (3) عن هبیرة بن هدیم (4) قال: جمع الناس الحسن بن علی وعلیه عمامة سوداء لما قتل ابوه فقال: لقد کان قتلتم بالامس رجلا ما سبقه الاولون، ولا یدرکه الآخرون، وان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال: لاعطین الرایة غدا رجلا یحب الله ورسوله، ویحبه الله ورسوله، فیقاتل وجبریل عن یمینه ومیکائیل عن یساره، ثم لاترد رایته حتی یفتح الله علیه۔ ما ترك دیناراً ولا درهما الا تسعمائة (5) اخذها عیاله من عطاء کان اراد ان یبتاع بها خادماً لاهله۔ (6)

---

(1) الحافظ ابوالحسن النضر بن شمیل المازنی البصری نزیل مرومات ۲۰۴. تهذیب التهذیب ۱۰: ۴۳۷، تذکرة الحفاظ ۱: ۳۱۴، رجال الصحیحین ۲: ۵۳، معجم الادباء ۱۹: ۲۳۸، نزهة الالبا ۱۱۰، کشف الظنون ۸۲۳، هدیة العارفین ۲: ۴۹۵، فهرست ابن الندیم ۱۱: ۵۲، معجم المؤلفین ۱۳: ۱۰۱.

(2) ابواسرائیل یونس بن ابی اسحاق عمرو بن عبدالله الهمدانی السبیعی المتوفی ۱۵۸، تهذیب التهذیب ۱۱: ۴۳۳، تقریب التهذیب ۲: ۳۸۴، خلاصة تهذیب الکمال: ۳۷۹، رجال الصحیحین ۲: ۵۸۵.

(3) ابو اسحاق ابراهیم بن محمد بن الحارث الفزاری الکوفی مات ۱۸۸، ۱۸۶. تهذیب التهذیب ۱: ۱۵۱ تقریب التهذیب ۱: ۴۱، رجال الصحیحین ۱: ۱۷.

(4) ابوالحارث الشیبانی الکوفی توفی ۶۶. تهذیب التهذیب ۲: ۲۰۵، الجرح والتعدیل ٤ ق ۲: ۱۰۹، میزان الاعتدال ٤: ۲۹۳.

(5) فی المستدرك هکذا: وما ترك علی اهل الارض صفرا، ولا بیضاء الا سبع ماتة درهم فضلت من عطایاه.

(6) المستدرك ۳: ۱۷۲ بتغیر بسیط فی الالفاظ، حلیة الولیاء ۱: ٦۵

حضرت امام حسن علیہ السلام کی حدیث

جبرئیل دائیں اور میکائیل آپ کے بائیں طرف

حدیث

ہم نے اسحاق بن ابراہیم بن راھویہ سے، اُس نے نضر بن شمیل سے، اُس نے یونس سے، اُس نے ابواسحاق سے، اُس نے ھبیرہ بن حدیم سے، اُس نے کہا کہ جب حضرت علیؑ کی شہادت ہوئی تو امام حسن علیہ السلام سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے، آپ نے لوگوں کو جمع کر کے ارشاد فرمایا۔

"کل تم نے اس شخص کو شہید کیا ہے جس سے قبل لوگ سبقت لے جا سکتے تھے اور نہ بعد میں آنے والے اس کے مقام کو پاسکیں گے۔"

اللہ کے رسولؐ نے ان کی شان میں فرمایا کہ کل مَیں اُس مرد کو علم عطا کروں گا جو اللہ اور اُس کے رسولؐ سے محبت کرتا ہے، اللہ اور اُس کا رسولؐ اُس سے محبت کرتے ہیں، جبرئیل اس کے دائیں اور میکائیل اس کے بائیں جنگ کرتے ہیں، پھر اس کا علم واپس نہیں آئے گا مگر جب تک اللہ اُسے فتح نہ عطا کر دے، اُس نے اپنے ترکہ میں صرف نو صد درہم کے سوا اور کچھ نہیں چھوڑا اور وہ بھی ان کے گھر والوں نے عطیہ سے لئے تھے، آپ کا ارادہ تھا کہ آپ اس رقم سے اپنے گھر والوں کیلئے غلام خریدیں۔

قول النبی صلی الله علیه و آله وسلم فی علی: ان الله جل ثناؤه لا یخزیه ابداً

اخبرنا میمون بن المثنی [1]، قال: حدثنا الوضاح وهو ابو عوانة [2] قال: حدثنا ابو بلج بن ابی سلیم، [3] قال: حدثنا عمرو بن میمونة [4] قال: انی لجالس الی ابن عباس اذا اتاه تسعة رهط فقالوا: یا ابن عباس اما ان تقوم معنا، واما ان تخلوبنا من بین هؤلاء فقال ابن عباس: بل انا اقوم معکم قال وهو یومئذ صحیح قبل أن یعمی، [5] قال: فانتدؤا فتحدثوا فلا ندری ما قالوا، قال: فجاه وهو ینفض ثوبه وهو یقول: اف وتف وقعوا فی رجل له بضع عشر [6] وقعوا فی رجل قال له رسول الله صلی الله علیه وسلم: لابعثن

---

[1] اظنه علی الاکثر: محمد بن المثنی. اذا لم یکن فی کتب الرجال من یسمی: میمون بن المثنی.

[2] ابو عوانة الوضاح بن عبدالله الیشکری الواسطی البزاز، کان من سبی جرجان. تهذیب التهذیب ۱۱: ۱۱۶، تقریب التهذیب ۲: ۳۳۱، خلاصة تهذیب الکمال: ۳۵۰.

[3] فی اسمه اختلاف کما فی تهذیب التهذیب ۱۲: ۴۷، الکنی والاسماء ۱: ۱۳۰.

[4] الحافظ ابو عبدالله عمروب ن میمون الاودی تهذیب التهذیب ۸: ۱۰۹، تذکرة الحفاظ ۱: ۶۵، اسدالغابة ۴: ۱۳۴، الجرح والتعدیل ۳: ق۱: ۲۵۸.

[5] کف بصره من شدة بکائه علی علی بن ابی طالب ع، اخبار شعراء الشیعة: ۳۱، شذرات الذهب ۱: ۵۷.

[6] فی نسخة: فضائل لیست لاحد غیره.

رجلا یحب الله ورسوله،لا یخزیه الله ابدا، قال: فاستشرف لها من استشرف فقال: این ابن ابی طالب؟ قیل: هو فی الرحی یطحن، قال: وما کان احدکم لیطحن، قال: فجاء وهو ارمد لا یکاد یبصر، فتفل [1] فی عینیه ثم هز الرایة ثلاثا فدفعها الیه وجاء علی بصفیة بنت حی [2] وبعث ابا بکر بسورة التوبة، وبعث علیا خلفه فاخذها منه، فقال: لا یذهب بها الا رجل منی وانا منه۔ قال: وقال النبی عمه: ایکم یوالینی فی الدنیا والآخرة، فابوا۔ قال: وعلی معهم جالس فقال علی: انا او الیك فی الدنیا والآخرة قال: وکان اول من اسلم من الناس بعد خدیجة۔ قال: واخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم ثوبه فوضعه علی علی وفاطمة وحسن وحسین فقال: (انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا)۔ وقال: وشری علی نفسه فلبس ثوب النبی صلی الله علیه وسلم ثم نام مکانه، قال: وکان المشرکون یرمون رسول الله صلی الله علیه وسلم، فجاه ابوبکر وعلی نائم، قال: وابو بکر یحسبه انه نبی الله، قال: فقال له علی: ان نبی الله صلی الله علیه وسلم قد انطلق نحو بئر میمونة [3] فادرکه، قال: فانطلق ابوبکر فدخل معه الغار۔ قال: وجعل علی یرمی بالحجارة کما کان یرمی فی الله وهو یتضور [4] وقد لف رأسه

---

[1] فی روایة: فنفث

[2] اعلام النساء ۲: ۳۲۳، اسد الغابة ۵: ۴۹۰، الدر المنثور ۱: ۲۶۳ توفیت سنة ۳۶۔

[3] بئر میمونة: منسوبة الی میمون بن خالد بن عامر بن الحضرمی، حفرها باعلی مکة فی الجاهلیة وعندها قبر ابی جعفر المنصور، معجم البلدان ۱: ۴۳۶ ط ایران افست ۱۹۶۵۔

[4] التضور: التاوی والتقلب ظهر البطن

فی الثوب لا یخرجه حتی اصبح، ثم کشف عن راسه فقالوا: انك للئیم کان صاحبك نرهیه فلا یتضور وانت تتضور وقد استنکرنا ذلك۔ قال: وخرج بالناس فی غزوة تبوك، قال: فقال له علی: اخرج معك؟ فقال له نبی الله: لا، فبکی علی، فقال له اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی الا انك لست بنبی، انه لا ینبغی ان اذهب الا وانت خلیفتیی۔ وقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم: انت ولی کل مؤمن بعدی۔ [1] قال: وسد ابواب المسجد غیر باب علی، قال: فقال: فیدخل المسجد جنباً وهو طریقه لیس له طریق غیره۔ قال: وقال: من کنت مولاه فان مولاه علی قال: واخبرنا الله عزوجل فی القرآن انه قد رضی عن اصحاب الشجرة فعلم ما فی قلوبهم [2] فهل حدثنا انه سخط علیهم بعده۔ قال وقال: نبی الله صلی الله علیه وسلم لعمر حین قال: ایذن لی فاضرب عنقه ، قال: او کنت فاعلا وما یدریك لعل الله قد اطلع علی اهل بدر، فقال: اعملوا ما شئتم۔ [3]

---

[1] فی روایة ومؤمنة

[2] سورة الفتح ۴۸

[3] مسند احمد ۱۰ ۳۳۱، المستدرك ۳۰ ۱۳۲، الریاض النضرة ۲: ۳۰ ۲۰۲، ذخایر العقبی ۱۷ البدایة والنهایة ۷ ۳۳۷، مجمع الزوائد ۹۰ ۸۰ ۱۰، کفایة الطالب ۱۱۵، الاصابة ۲۰ ۹۰ ۵، الغدیر ۱ ۵۰۔

قولِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: علی علیہ السلام کبھی ناکام نہیں ہوں گے

حدیث

ہم نے میمون بن مثنی سے، اُس نے الوضاح سے یعنی ابوعوانہ سے، اُس نے ابوبلج بن ابی سلیم سے، اُس نے عمرو بن میمونہ سے، اُس نے کہا کہ مَیں حضرت عبداللہ ابن عباس کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ وہاں نو گروہ حاضر ہوئے اور انھوں نے کہا کہ اے ابن عباس! کیا آپ ہمارے ساتھ ان لوگوں میں بات کرنا پسند کرو گے یا خلوت پسند کرو گے؟ ابن عباس نے کہا کہ مَیں تمہارے ساتھ انھیں میں کھڑا ہونا پسند کروں گا۔ اس وقت آپ تندرست تھے اور یہ واقعہ ان کی بینائی ضائع ہونے سے پہلے کا ہے، آپ نے کہا۔ اپنی بات شروع کرو، پس ان لوگوں نے جو بات کی ہم نہیں جانتے کہ کیا بات تھی، پھر ایک شخص آیا اپنے کپڑے جھاڑتے ہوئے اُف تف کرنے لگا اور وہ لوگ ایسے شخص کے متعلق جھگڑا کرنے لگے جس کے فضائل تک کسی کو رسائی نہیں جس کیلئے رسول اللہؐ نے فرمایا ہے:

۱) ''مَیں ایسے شخص کو بھیجوں گا جو اللہ اور اُس کے رسولؐ کا محبوب ہے اور اللہ تعالیٰ اُسے کبھی ناکام نہیں کرے گا۔'' اس ارشاد کے بعد لوگ نظریں اُٹھا اُٹھا کر دیکھنے لگے تو آپؐ نے فرمایا! جس نے دیکھنا تھا دیکھا، پھر فرمایا! علیؑ کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ وہ آٹا پیس رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ کام کوئی اور نہیں کر سکتا تھا، جب وہ تشریف لائے ۔ان کی آنکھیں دُکھتی تھیں، پس ان کی آنکھوں میں لعابِ دھن لگایا علم کو تین بار لہرایا اور

حضرت علیؑ کے حوالے کیا، پس حضرت علیؑ صفیہ بنت حی کو لائے۔

۲) رسول اکرم نے حضرت ابو بکر کو سورہ توبہ دے کر بھیجا، پھر ان کے پیچھے حضرت علیؑ کو روانہ فرمایا تو حضرت علیؑ نے ان سے سورہ توبہ لے لی اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے صرف وہی شخص لے جا سکتا ہے جو مجھ سے ہو اور مَیں اُسی سے ہوں۔

۳) رسول اکرمؐ نے اپنے چچازاد بھائی کیلئے یہ فرمایا۔ جب آپ نے لوگوں سے سوال کیا تم میں وہ کون ہے جو دنیا و آخرت میں مجھ سے محبت کرتا ہے؟

حضرت علیؑ بھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے انھوں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی مَیں آپؐ سے دنیا و آخرت میں محبت کرتا ہوں۔

۴) اُس نے کہا کہ حضرت علیؑ خدیجۃ الکبریٰؑ کے بعد لوگوں میں سب سے پہلے اسلام لائے۔

۵) اُس نے کہا کہ رسول اللہؐ نے حضرت علیؑ، حضرت فاطمہ زہراؑ اور حسنین کریمینؑ کو ایک کپڑے میں ڈھانپ کر فرمایا کہ اے اہل بیت، اللہ تم سے یہ چاہتا ہے کہ ہر بُرائی تم سے دُور رکھے اور تمہیں پاک و پاکیزہ بنا دے جیسا پاک کرنے کا حق ہے۔

۶) اُس نے کہا کہ حضرت علیؑ نے اپنی جان کو بیچ دیا اور رسولؐ اللہ کی چادر اوڑھ لی اور آپ کی جگہ پر سو گئے اور مشرکینِ مکّہ آپ کو پتھر مارتے تھے۔ اس دوران حضرت ابو بکر تشریف لائے تو حضرت علیؑ سوئے ہوئے تھے، حضرت ابو بکر نے خیال کیا کہ حضرت رسولِؐ خدا سو رہے ہیں تو حضرت علیؑ نے انھیں بتا دیا کہ رسولِؐ خدا بئر میمونہ کی طرف تشریف لے گئے ہیں، آپ انھیں وہاں تلاش کریں۔ حضرت ابو بکر چلے گئے اور آپ ﷺ کیساتھ غار میں داخل ہو گئے۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت علیؑ پر کفار نے اس طرح پتھر برسانے شروع کر دیئے جس طرح رسولِ اکرمؐ پر برساتے تھے، حضرت علیؑ غضبناک ہو گئے، آپ نے سر پر کپڑا لپیٹا ہوا تھا

اسی صورت میں باہر نہ نکلے، حتیٰ کہ صبح ہوگئی، تو آپ نے سر سے کپڑا اُتار دیا، جب کفار نے حضرت علیؑ کو رسولؐ کے بستر پر دیکھا تو کہا کہ تو لئیم ہے (نعوذ باللہ) ہم تمہارے ساتھی کو پتھر مارتے تو وہ خاموش رہتے اور تم چلاتے ہو، ہم نے آپ کو عجیب پایا۔

۷) رسولؐ اللہ جب غزوہ تبوک کیلئے نکلے تو حضرت علیؑ نے پوچھا میں بھی آپ کیساتھ چلوں گا، تو اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: نہیں جب حضرت علیؑ نے سُنا تو رونے لگے۔ یہ دیکھ کر رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمھیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی مگر تم تک نبوت نہیں پہنچے گی، مگر تم میرے خلیفہ ہو۔

۸) رسولؐ اللہ نے فرمایا: اے علیؑ! تم میرے بعد تمام مومنوں کے مولا ہو۔

۹) راوی کہتا ہے کہ حضرت علیؑ کے دروازہ کے علاوہ باقی جتنے اصحاب کے دروازے مسجد نبوی میں کھلتے تھے، بند کر دیئے گئے۔

۱۰) راوی نے کہا کہ حضرت علیؑ حالتِ جنابت میں بھی مسجدِ نبویؐ میں تشریف لاتے تھے اور آپ کے گھر کا دروازہ صرف مسجدِ نبوی میں ہی کھلتا تھا، اس کے علاوہ کوئی دروازہ نہیں تھا۔

۱۱) رسول اللہؐ نے فرمایا: جس کا میں مولیٰ ہوں اُس کا علیؑ مولا ہے۔

۱۲) قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ بے شک ہم اصحاب الشجرہ پر راضی ہوئے، پس ہم جانتے ہیں جو ان کے قلوب میں ہے، کیا اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی ہے کہ اس فرمان کے بعد وہ ان پر ناراض ہے۔

جب حضرت عمر نے اہلِ مکہ کیلئے جاسوسی کرنے والے "بدری صحابی" کی گردن مارنے کی اجازت مانگی تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "تم یہ کام کرنے والے ہو، کیا تو یہ نہیں جانتا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اہلِ بدر کیلئے خبر دی ہے کہ "پس تم جو چاہو کرو۔"

قول النبی لعلی: انك مغفور لك

اخبرنا هارون بن عبدالله الحمال البغدادی، [1] قال: حدثنا محمد بن عبدالله الزبیری الاسدی، [2] قال: حدثنا علی بن صالح [3] عن ابی اسحاق، [4] عن عمرو بن مرة، [5] عن عبدالله ابن سلمة [6]، عن علی رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: الا اعلمك كلمات اذا قلتهن غفر لك مع انه مغفور لك، تقول: لا اله الا الله الحلیم الكریم، لا اله الا الله العلی العظیم، الحمد لله رب العالمین۔ [7]

---

[1] الحافظ ابو موسی المتوفی ۲٤۳۔ تهذیب التهذیب ۱۱: ۸، تذكرة الحفاظ ۲: ٤۷۸، تاریخ بغداد ۱٤: ۲۲، الجرح والتعدیل ٤ ق ۲: ۹۲۔

[2] الحافظ محمد بن عبدالله بن الزبیر بن عمر الزبیری مات ۲۰۲۔ تذكرة الحافظ ۱: ۳٥۷، تهذیب التهذیب ۹: ۲٥٤۔

[3] ابو محمد الهمدانی المتوفی ۱٥۱۔ تهذیب التهذیب ۷: ۳۳۲، خلاصة تهذیب الكمال ۱۳۲، شذرات الذهب ۱: ۲٦۳۔

[4] ابواسحاق السبیعی عمرو بن عبد الله۔ الكنی والاسماء ۱: ۱۰۰، تهذیب التهذیب ۸: ٦۳، میزان الاعتدال ۳: ۲۷۰، تقریب التهذیب ۲: ۷۳، رجال الصحیحین ۱: ۳٦٦۔ الجرح والتعدیل ۳ ق ۱: ۲٤۲، اللباب ۱: ٥۳۱۔

[5] ابوعبدالله عمروبن مرة بن عبدالله المرادی الكوفی توفی ۱۱٦۔ ۱۱۸۔ تهذیب التهذیب ۸: ۱۰۲، میزان الاعتدال ۳: ۲۸۸، تقریب التهذیب ۱: ٤٤۹، رجال الصحیحین ۱: ۳٦۹، شذرات الذهب ۱: ۱٥۲۔

[6] ابو العالیة المرادی الكوفی۔ تهذیب التهذیب ٥: ۲٤۱، تقریب التهذیب ۱: ٤۲۰، الكنی والاسماء ۲: ۲۰، رجال الطوسی: ٥۱، تجوید اسماء الصحابة ۱: ۳۳۹۔

[7] قاموس الرجال ٥: ٤۷۱

امام علی علیہ السلام کے لیے فرمانِ مغفرت

حدیث

ہم نے ہارون بن عبداللہ حمال بغدادی سے، اُس نے محمد بن عبداللہ زبیری اسدی سے، اُس نے علی بن صالح سے، اُس نے ابواسحاق سے، اُس نے عمرو بن مرہ سے، اُس نے عبداللہ بن سلمہ سے، اُس نے حضرت علیؑ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! مَیں تمہیں ان کلمات کی تعلیم نہ دوں کہ جب بھی تو انہیں پڑھے تو تیرے لئے مغفرت کا سامان ہو جائے، حالانکہ تم بخشے ہوئے ہو، پھر آپ نے وہ کلمات بتائے:۔

لا اله الا اللّٰه الحليم الكريم   لا اله الا اللّٰه العلىّ العظيم

الحمد لِلّٰه ربِّ العالمین

الاختلاف علی ابی اسحاق فی هذا الحدیث

اخبرنا احمد بن عثمان بن حکیم الکوفی،[1] قال: حدثنا خالد [2]، قال: اخبرنا علی بن صالح، عن ابی اسحاق الهمدانی، عن عمرو بن مرة، عن عبدالله بن سلمة، عن علی رضی الله عنه: ان النبی صلی الله علیه وسلم قال: یا علی الا اعلمك کلمات الفرج: لا اله الا الله العلی العظیم، سبحان الله رب السماوات السبع ورب العرش العظیم، الحمد لله رب العالمین۔

اخبرنا صفوان بن عمرو الحمصی،[3] قال: حدثنا احمد بن خالد،[4] قال: اخبرنا اسرائیل،[5] عن ابی اسحاق، عن عبدالرحمان ابن ابی لیلی، عن علی رضی الله عنه قال: کلمات الفرج۔

---

[1] ابوعبدالله الکوفی المتوفی ۲٦۱، تہذیب التہذیب ۱: ٦۱، تقریب التہذیب ۱: ۲۱، رجال الصحیحین ۱: ۷، الجرح والتعدیل ۱ق۱: ٦۳۔

[2] خالد بن مخلد البجلی القطوانی الکوفی مات ۲۱۳۔ رجال الصحیحین ۱: ۱۲۱، تقریب التہذیب ۱: ۲۱۸، میزان الاعتدال ۱: ٦٤۔

[3] تہذیب التہذیب ٤: ٤۲۸، رجال الصحیحین ۱: ۲۲٤، تقریب التہذیب ۱: ۳٦۸۔

[4] احمد بن خالد بن موسی الوهبی الکندی المتوفی ۲۱٤۔ تہذیب التہذیب ۱: ۲٦، تقریب التہذیب ۱: ۱٤، الجرح والتعدیل ۱ق۱: ٤۹۔

[5] ابویوسف اسرائیل بن یونس بن ابی اسحاق الکوفی مات ۱٦۰/۱٦۲/۱٦۱۔ تہذیب التہذیب ۱: ۲٦۱، میزان الاعتدال ۱: ۲۰۸، رجال الصحیحین ۱: ٤۲، الجرح والتعدیل ۱ق۱: ۳۳۔

اخبرنا احمد بن عثمان بن حکیم، قال: حدثنا ابو غسان [1] قال: اخبرنا اسرائیل، عن ابی اسحاق، عن عبدالرحمان بن ابی لیلی عن علی، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ۔ یعنی نحو حدیث خالد۔

اخبرنا علی محمدبن علی المصیصی، [2] قال: اخبرنا خلف ابن تمیم [3] قال: اخبرنا اسرائیل، قال: حدثنا ابو اسحاق، عن عبدالرحمن بن ابی لیلی، عن علی رضی اللہ عنہ قال: قال النبی ﷺ: الا اعلمک کلمات اذا قلتهن غفرلك علی انه مغفور لك، لا اله الا الله العلی العظیم، لا اله الا الله الحلیم الکریم، سبحان رب العرش العظیم، الحمد لله رب العالمین۔

اخبرنا الحسین بن حارث، [4] قال: اخبرنا الفضل بن موسی، [5] عن الحسین بن واقد، [6] عن ابی اسحاق، عن الحرث [7]، عن علی

---

[1] تہذیب التہذیب ۱: ۱۹۸۔

[2] القاضی تہذیب التہذیب ۷: ۳۸، تقریب التہذیب ۲: ۴۴۔

[3] ابوعبدالرحمن خلف بن تمیم بن ابی عتاب مالك التمیمی الکوفی المتوفی ۲۰۶/۲۱۳ تہذیب التہذیب ۳: ۱۴۸، خلاصة تہذیب الکمال: ۹۰، تقریب التہذیب ۱: ۲۲۴۔

[4] ابوالقاسم الحسین بن الحارث الکوفی الجدلی تہذیب التہذیب ۲: ۳۳۳ تقریب التہذیب ۱: ۱۷۴۔

[5] الحافظ ابوعبداللہ فضل بن موسی السینانی مات ۱۹۱ تہذیب التہذیب ۸: ۲۸۶، تذکرة الحفاظ ۱: ۲۹۶، رجال الصحیحین ۲: ۴۱۱، میزان الاعتدال ۳: ۳۶۰، شذرات الذهب ۱: ۳۲۹۔

[6] ابوعبداللہ الحسین بن واقد المروزی القاضی المتوفی ۱۵۹/۱۵۷ تہذیب التہذیب ۲: ۳۷۳، الجرح والتعدیل ۱ ق ۲: ۶۶، رجال الصحیحین ۱: ۸۸۔

[7] رجال العلامة: ۵۴۔

کرم الله وجهه قال: قال النبی صلی الله علیه وسلم: الا اعلمك دعاء اذا دعوت به غفرلك وان کنت مغفوراً لك، قلت: بلی۔ قال: لا اله الا الله العلی العظیم، لا اله الا الله الحلیم الکریم، لا اله الا الله، سبحان الله رب العرش العظیم۔

قال ابواسحاق: لم یسمع من الحرث الا اربعة احادیث لیس ذا منها وانما اخرجناه لخالفة الحسین بنوواقد الاسرائیلی، ولعلی بن صالح والحرث الاعور، لیس بذلك فی الحدیث عاصم بن ضمزة اصلح منه۔

ابواسحاق کا اس حدیث میں اختلاف

حدیث

ہم نے احمد بن عثمان بن حکم کوفی سے، اُس نے خالد سے، اُس نے علی بن صالح سے، اُس نے ابواسحاق ہمدانی سے، اُس نے عمرو بن مرہ سے، اُس نے عبداللہ بن سلمٰی سے، اُس نے حضرت علیؑ سے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: اے علیؑ کیا! میں تمہیں کلمات فرج کی تعلیم نہ دے دوں جن کے ذریعے تمہارے غم غلط ہو جائیں، پھر آپ نے یہ کلمات فرمائے:

لا اله الا الله العلی العظیم

سبحان الله رب السموات السبع ورب العرش العظیم

الحمد لله رب العالمین

حدیث

ہم نے صفوان بن عمرو حمصی سے، اُس نے احمد بن خالد سے، اُس نے اسرائیل

سے، اُس نے ابواسحاق سے، اُس نے عبدالرحمان ابن ابی لیلیٰ سے، اُس نے حضرت علیؑ سے، آپ نے فرمایا کہ رسولؐ خدا نے مجھے کلماتِ فرج کی تعلیم دی۔

حدیث

ہم نے احمد بن عثمان بن حکیم سے، اُس نے ابوغسان سے، اُس نے اسرائیل سے، اُس نے ابواسحاق سے، اُس نے ابوعبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سے، اُس نے حضرت علیؑ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یعنی وہی حدیث خالد ہے۔

حدیث

ہم نے علی محمد بن علی مصیصی سے، اُس نے خلف بن تمیم سے، اُس نے اسرائیل سے، اُس نے ابواسحاق سے، اُس نے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سے، اُس نے حضرت علیؑ سے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا: کیا مَیں تمھیں ان کلمات کی تعلیم نہ دوں جب تو ان کو پڑھے تو تیرے لئے مغفرت ہو جائے، حالانکہ تو مغفور ہے۔ اور وہ کلمات یہ ہیں۔

لا اله الا اللّٰه الحلیم الکریم سبحان الله ربّ العرش العظیم

الحمد للّٰه ربّ العالمین

حدیث

ہم نے حسین بن حارث سے، اُس نے فضل بن موسیٰ سے، اُس نے حسین بن واقد سے، اُس نے ابواسحاق سے، اُس نے حرث سے، اُس نے حضرت علی کرم اللّٰہ وجہہٗ سے، آپؑ کو نبی کریمؐ نے فرمایا: کیا مَیں تمھیں ایک ایسی دعا نہ بتاؤں کہ جب تو وہ دعا مانگے تو تیرے لئے مغفرت ہو جائے، حالانکہ تو بخشا ہوا ہے، حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ مَیں نے عرض: کی فرمایئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

لا الہ الا اللّٰہ العلیّ العظیم　　لا الہ ال اللہ الحلیم الکریم

لا الہ الا اللّٰہ سبحان اللّٰہ ربّ العرش العظیم

ابواسحاق کہتے ہیں کہ حرث سے صرف چار احادیث سُنی گئی ہیں اور یہ حدیث ان میں سے نہیں ہے، مَیں نے اُسے حسین بن واقد اسرائیلی، علی بن صالح اور حرث الاعور کی مخالفت میں بیان کیا ہے اور یہ عاصم بن ضمرہ کی روایت نہیں ہے، حالانکہ وہ اس سے بہت زیادہ صالح ہے۔

❀ ❀ ❀

قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم:

قد امتحن الله قلب علی لایمان

اخبرنا ابوجعفر محمد بن عبدالله بن المبارك المخزومی، قال: حدثنا الاسود بن عامر، (1) قال: اخبرنا شريك، (2) عن منصور، (3) عن ربعی، (4) عن علی، قال: جاء النبیﷺ اناس من قريش، فقالوا: يا محمد، انا جيرانك وحلفاؤك وان من عبيدنا قد اتوك ليس بهم رغبة فی الدين ولا رغبة فی الفقه، انما فروا من ضياعنا واموالنا فاردوهم الينا، فقال لابی بكر: ما تقول؟ فقال: صدقوا انهم لجيرانك وحلفاوك۔ فتغير وجه النبی صلی الله عليه وسلم ثم قال لعمر: ما تقول؟ قال: صدقوا لهم لجيرانك وحلفاؤك۔

---

(1) الحافظ ابوعبدالرحمن الشامی البغدادی مات ۲۰۸. تهذيب التهذيب ۱: ۳٤۰، رجال الصحيحين ۱: ۳۸، تذكرة الحفاظ ۱: ۳٦۹، تاريخ بغداد ۳٤۷.

(2) القاضی ابوعبدالله شريك بن عبدالله بن ابی شريك النخعی المتوفی ۱۸۸. تهذيب التهذيب ٤: ۳۳۳، شذرات الذهب ۱: ۲۸۷، ميزان الاعتدال ۲: ۲۷ الجرح والتعديل ۲ق۱: ۳٦٥.

(3) منصور بن مزاحم بن بشير التركی ابوعرالبغدادی الكاتب مات ۱۳٥. تهذيب التهذيب ۱۰: ۳۱۱، خلاصة تهذيب الكمال: ۳۳۲، تاريخ بغداد ۱۳: ۸۰ وفيه: منصور بن ابی مزاحم ابونصر، رجال الصحيحين ۲: ٤۹۷.

(4) ابومريم ربعی بن حراش بن جحش الكوفی مات ۱۰٤. تهذيب التهذيب ۳: ۲۳٦، رجال الصحيحين ۱: ۱٤۰، تنقيح المقال ۱: ۲٤۳، تجريد اسماء الصحابة ۱: ۱۸۸، اسد الغابة ۲: ۱٦۲.

فتغیر وجه النبی صلی الله علیه وسلم، ثم قال: یا معشر قریش۔ والله لیبعثن الله علیکم رجلًا منکم امتحن الله قلبه للایمان فیضربکم علی الدین اویضرب بعضکم قال ابوبکر: انا هو یا رسول الله؟ قال: لا قال عمر: انا هو یا رسول الله؟ قال: لا، ولکن ذلك الذی یخصف النعل۔ وقد کان اعطی علیا نعلا یخصفها۔ [1]

اللہ تعالیٰ نے علیؑ کے دل کا امتحان لے لیا ہے

حدیث

ہم نے ابو جعفر محمد بن عبداللہ بن مبارک مخزومی سے، اُس نے اسود بن عامر سے، اُس نے شریک سے، اُس نے منصور سے، اُس نے ربعی سے، اُس نے حضرت علیؑ سے، آپؑ نے فرمایا کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں قریش کے کچھ لوگ آئے اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم آپ کے ہمسائے اور حلیف ہیں، ہمارے کچھ غلام آپ ؐ کے پاس آئے ہیں حالانکہ انھیں دین اور فقہ سے کچھ رغبت نہیں بلکہ وہ ہمارے نقصان اور خسارے کی وجہ سے فرار ہوکر آپؐ کے پاس آئے ہیں وہ ہمیں واپس کر دیجئے۔

رسول اکرمؐ نے حضرت ابوبکر سے پوچھا کہ ان کے متعلق تم کیا کہتے ہو؟ حضرت ابوبکر نے جواب میں کہا وہ سچ کہتے ہیں، وہ آپؐ کے ہمسائے اور حلیف ہیں، جب رسول اللہ ﷺ نے یہ سُنا تو آپؐ کے چہرہ اقدس پر جلال برسنے لگا۔ پھر آپؐ نے یہ سوال حضرت عمر سے کیا تو انھوں نے بھی یہی جواب دیا کہ وہ آپؐ کے ہمسائے اور حلیف

[1] تذکرة خواص الامة ۱٤۰، المستدرك ۲: ۱۳۷، کنزالاعمال ۳۹٦٦، شرح معانی الآثار ۲: ٤۰۸۲، مناقب ابن شهر اشوب ۳: ٤٤۳۔

ہیں، تو آپؐ کے چہرہ انور پر غضب کے آثار نمودار ہوئے، آپؐ نے فرمایا: اے گروہ قریش! مَیں تم میں سے تمھاری طرف ایک ایسے مرد کو بھیجوں گا جس کے دل کا اللہ نے امتحان لے لیا ہے، وہ دینِ خداوندی کی بنیاد پر تم سے جنگ کرے گا اور تم سے بعض کو مارے گا، تو اُس وقت حضرت ابوبکر نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا وہ میں ہوں؟ حضور انورؐ نے فرمایا: نہیں، پھر حضرت عمر نے پوچھا کیا وہ مَیں ہوں؟ تو آپؐ نے فرمایا نہیں، بلکہ وہ شخص ہے جو جوتا مرمت کر رہا ہے اور اس وقت حضرت علیؑ رسول اکرم ﷺ کی نعلینِ مبارک کی مرمت کر رہے تھے۔

قوله صلى الله عليه و آله و سلم

لعلى رضى الله عنه: قلبك

اخبرنا ابوجعفر، عن عمرو بن البصرى، [1] قال: حدثنا عمرو بن مرة، عن ابى البخترى، عن على قال: بعثنى رسول الله صلىالله عليه وسلم الى اليمن وانا شاب حديث السن، قال: فقلت: يا رسول الله تبعثنى الى قوم يكون بينهم احداث وانا شاب حديث السن، قال: ان الله سيهدى قلبك ويثبت لسانك۔ قال: ما شككت فى حديث افضى بين اثنين۔ [2]

اے علی علیہ السلام! خدا تیرے دل کی راہنمائی فرمائے گا

حدیث

ہم نے ابوجعفر سے، اُس نے عمرو بن بصری سے، اُس نے عمر بن مرہ سے، اُس نے ابوالبختری سے، اُس نے حضرت علیؑ سے، انھوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہؐ مجھے یمن کی طرف بھیج رہے تھے تو اُس وقت مَیں جوان تھا، تو مَیں نے بارگاہِ رسالتؐ میں عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپؐ مجھے ایک قوم کی طرف ان کے فیصلے کرنے کیلئے بھیج رہے ہیں، حالانکہ اس کام میں میں ابھی پختہ نہیں ہوا ہوں۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمھارے دل کی راہنمائی کرے گا اور تمہاری زبان کو پُر اثر بنائے گا۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ پیغمبرؐ کے اس فرمان کے بعد فیصلہ کرنے میں مجھے کبھی کوئی تردد نہیں ہوا۔

---

[1] ابويحيى عمرو بن ميمون الاودى الكوفى البصرى مات ٧٥/٧٤. تهذيب التهذيب ٨: ١٠٩۔

[2] الطبقات الكبرى ٢: ٣٣٧، فتح الملك العلى: ٥٢، تاريخ بغداد ١٢: ٤٤٤، سيرة الخلفاء ١١٥، نظم دور السمطين ص١٢٧، المناقب للخوارزمى ٤١ وفيه: ما شككت بعد ذلك فى قضاه بين اثنين۔

اختلاف الناقلین بهذا الخبر

اخبرنا علی بن الحسین المروزی (1) قال: اخبرنا عیسی بن الاعمش، (2) عن عمرو بن مرة، عن ابی البختری (3) عن علی رضی الله عنه قال: بعثنی رسول الله صلی الله علیه وسلم الی الیمن، فقلت: انك تبعثنی الی قوم اسن منی فکیف القضاء، عنهم، فقال: ان الله سیهدی قلبك ویثبت لسانك۔ قال لی: فما شککت فی حکومة بعد۔ (4)

اخبرنا محمد بن المثنی، (5) قال: حدثنا ابو معاویة (6) قال: حدثنا الاعمش (7) عن عمرو بن مرة، عن ابی البختری عن علی رضی الله عنه

---

(1) توفی سنة ٢١٦/٢١١/٢١٠۔ تهذیب التهذیب ٧: ٣٠٨، میزان الاعتدال ٣: ١٢٣، خلاصة تهذیب الکمال: ١٣١۔

(2) لم أجد له ذکراً بهذا الاسم فی کتب الرجال واظنه تصحیف۔

(3) ابوالبحتری سعید بن فیروز الطالی الکوفی قتل ٨٣، تهذیب التهذیب ٤: ٧٢، رجال الصحیحین ١: ١٦٧، خلاصة تهذیب الکمال: ١٢٠، الکنی والاسماء ١: ١٢٥، تقریب التهذیب ١: ٣٠٢۔

(4) حلیلة الاولیاء ٤: ٣٨١، تاریخ بغداد ١٢: ٤٤٣، اسد الغابة ٤: ٢٢۔

(5) ابو موسی الحافظ البصری المعروف بالزمن۔

(6) الحافظ محمد بن حازم التیمیمی السعدی الضریر الکوفی المتوفی ١١٤/١١٣۔تهذیب التهذیب ٩: ١٣٧، رجال الصحیحین ٢: ٤٣٧، تذکرة الحفاظ ١: ٢٩٤، الجرح والتعدیل ٣ ق ٢: ٢٤٦۔

(7) سفیان بن سعید بن مسروق الثوری الکوفی تهذیب الهتذیب ٤: ١١١۔

قال: بعثنی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم الی اهل الیمن لاقضی بینهم، فقالت: یا رسول الله لا علم لی بالقضاء، فضرب بیده علی صدری، وقال: اللهم اهد قلبه وسدد لسانه۔ فما شککت فی قضاء بین اثنین حین جلست فی مجلسی۔ [1]

قال ابو عبدالرحمان النسائی: هذا حدیث سمعته من عمرو بن مرة عن ابی البختری قال: اخبرنی من سمع علیاً رضی الله عنه، قال: ابوعبدالرحمان ابوالبختری: لم یسمع من علی شیئاً۔

اخبرنا احمد بن سلیمان الرهاوی، قال: حدثنا یحیی آدم [2] قال: حدثنا شریك، عن سماك بن حرب، [3] عن حنش بن المعتمر، [4] عن علی رضی الله عنه قال: بعثنی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم الی الیمن وانا شاب فقلت: یا رسول الله تبعثنی وانا شاب الی قوم ذوی اسنسان اقضی بینهم ولا علم لی بالقضاء فوضع یده علی صدری، ثم قال: ان الله سیهدی قلبك ویثبت لسانك، یا علی اذا اجلس الیك الخصمان فلا تقض بینهما حتی تسمع من الآخر کما سمعت من الاوّل، فانك اذا فعلت ذلك تبدی لك القضاء۔ قال علی رضی الله عنه: فما اشکل علی قضاء بعد ذلك۔ [5]

---

[1] الطبقات الکبری ۲: ۳۳۷، کنزالعمال ٦: ۱٥۸، الریاض النضرة ۲: ۱۹۸

[2] ابوزکریا یحیی بن آدم بن سلیمان الاموی مات ۲۰۳. تهذیب التهذیب ۱۱: ۱۷٥، رجال الصحیحین ۲: ٥٥۷۔

[3] ابوالمغیرة سماك بن حرب بن اوس بن خالد المتوفی ۱۲۳ تهذیب التهذیب ٤: ۲۳۲، میزان الاعتدال ۲: ۲۳۲۔

[4] ابوالمعتمر حنش ویقال ابن ربیعة الکنانی تهذیب التهذیب ۳: ٥۸، میزان الاعتدال ۱/ ٦۱۹

[5] الطبقات الکبری ۲: ۳۳۷، تذکرة الخواص ٤٤

محدثین کے اختلاف کا بیان

حدیث

ہم نے علی بن حسین مروزی سے، اُس نے عیسیٰ بن اعمش سے، اُس نے عمرو بن مرہ سے، اُس نے ابوالبختری سے، اُس نے کہا کہ حضرت علیؑ نے فرمایا: جب رسولؐ اللہ نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تو میں نے بارگاہِ نبوت میں عرض کی۔ آپؐ مجھے ایک قوم کی طرف بھیج رہے ہیں، جو مجھ سے تجربہ میں زیادہ ہیں اور میں جوان ہوں، میں ان کے درمیان کیسے فیصلے کروں گا؟ حضور پُرنورؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کے دل کی راہنمائی فرمائے گا اور تمھاری زبان کو ثابت رکھے گا۔

ابوالبختری کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے مجھے فرمایا "اس کے بعد فیصلہ کرتے وقت مجھے کبھی کوئی تردد نہیں ہوا۔"

حدیث

ہم نے محمد بن مثنیٰ سے، اُس نے ابومعاویہ سے، اُس نے اعمش سے، اُس نے عمرو بن مُرہ سے، اُس نے ابوالبختری سے، اُس نے حضرت علیؑ سے سُنا، آپؑ نے فرمایا: جب رسول اکرم ﷺ نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تا کہ میں ان کے فیصلے کروں، میں نے آپؐ کی خدمت میں عرض کی، یارسول اللہ ﷺ میں فیصلہ کرنا نہیں جانتا، تو آپؐ نے میرے سینہ پر دستِ نبوتؐ سے تھپکی دی اور فرمایا اے اللہ! اس کے دل کو نورِ ہدایت سے بھر

دے اور اس کی زبان پر سچ جاری فرما۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ اسی دعا کے بعد دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ سناتے وقت جب وہ میری مجلس میں ہوں کبھی تردد نہیں ہوا۔

حدیث

ابو عبدالرحمٰن نسائی کہتے ہیں کہ یہ حدیث میں نے عمرو بن مرہ سے، ابوالبختری کے حوالے سے سنی ہے اور کہا کہ مجھے وہ خبر دی ہے جو حضرت علیؑ سے سُنی گئی۔ ابو عبدالرحمٰن کہتا ہے کہ ابوالبختری نے حضرت علیؑ سے کوئی چیز نہیں سُنی۔

حدیث

ہم نے احمد بن سلیمان رہاوی سے، اُس نے یحییٰ آدم سے، اُس نے شریک سے، اُس نے سماک بن حرب سے، اُس نے حنش بن معتمر سے، اُس نے حضرت علیؑ سے، آپؑ نے فرمایا: مجھے رسولؐ نے جب یمن کی طرف بھیجا تو مَیں بالکل نوجوان تھا، تو بارگاہِ رسالتؐ میں عرض کی، آپؐ مجھے ایک تجربہ کار قوم کی طرف بھیج رہے ہیں کہ مَیں ان کے درمیان فیصلے کروں اور مجھے اس میدان کا تجربہ نہیں ہے، پس رسول اللہ ﷺ نے میرے سینہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: اللہ تمہارے دل کی راہنمائی فرمائے گا اور تمہاری زبان کو ثبات عطا کرے گا، ساتھ یہ بھی فرمایا: اے علیؑ! جب تک تم پہلے شخص کی طرح دوسرے شخص کی بات نہ سُن لو، ان کے درمیان فیصلہ نہ کرنا، جب طرفین کے بیانات سن لو گے تو فیصلہ تم پر واضح ہو جائے گا، حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد مجھے فیصلہ کرنے میں کبھی کوئی مشکل پیش نہیں آئی۔

الاختلاف عن ابی اسحاق فی هذا الحدیث

اخبرنا احمد بن سلیمان، قال: حدثنا یحیی بن آدم، قال: حدثنا اسرائیل بن ابی اسحاق، عن حارثة بن مضرب، [1] عن علی رضی الله عنه قال: بعثنی رسول الله صلی الله علیه وسلم الی الیمن فقلت: انك تبعثنی الی قوم أسن امن منی لأقضی بینهم، فقال: ان الله یهدی قلبك ویثبت لسانك۔ [2]

اخبرنا شبیب، [3] عن ابی اسحاق، عن عمرو بن حبشی [4] عن علی کرم الله وجهه، واخبرنی ابوعبدالرحمان زکریا بن یحیی، قال: حدثنا محمد بن العلاء، قال: حدثنا معاویة بن هشام، عن شیبان عن ابی اسحاق، عن عمرو بن حبشی، عن علی کرم الله وجهه قال: بعثنی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم الی الیمن فقلت: یا رسول الله انك تبعثنی الی شیوخ [5] ذوی اسنان وانی اخاف أن لا اصلیب؟ فقال: ان الله سیثبت لسانك ویهدی قلبك [6]۔

---

[1] العبدی الکوفی تهذیب التهذیب ۲: ۱٦٦، میزان الاعتدال ۱: ٤٤٦.

[2] الطبقات الکبری ۲: ۳۳۷، مسند احمد ۱: ۸۳، ۸۸، ۱۱۱، ۱۳٦، ۱٤۹.

[3] شیب بن سعید التیمیمی الحبطی المتوفی ۱۸٦. تهذیب التهذیب ٤: ۳۰٦، میزان الاعتدال ۱: ۲٦۲، خلاصة تهذیب الکمال ۱۳۸.

[4] عمرو بن حبشی الزبیدی الکوفی تهذیب التهذیب ۷: ۱٦، میزان الاعتدال ۳: ۲۵۲، وفیه: عمرو بن حریش، تقریبا لتهذیب ۲: ٦۷.

[5] فی نسخة الی قوم

[6] الطبقات الکبری ۲: ۳۳۷.

ابو اسحاق کا اختلاف

حدیث

ہم نے احمد بن سلیمان سے، اُس نے یحیٰی بن آدم سے، اُس نے اسرائیل بن ابی اسحاق سے، اُس نے حارثہ بن مضرب سے، اُس نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے، آپ نے فرمایا جب رسول اللہؐ نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تو مَیں نے عرض کیا: آپؐ مجھے اس قوم کے درمیان فیصلہ کرنے کیلئے بھیج رہے ہیں جو مجھ سے بہت زیادہ تجربہ کار ہے، تو آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمھارے دل کی راہنمائی فرمائے گا اور تمھاری زبان کو ثبات عطا فرمائے گا۔

حدیث

ہم نے شعیب سے، اُس نے ابو اسحاق سے، اُس نے عمرو بن حبشی سے، اُس نے حضرت علی کَرَّمَ اللہُ وَجھَہُ، سے اور مجھے ابو عبدالرحمان بن زکریا بن یحیٰی نے بتایا، اُس نے محمد بن علاء سے، اُس نے معاویہ بن ھشام سے، اُس نے شیبان سے، اُس نے ابو اسحاق سے، اُس نے عمرو بن حبشی سے، اُس نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے، آپ نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے جب مجھے یمن کی طرف بھیجا تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! آپؐ مجھے عمر رسیدہ اور تجربہ کار لوگوں کی طرف بھیج رہے ہیں اور مجھے خوف ہے کہ میرا کوئی فیصلہ حق سے دُور نہ ہو، آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمھاری زبان کو ثابت رکھے گا اور تمہارے دل کی راہنمائی فرمائے گا۔

قول النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم:

امرت بسد هذه الابواب غير باب علی علیہ السلام

اخبرنا محمد بن بشار بن بندار البصری، قال: حدثنا محمد ابن جعفر، قال: حدثنا عوف، عن میمون ابی عبدالله، عن زید ابن جعفر، قال: حدثنا عوف، عن میمون ابی عبدالله، عن زید ابن ارقم[1] قال: كان لنفر من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ابواب شارعة في المسجد، قال: فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوماً: سدوا هذه الا بواب الا باب علی، فتكم فی ذلك الناس، فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم، فحمد الله واثنى عليه ثم قال: اما بعد فانی امرت بسد هذه الابواب غير باب علی۔ وقال فيه قائلكم، والله ما سددته ولا فتحته ولكنی امرت فاتبعته۔ [2]

---

[1] ابو عامر زید بن ارقم بن قیس بن النعمان الانصاری الخزرجی المتوفی ٦٨۔ تہذیب التہذیب ٣: ٣٦٤، تہذیب الاسماء ١: ١٩٩، الاستیعاب ٢: ٥٣٥۔

[2] الغدیر ٣: ٢٠٢، مسند احمد ٤: ٣٦٩، المستدرک ٣: ١٢٥، القول المسدد: ١٧، کفایة الطالب ٨٨، فتح الباری ٧: ١٢، عمدة القاری ٧: ٥٩٢ فالحدیث بنص الحفاظ صحیح رجاله ثقات، تذکرة الخواص: ٤١۔

امام علی علیہ السلام کے دروازے کے سوا سب دروازے بند

حدیث

ہم نے محمد بن بشار بن بندار بصری سے، اُس نے محمد بن جعفر سے، اُس نے عوف سے، اُس نے میمون ابی عبداللہ سے، اُس نے زید ابن ارقم سے، اُس نے کہا کہ بعض صحابہ کرام کے دروازے مسجد نبویؐ میں کھلتے تھے تو رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت علیؑ کے گھر کے دروازہ کے علاوہ تمام دروازے بند کر دیئے جائیں۔ اس بات پر لوگوں میں کئی باتیں ہونے لگیں تو رسول ﷺ نے کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ مَیں نے تمہیں حضرت علیؑ کے دروازہ کے باقی تمام دروازے بند کرنے کا حکم دیا ہے اور تم میں سے کچھ لوگوں نے اس پر کچھ کہا ہے، خدا کی قسم مَیں نے دروازے کھولے ہیں اور نہ ہی مَیں نے بند کئے ہیں، مَیں نے اس کی اتباع کی ہے جو مجھے حکم دیا گیا ہے۔

قوله صلى الله عليه و آله وسلم:

ما أدخلته وأخرجتكم بل الله أدخله وأخرجكم

اخبرنا علی بن محمد بن سليمان، [1] عن ابن عتيبة [2]، عن عمرو بن دينار، [3] عن ابی جعفر محمد بن علی، [4] عن ابراهيم ابن سعد بن ابی وقاص، [5] عن ابيه ولم يقل مرة عن ابيه قال: كنا عند النبی صلى الله عليه و آله وسلم وعنده قوم جلوس فدخل علی كرم الله وجهه، فلما دخل خرجوا، فلماخرجوا تلاوموا فقالوا: والله ما اخرجنا اذا ادخله، فرجعوا فدخلوا، فقال: والله ما انا ادخلته واخرجتكم بل الله ادخله واخرجكم۔ قال ابوعبدالرحمان: هذا اولیٰ بالصواب۔ [6]

---

[1] الصحيح: علی بن محمد بن اسحاق بن شداد المتوفی ٢٣٣، تهذيب التهذيب ٧: ٣٧٨۔

[2] الصحيح: ابن عيينة، وهو الحافظ ابو محمد سفيان بن عينة بن عمران الهلالی الكوفی مات ١٩٨، تهذيب التهذيب ٤: ١١٧، رجال الصحيحين ١: ١٩٥ تذكرة الحفاظ ١: ٢٦٢۔

[3] ابو محمد عمرو بن دينار المكیالارم الجمح المتوفی ١٢٦۔ تهذيب التهذيب ٧: ٢٨، ميزان الاعتدال ٣: ٢٥٩، رجال الصحيحين ٣ق ١: ٢٣١، خلاصة تهذيب الكمال: ٢٤٤، تقريب التهذيب ٢: ٦٩۔

[4] الامام الباقر محمد بن علی بن الحسين بن علی بن ابی طالب ع۔ المتوفی ١١٨، تهذيب التهذيب ٩: ٣٥، مناقب ابن شهر اشوب ٤: ١٧٨ ط ايران۔

[5] تهذيب التهذيب ١: ١٢٣، رجال الصحيحين ٢: ١٥، الجرح والتعديل ١ق١: ١٠١، قاموس الرجال ١: ١٣٤۔

[6] الغدير ٣: ٢٠٧ باسناد آخر عنه، المناقب لابن شهر اشوب ٢: ١٩١۔

اخبرنا احمد بن یحیی الکوفی، (1) قال: اخبرنا علی وهو ابن قادم، (2) قال: اخبرنا اسرائیل، عن عبدالله بن شریك، عن الحرث بن مالك، (3) قال: اتیت مكة فلقیت سعد بن ابی وقاص فقلت له: هل سمعت لعلی منقبة؟ قال: كنا مع رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فی المسجد فنودی فینا لسده لیخرج من فی المسجد الا آل رسول الله صلی الله علیه وسلم۔ قال: فخرجنا، فلما اصبح اتاه عمه فقال: یا رسول الله اخرجت اصحابك واعمامك واسكنت هذا الغلام۔ فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ما انا امرت باخراجكم ولا باسكان هذا الغلام ان الله هو امر به۔ (4) قال فطر: (5) عن عبدالله بن شریك عن عبدالله بن ارقم، عن سعد ان العباس اتی النبی صلی الله علیه وآله وسلم فقال: سددت ابوابنا الا باب علی۔ فقال: ما انا فتحها ولا انا سددتها۔ (6)

اخبرنا ذكریا بن یحیی السجستانی، قال: حدثنا عبدالله بن عمر، قال: اخبرنا محمد بن وهب بن ابی كریمة الحرانی، قال: اخبرنا مسكین (7)

---

(1) ابو جعفر الکوفی المتوفی ٢٦٤۔ تہذیب التہذیب ١: ٨٩۔
(2) ابوالحسن الخزاعی الکوفی مات ٢١٢۔ تہذیب التہذیب ٣٧٤٧۔ الجرح والتعدیل ٣ ق ١: ٢٠١۔
(3) الصحیح: الحارث بن مالك۔ تہذیب التہذیب ٢: ١٥٦۔
(4) الغدیر ج٣: ٢٠٧۔
(5) فطر بن خلیفة القرشی المخزومی المتوفی ١٥٣، تہذیب التہذیب ٨: ٣٠٠ رجال الصحیحین ٢: ٤١٦
(6) الغدیر ٢: ٢٠٧ باسانید قویة۔
(7) ابو عبدالرحمن مسكین بن بكیر الحرانی الحذاء۔ تہذیب التہذیب ١٠: ١٢٠، خلاصة تہذیب الكمال: ٣٤٠، میزان الاعتدال ٤: ١٠١۔

قال: حدثنا شعبة عن ابی ملیح عن عمرو بن میمون، عن ابن عباس [1] قال: امر رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بابواب المسجد فسدت الا باب علی رضی اله عنه [2]

اخبرنا محمد بن المثنی، قال: حدثنا یحیی بن معاذ، قال: حدثنا ابو وضاح قال: اخبرنا یحیی، حدثنا عمرو بن میمون، قال: قال ابن عباس: وسد ابواب المسجد غیر باب علی رضی الله عنه، فکان یدخل المسجد وهو جنب وهو طریقه لیس له طریق غیره۔ [3]

---

[1] عبدالله بن العباس بن عبدالمطلب المتوفی ٦٨ کان من شیعة علی ع واصحابه و خواصه، ذهب بصره من بکائه علی علی ع، وقال بعد ما ذهب بصره:

ان یذهب الله من عینی نورهما ففی لسانی وقلبی منهما نور
قلبی ذکی وذهنی غیر ذی وکل وفی صارم کا السیف مشهور

الغدیر ۱: ٤۹، جامع الراواة ۱: ٤۹٤، رجال الکشی: ٥۲، تاسیس الشیعة: ۳۲۲، اعیان الشیعة ٤۱۔ ۳٥، شذرات ۱: ۷٥، اخبار شعراء الشیعة: ۳۰۔

[2] صحیح الترمذی ۲: ۳۰۱، حلیة اولیاء ٤: ۱٥۳، فضائل الخمسة ۲: ۱٥۲، الریاض النضرة ۲: ۱۹۲۔ الغدیر ۳: ۲۰٤، السیرة الحلبیة ۳: ۳۷۳۔

[3] فتح الباری ۷: ۱۲، ارشاد الساری ٦: ۸۱، الغدیر ۳: ۲۰٥، نظم درر السمطین ص ۱۸۔

اللہ نے اُسے داخل کیا اور تمہیں خارج کیا

حدیث

ہم نے علی بن محمد بن سلیمان سے، اُس نے ابن عتیبہ سے، اُس نے عمرو بن دینار سے، اُس نے ابو جعفر محمد بن علی سے، اُس نے ابراھیم ابن سعد ابن ابی وقاص سے، اُس نے اپنے باپ سے بغیر ان کا نام لیتے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا کہ مَیں اور کچھ دوسرے لوگ بارگاہِ رسالتؐ میں بیٹھے ہوئے تھے، اس دوران حضرت علی کرم اللہ وجھہ تشریف لائے، جونہی آپ آئے لوگ اُٹھ پڑے اور باہر چلے گئے، پھر ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے اور کہنے لگے اللہ کی قسم جب علیؑ داخل ہوئے تو ہمیں نکالا نہیں گیا پھر جب وہ لوگ اندر واپس آ گئے تو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''خدا کی قسم نہ مَیں نے علیؑ کو داخل کیا ہے اور نہ تمہیں نکالا ہے بلکہ اللہ نے اُسے داخل کیا ہے اور تمہیں نکالا ہے۔''

ابو عبدالرحمٰن نسائی کہتے ہیں کہ یہ حدیث زیادہ درست ہے۔

حدیث

ہم نے احمد بن یحییٰ کوفی سے، اُس نے علی یعنی ابن قادم سے، اُس نے اسرائیل سے، اُس نے عبداللہ بن شریک سے، اُس نے حرث بن مالک سے، وہ کہتا

ہے کہ مَیں مکّہ آیا اور حضرت سعد بن وقاص سے ملاقات کی اور ان سے سوال کیا کہ آپ نے حضرت علیؑ کی کوئی فضیلت سُنی ہے؟ تو انھوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کیساتھ مسجد میں تھے ہمیں کہا گیا کہ سوائے رسول اکرم ﷺ کی آل اور حضرت علیؑ کی آل کے باقی سب دروازے بند کردو، مسجد کے باہر جا کر بناؤ۔ جب دوسرے دن کی صبح ہوئی تو رسول خداؐ کے چچا نے عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ! آپؐ نے اپنے صحابہ اور چچوں کو مسجد سے باہر نکال دیا اور اس لڑکے کو یہاں رہنے دیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، نہ مَیں نے تمہیں نکالا ہے اور نہ اس لڑکے کو یہاں رہنے دیا ہے، اس کا حکم اللہ نے دیا ہے۔

قطر نے کہا کہ اُس نے عبداللہ بن شریک سے سُنا، اُس نے عبداللہ بن ارقم سے، اُس نے سعد سے، اُس نے کہا کہ حضرت عباس رسول اللہؐ کے پاس آئے اور عرض کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے دروازے بند کر دیئے اور علیؑ کا دروازہ رہنے دیا؟ تو آپؐ نے فرمایا، مَیں نے نہ اس کا دروازہ کُھلا رہنے دیا ہے اور نہ تمہارے دروازوں کو بند کیا ہے۔

حدیث

ہم نے زکریا بن یحیٰی سجستانی سے، اُس نے عبداللہ بن عمر سے، اُس نے محمد بن وھب بن ابی کریمہ خرانی سے، اُس نے مسکین سے، اُس نے شعبہ سے، اُس نے ابوملیح سے، اُس نے عمرو بن میمون سے، اُس نے ابن عباس سے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے حکم دیا کہ مسجد میں کھلنے والے تمام دروازوں کو بند کر دیا جائے، صرف حضرت علیؑ کا دروازہ کُھلا رہنے دیا جائے۔

ہم نے محمد بن مثنیٰ سے، اُس نے یحیٰی بن معاذ سے، اُس نے ابووضاح سے،

اُس نے یحییٰ سے، اُس نے عمرو بن میمون سے، اُس نے ابن عباس سے، اُس نے کہا کہ تمام وہ دروازے جو مسجد میں کھلتے تھے سوائے علیؑ کے دروازے کے سب بند کر دیئے گئے، حضرت علیؑ حالتِ جُنب میں بھی مسجد میں تشریف لاتے تھے، آپ کے گھر کیلئے سوائے مسجد کے کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا۔

منزلة علی بن ابی طالب کرم الله وجهه من النبی صلی الله علیه وآله وسلم

اخبرنا بشر بن هلال البصری، قال: حدثنا جعفر وهو ابن سلیمان، قال: حدثنا حرب بن شداد، عن وساد، (1) عن سعید بن المسیب، عن سعد بن ابی وقاص قال: لماغزا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم غزوة تبوك خلف علیاً کرم الله وجهه فی المدینة قالوا فیه: مله وکره صحبته فتبع علی رضی الله عنه النبی صلی الله علیه وآله وسلم حتی لحقه فی الطریق، قال: یا رسول الله، خلفتنی بالمدنیة مع الذراری والنساء حتی قالوا: مله وکره صحبته فقال النبی ﷺ: یا علی انماخلفتك علی اهلی، اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی غیر انه لانی بعدی۔ (2)

اخبرنا القدیم بن ذکریا بن دینار الکوفی (3) قال: حدثنا ابونعیم، قال: حدثنا عبدالسلام عن یحیی بن سعید، عن سعید ابن المسیب، عن سعد بن ابی وقاص: ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لعلی رضی الله عنه: انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ۔ (4)

---

(1) لم اجد له ذکراً فی کتب الحدیث والرجال۔

(2) مستدرك الحاکم ۳: ۱۰۸، الاصابة ۵: ۵۰۹، البدایة والنهایة ۸: ۷۶۷۔ مسند ابوداؤد ۱: ۲۸، مشکل الآثار ۲: ۳۰۹، الغدیر ۳: ۲۰۱، فضائل الخمسه ۱: ۲۹۹۔

(3) لم اجدله ذکراً فی کتب الحدیث والرجال۔

(4) کفایة الطالب: ۱۴۹، صحیح البخاری ۳: ۵۴، و: ۱۸۵، و صحیح مسلم ۲: ۲۳۶، الصواعق ۳۰و۷۴، نور الابصار ۶۸، تاریخ الخلفاء ۶۵، العقد الفرید ۲: ۱۹۴، کنز العمال ۶: ۱۵۲۔

اخبرنا ذکریا بن یحیی، قال: اخبرنا ابو مصعب [1] ان الدراوردی [2] حدثه عن هشام، عن سعید بن المسیب، عن سعد قال: لما خرج رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم الی تبوك خرج علی رضی الله عنه فتبعه فشکا وقال: یا رسول الله اتترکنی مع الخوالف۔ فقال النبی صلی الله علیه وسلم: یا علی اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی الا النبوة۔

دربارِ رسالتؐ میں امام علی علیہ السلام کا مقام

حدیث

ہم نے بشر بن حلال بصری سے، اُس نے جعفر یعنی ابن سلیمان سے، اُس نے حرب بن شداد سے، اُس نے وساد سے، اُس نے سعید بن مسیب سے، اُس نے سعد بن وقاص سے، اُس نے کہا کہ جب رسول خدا غزوہ تبوک کیلئے عازمِ سفر ہوئے تو حضرت علیؑ کو مدینہ میں اپنا خلیفہ بنا کر پیچھے چھوڑا، لوگوں نے باتیں بنائیں کہ رسول اللہ ﷺ علیؑ سے اُکتا گئے ہیں اور ان کی صحبت کو پسند نہیں فرماتے، پس حضرت علیؑ، رسولؐ اللہ کے پیچھے چل پڑے، حتیٰ کہ راستے میں ملاقات ہوگئی تو آپؑ نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ نے مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ دیا ہے اور لوگ میرے بارے میں یہ کہہ رہے ہیں کہ آپؐ مجھے اپنے ساتھ رکھنا پسند نہیں کرتے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[1] عبدالسلام بن حفص و یقال ابن مصعب السلمی۔ تهذیب التهذیب ٦: ٣١٧ تقریب التهذیب ١: ٥٠٦.

[2] ابو محمد عبدالعزیز بن محمد بن عبید بن ابی عبیدالمدنی المتوفی ١٨٦۔ تهذیب التهذیب ٦: ٣٥٣، رجال الصحیحین ١: ٣١٢، الجرح والتعدیل ٢ق٢: ٣٩٥۔ اللباب ١: ٤١٥.

اے علیؑ! ہم نے تمہیں اپنے اہل وعیال کی حفاظت کیلئے پیچھے چھوڑا ہے، کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰؑ سے تھی لیکن میرے بعد نبوت نہیں ہے۔

حدیث

ہم نے قدیم بن زکریا بن دینار کوفی سے، اُس نے ابونعیم سے، اُس نے عبدالسلام سے، اُس نے یحییٰ بن سعید سے، اُس نے سعید بن مسیّب سے، اُس نے سعد بن ابی وقاص سے، اُس نے کہا کہ رسول اکرمؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا:

((انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ))

"تجھے مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے ہے۔"

حدیث

ہم نے زکریا بن یحییٰ سے، اُس نے ابومصعب سے، اُس نے دراوردی سے، اُس نے ھشام سے، اُس نے سعید بن مسیب سے، اُس نے سعد سے، اُس نے کہا کہ جب رسول خداؐ غزوہ تبوک کیلئے نکلے تو حضرت علی علیہ السلام پیچھے پیچھے چلے آئے، جب ملاقات ہوئی تو شکایت کی یارسولؐ اللہ! آپؐ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جارہے ہیں۔ یہ سُن کر رسولؐ اللہ نے فرمایا: اے علیؑ! کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰؑ سے تھی، مگر میرے بعد نبی نہیں ہے۔

الاختلاف على محمد بن المنكدر في هذا الحديث

اخبرنا اسحاق بن موسیٰ بن عبدالله بن یزید الانصاری[1] قال: حدثنا داود بن كثير الرقی،[2] عن محمد، عن سعيد بن المنكدر ابن المسيب،[3] عن سعد: ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال لعلی: انت منی بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبی بعدی۔[4]

اخبرنا صفوان بن محمد بن عمرو، قال: حدثنا احمد بن خالد قال: حدثنا عبدالعزیز بن ابی سلمة الماجشون، عن محمد بن المنكدر قال سعيد بن المسيب: اخبرنی ابراهيم بن سعد انه سمع اباه سعداً وهو يقول: قال النبی صلی الله عليه وسلم لعلی رضی الله عنه: اما رضی ان تكون منی بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبوة بعدی۔قال سعيد: فلم ارض حتی اتيت سعداً فقلت: شیء حدثت به ابنك وما هو؟ وانتهى فقال: اخبرنا علی هذا فلان،

[1] تہذیب التہذیب ۱: ۲۵۱، رجال الصحیحین ۱: ۳۳، شذرات الذھب ۲: ۱۰۵، الجرح والتعدیل ۱ق ۱: ۲۳۵، تاریخ بغداد ۶: ۳۵۵۔

[2] تہذیب التہذیب ۳: ۱۹۹، میزان الاعتدال ۲: ۱۹، خلاصۃ تہذیب الکمال: ۹٤

[3] الصحیح ان تکون ھکذا عن محمدبن المنکدر عن سعید بن المسیب۔ تہذیب التہذیب ٦: ٤٧٣، رجال الصحیحین ۲: ٤٤٩، خلاصۃ تہذیب الکمال: ۳۰۸

[4] صحیح الترمذی ۲: ۳۰۱۔

فقال: ما هو ابن اخی، فقلت: هل سمعت النبی صلی الله علیه وآله وسلم یقول لیلی: کذا و کذا، قال: نعم واشار الی اذنیه [1] والا فاسکتا لقد سمعته یقول ذلک۔ [2]

وخالفه یوسف بن الماجشون [3] فرواه عن محمد بن المنکدر عن سعد بن عامر بن سعد، عن ابیه، وتابعه علی روایته عن عامر ابن سعد، [4] وعلی بن زید بن جدعان۔ [5]

اخبرنا زکریا بن یحیی، قال: حدثنا ابن الشوارب، قال: حدثنا حماد بن زید، عن علی بن زید، عن سعید بن المسیب، عن عامر بن سعد، عن سعد: ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لعلی: انت منی بمنزلة هارون من موسی غیر انه لا نبی بعد۔ قال سعید: فاحببت ان اشافه بذلک سعداً فاتیته فقلت: ما حدیث حدثنی به عنک عامر؟ فادخل اصبعیه فی اذنیه وقال: سمعت من رسول الله، والا فاستکتا۔ [6]

---

[1] فی روایة فوضع اصبعیه علی اذنیه فقال: نعم والا فاسکتا

[2] اسد الغابة ٤: ٢٦، فضائل الخمسة ٢: ٣٠٠، الغدیر ٣: ٣٠٠۔

[3] یوسف بن یعقوب بن الماجشون المتوفی ١٨٤، تهذیب التهذیب ١١: ٤٣٥ تقریب التهذیب ٢: ٣٨٣۔

[4] عامر بن سعد بن ابی وقاص الزہری مات ١٠٤، تهذیب التهذیب ٥: ٦٣، رجال الصحیحین ١: ٣٧٦، خلاصة تهذیب الکمال ١٠٠

[5] ابوالحسن البصری اصله من مکة المتوفی ١٢٩، تهذیب التهذیب ٧: ٣٢٢ رجال الصحیحین میزان الاعتدال ٣: ١٢٧، تقریب التهذیب ٢: ٣٧۔

[6] فضائل الخمسة ٢: ٣٠٠ عن طرق مختلفة واسانید صحیحة ثابتة، الغدیر ٣: ٣٠١

اخبرنا محمد بن وهب الحرانی، قال: اخبرنا سکن بن سکن، [1] قال: حدثنا شعبة، عن علی ابن زید قال: سمعت سعد ابن المسیب یحدث عن سعد ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال لعلی رضی الله عنه: اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی؟ قال علی: رضیت رضیت فسالته بعد ذلك، فقال: بلی۔ [2]

قال ابو عبدالرحمن: وما علمت احداً تابع عبدالعزیز بن الماجشون علی روایته عن محمد بن المنکدر عن سعید بن المسیب غیر ابراهیم بن سعد، علی ان ابراهیم بن سعد قدروی هذا الحدیث عن ابیه۔

اخبرنا محمد بن بشار البصری، قال: حدثنا محمد یعنی ابن جعفر غندر قال: اخبرنا شعبة بن ابراهیم، قال: سمعت ابراهیم بن سعد یحدث عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم انه قال لعلی: اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی۔ [3]

اخبرنا عبدالله بن سعد البغدادی، [4] قال: حدثنا ابی عن ابن

---

[1] الصحیح السکن بن ابی السکن اسماعیل الانصاری البرجمی البصری الاصم، تهذیب التهذیب ٤: ١٢٥، اللباب ١: ١٠٨، تقریب التهذیب ١: ٣١٣ وفیه السکن بن اسماعیل الانصاری البرجمی،، المشتبه ١: ٥٩

[2] مسند احمد بن حنبل ١: ١٧٥ وفیه قلت اسعد بن مالك: انك انسان فیك حدة وانا ارید ان اسالك، قال: ما هو؟ قال: قلتُ علی ع قال: فقال: ان النبیؐ ص قال لیلی الحدیث

[3] حلیة الاولیاء ٧٠: ١٩٤، مسند ابو د اود ١: ٢٨، مسند احمد ١: ١٧٤ المناقب للخوارزمی ٨٣

[4] ابو القاسم البغدادی، تهذیب التهذیب ٥: ٢٣٤، تاریخ بغداد ٩: ٤٧٢ تقریب التهذیب ١: ٤١٨، الجرح والتعدیل ٢ ق ٢: ٦٤

اسحاق، قال: حدثنی محمد بن طلحة بن زید بن مكانة [1] عن ابراهیم بن سعید بن ابی وقاص، عن ابیه سعد انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لعلی رضی الله عنه حین خلفه فی غزوة تبوك علی اهله: الا ترضی ان تكون منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی۔ [2]

قال ابوعبدالرحمان: وقد روی هذا الحدیث عن عامر بن سعد عن ابیه من غیر حدیث سعید ابن المسیب۔

اخبرنا محمد بن المثنی، قال: اخبرنا ابوبكر الحنفی [3] قال: حدثنا بكر بن مسمار، قال: سمعت عامر بن سعد یقول: قال معاویة لسعد بن ابی وقاص: ما یمنعك ان تسب ابن ابی طالب [4] ؟ قال: لا اسبه، ما ذكرت ثلاثاً قالهن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لئن یكون لی واحدة منهن احب الی من حمر النعم۔ [5] لا اسبه ما ذكرت حین نزل الوحی علیه، فاخذ علیا وابنیه وفاطمة فادخلهم تحت ثوبه ثم قال: رب هؤلاء اهل بیتی واهلی۔ ولا اسبه ما ذكرت حین خلفه فی غزوة غزاها، قال علی: خلفتنی مع الصبیان

[1] الصحیح: محمد بن طلحة بن یزید بن ركانة بن عبد یزید المطلبی الحجازی مات ۱۱۱، تهذیب التهذیب ۹: ۲۳۹، الجرح والتعدیل ۳ ق ۲: ۲۹۱، تقریب التهذیب ۲: ج۱۷۳۔

[2] حلیة الاولیاء ۷: ۱۹۵ و ۱۹۶، مشكل الآثار ۲: ۳۰۹، تاریخ بغداد ۱۱: ۴۳۲، مسند احمد ۱: ۱۸۲، سیرة ابن هشام ۴: ۱۶۲۔

[3] تهذیب التهذیب ۱۲: ۴۳، الكنی والاسماء ۱: ۱۱۹، رجال الصحیحین ۲: ۶۱۹

[4] فی روایة: ان تسب اباتراب۔

[5] فی روایة: قال له معاویة: ما هن یا ابا اسحاق قال:

والنساء، قال: اولا ترضى ان تكون منى بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبوة بعدى۔ ولا اسبه ما ذكرت يوم خيبر حين قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لاعطين الراية رجلا يحب الله ورسوله ويفتح الله على يديه فتطا ولنا، فقال: اين على؟ فقالوا: هو ارمد، فقال: ادعوه۔ فدعوه، فبصق فى عينيه ثم اعطاه الراية، ففتح الله عليه، فوالله ما ذكرت معاوية بحرف حتى اخرج من المدينة۔ [1]

اخبرنا محمد بن بشار، قال: حدثنا محمد بن شعبة، عن الحكم، عن المصعب بن سعد، قال: خلف رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم على ابن ابى طالب فى غزوة تبوك[2] فقال: يا رسول الله تخلفنى بين النساء والصبيان؟ فقال: اما ترضى ان تكون منى بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبى بعد۔ [3] خالفه ليث فقال: عن عائشة بنت سعد۔ [4]

اخبرنا الحسن بن اسماعيل بن سليمان المصيصى الخالدى، قال: اخبرنا المطلب عن ليث، عن الحكم، عن عائشة بنت سعد، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعلى رضى الله عنه: فى غزوة تبوك: انت يا ابن ابى طالب منى مكان هارون من موسى الا انه لا نبى من بعدى۔ [5]

---

[1] المستدرك ۳۰۸:۱۰، كنزل العمال ٤٠٥٠٦، الغدير ۳: ۲۰۰ وفيه صحيح عند الحافاظ الاثبات هذا الحديث ثم ذكر مصادر الحديث وطرقه واسانيده، نظم درر السمطين ص ۱۱٤

[2] وقعت فى رجب سنة تسع، سيرة ابن هشام ٤: ١٥٩، ١٧٣۔

[3] مسند احمد ۱: ۱۷۷، فضائل الخمسة ۱: ۳۰٤ ء

[4] تهذيب التهذيب ۱۲: ٤٣٦، اعلام النساء ۳: ۱۳٥، رجال الصحيحين ۲: ٦١

[5] الرياض النضرة ۲: ١٦٢ بسند آخر

قال ابو عبدالرحمان: وشعبة احفظ وليس ضعيف الحديث فقد روته عائشة بنت سعد۔

اخبرنا ذكريا بن يحيى، قال: اخبرنا ابو مصعب الدر اوردی عن عبدالمجيد، (1) عن عائشة، عن ابيها انه قال رضى الله عنه: خرج رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم حتى اتى ثنية الوداع من غزوة تبوك وعلى يشتكى وهو يقول: اتخلفنى مع الخوالف، فقال النبى صلى الله عليه وسلم: اما ترضى ان تكون منى بمنزلة هارون من موسى الا النبوة۔ (2)

اخبرنا الفضل بن سهل البغدادى، قال: حدثنا احمد الزبيرى قال: حدثنا عبدالله بن خبيب بن ابى ثابت، عن حمزة بن عبدالله عن ابيه، عن سعد قال: خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فى غزوة تبوك وخلف علياً، فقال: اتخلفنى؟ فقال: اما ترضى ان تكون منى بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبى بعدى۔ (3)

محمد بن المنکدر کا اختلاف

حدیث

ہم نے اسحاق بن موسیٰ بن عبداللہ بن یزید انصاری سے، اُس نے داؤد بن کثیر الرقی سے، اُس نے محمد سے، اُس نے سعید بن المنکدر سے، اُس نے ابن مسیب

---

(1) عبدالمجيد بن سهل بن عبدالرحمن بن عوف. تهذيب التهذيب ٦: ٣٨٠. رجال الصحيحين ١: ٣٢٥، الجرح والتعديل ٣ ق ١: ٦٤ وفيه عبدالمجيد بن سهل.

(2) مجمع الزوائد ٩: ١١٠، مسند احمد ١: ١٧٠.

(3) كفاية الطالب: ١٤٩.

سے، اُس نے سعد سے کہ رسول اکرمؐ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: تجھے مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی، لیکن میرے بعد نبی نہیں ہے۔

حدیث

ہم نے صفوان بن محمد بن عمرو سے، اُس نے احمد بن خالد سے، اُس نے عبدالعزیز بن ابی سلمہ ماجشون سے، اُس نے محمد بن المنکدر سے، اُس نے سعید بن مسیتب سے، اُس نے ابراہیم بن سعد سے اور اُس نے اپنے باپ سعد کو فرماتے سنا کہ رسول اللہؐ نے حضرت علیؑ کیلئے فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی لیکن میرے بعد نبی نہیں ہے۔

سعید فرماتے ہیں کہ مجھے اس بات پر اطمینان نہیں ہوا، میں حضرت سعد بن وقاص کے پاس گیا اور پوچھا کہ آپ نے اپنے بیٹے کو کوئی حدیث بیان کی ہے اور جو بیان کی ہے وہ حدیث کیا ہے؟ تو جناب سعد نے بتایا۔ اے میرے بھائی کے بیٹے! فلاں نے جو بات کی ہے وہ کیا ہے، جو بات رسولؐ اللہ نے علیؑ کیلئے فرمائی ہے وہ آپ نے سُنی ہے کہ ان کے بارے میں فرمایا کہ وہ ایسے اور ایسے ہیں؟ تو کہا ہاں، پھر اپنے کانوں کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ مَیں نے ان کانوں کیساتھ اس حدیث کو سُنا ہے۔

یوسف بن ماجشون نے راویوں کے اس طریقہ کی مخالفت کی ہے اور محمد بن المنکدر سے، سعید بن عامر بن سعد، علی بن زید بن جدمان کی روایت کی پیروی کی ہے۔

حدیث

ہم نے زکریا بن یحییٰ سے، اُس نے ابن شوارب سے، اُس نے حماد بن زید سے، اُس نے علی بن زید سے، اُس نے سعید بن مسیتب سے، اُس نے عامر بن سعد

سے، اُس نے سعد سے کہ نبی کریمؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: "کہ تیری مثال مجھ سے وہی ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی لیکن میرے بعد نبی نہیں ہے۔"

سعید بن میسب کہتے ہیں کہ مَیں نے چاہا کہ مَیں سعد بن ابی وقاص سے ملاقات کروں اور اس حدیث کے بارے میں بات کروں، مَیں ان کے پاس گیا اور پوچھا کہ کیا آپ سے یہ حدیث آپ کے بیٹے عامر نے سُنی ہے؟ تو آپ نے اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال کر فرمایا، اگر یہ بات ایسے نہ ہو تو یہ کان بہرے ہو جائیں، مَیں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا ہے۔

حدیث

ہم نے محمد بن وھب حرانی سے، اُس نے سکن بن سکن سے، اُس نے شعبہ سے، اُس نے علی بن زید سے، اُس نے سعید بن میتب سے، اُس نے سعد سے کہ رسول نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی تو حضرت علیؑ نے فرمایا: مَیں راضی ہوں، مَیں راضی ہوں بعد میں پھر پوچھا تو فرمایا مَیں راضی ہوں۔

امام نسائی فرماتے ہیں کہ یہ مجھے معلوم نہیں اس روایت کے اس طریق پر عبدالعزیز بن ماجشون کی کسی نے پیروی کی ہو جو محمد بن منکدر کے طریقہ پر سعید بن میتب سے بیان کی گئی ہے حالانکہ ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص نے یہ حدیث اپنے والد حضرت سعد سے سُنی ہے۔

حدیث

ہم نے محمد بن بشار بصری سے، اُس نے محمد یعنی ابن جعفر غندر سے، اُس نے

شعبہ بن ابراہیم سے، اُس نے کہا کہ مَیں نے ابراہیم بن سعد سے سُنا ہے، وہ اپنے والد سعد سے روایت کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ سے حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں یہ سُنا جب آپ نے حضرت علیؑ کو اپنے اہل وعیال کی نگرانی کیلئے مدینہ میں چھوڑا اور آپ غزوہ تبوک کیلئے تشریف لے گئے تھے، فرمایا اے علیؑ! کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو، تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی۔

حدیث

ہم نے عبداللہ بن سعد بغدادی سے، اُس نے اپنے باپ سے، اُس نے ابن اسحاق سے، اُس نے محمد بن طلحہ بن زید بن مکانہ سے، اُس نے ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص سے، اُس نے اپنے باپ سعد سے، اُس نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا، انھوں نے غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تجھے مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، مگر میرے بعد نبی نہیں ہے۔

ابوعبدالرحمٰن نسائی کہتے ہیں کہ یہ حدیث عامر بن سعد سے روایت کی گئی ہے جو اُس نے اپنے باپ سعد سے روایت کی ہے اور یہ سعید ابن مسیّب کے علاوہ ہے۔

حدیث

ہم نے محمد بن مثنیٰ سے، اُس نے ابوبکر حنفی سے، اُس نے بکر بن مسمار سے، اُس نے عامر بن سعید سے، وہ کہتے ہیں کہ معاویہ نے سعد بن وقاص سے پوچھا وہ کونسی بات ہے جس کی وجہ سے تم ابن ابی طالبؑ کو گالیاں نہیں دیتے؟

اُس نے جواب میں کہا کہ مَیں علیؑ کو گالیاں نہیں دوں گا کیونکہ مَیں نے

رسول اللہ ﷺ سے تین ایسی باتیں سُن رکھی ہیں اگران میں سے ایک بھی میرے لئے ہوتی تو مجھے سُرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہوتی۔ اس وجہ سے مَیں انھیں کبھی گالیاں نہیں دوں گا، جب وحی نازل ہوئی تو رسول خداؐ نے حضرت علیؑ اور اُن کے دونوں بیٹوں اور حضرت فاطمہ زہراؑ کو اکٹھا کر کے کپڑا ان پر اوڑھ لیا اور دعا مانگی اے میرے پروردگار یہ میرے اہل بیتؑ اور اہل ہیں۔

اس کے علاوہ مَیں اس بات کی وجہ سے ان کو گالیاں نہیں دوں گا، جب غزوہ تبوک کے موقع پر ان کو پیچھے چھوڑا تو اُس وقت حضرت علیؑ نے عرض کی، آپؐ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جا رہے ہیں، تو آپؐ نے فرمایا اے علیؑ! تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تجھے مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی مگر میرے بعد نبوت نہیں۔ ان دو کے علاوہ تیسری بات ہے جس کی وجہ سے مَیں انھیں گالیاں نہیں دوں گا۔

روزِ خیبر جب رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ مَیں اس مَرد کو علَم دوں گا جو اللہ اور اُس کے رسولؐ سے محبت کرتا ہے اللہ اور اُس کا رسولؐ اُس سے محبت کرتے ہیں، اللہ اُس کے ہاتھ پر خیبر کی فتح عطا فرمائے گا تو اُس وقت ہم سب اپنی گردنیں لمبی کر کے علَم کو دیکھ رہے تھے کہ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا: علیؑ کہاں ہیں؟ لوگوں کہا کہ ان کی آنکھیں دُکھتی ہیں، آپؐ نے فرمایا: انھیں بلاؤ۔ جب حضرت علیؑ آئے تو آپؐ نے ان کی آنکھوں میں لعابِ دہن لگایا اور انھیں پرچم عنایت فرمایا اور اللہ نے ان کے ذریعے فتح عطا فرمائی۔ راوی کہتا ہے کہ جب معاویہ نے حضرت علیؑ کے یہ فضائل سُنے تو فوراً مدینہ منورہ سے چلتا بنا۔

حدیث

ہم نے محمد بن بشار سے، اُس نے محمد بن شعبہ سے، اُس نے حکم سے، اُس نے

مصعب بن سعد سے، اُس نے کہا کہ جب رسول خداؐ نے حضرت علی علیہ السلام کو غزوہ تبوک کے موقع پر مدینہ چھوڑا تو انھوں نے عرض کی، یا رسولؐ اللہ! آپؐ مجھے عورتوں اور بچّوں میں چھوڑے جاتے ہیں۔ تو آپؐ نے فرمایا: یا علیؑ! تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تجھے مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی مگر میرے بعد نبی نہیں۔ لیث نے اس طریقہ کی مخالفت کی ہے اُس نے یہ روایت عائشہ بن سعد بن ابی وقاص سے کی ہے۔

حدیث

ہم نے حسن بن اسماعیل بن سلیمان مصیصی خالدی سے، اُس نے مطلب سے، اُس نے لیث سے، اُس نے حکم سے، اُس نے عائشہ بن سعد سے کہ رسولؐ خدا نے غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت علیؑ کے بارے میں فرمایا: اے ابوطالبؑ کے فرزند! تجھے مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی لیکن نبوت میرے بعد نہیں۔

ابوعبدالرحمٰن نسائی کہتے ہیں کہ شعبہ مضبوط حافظہ کے مالک تھے، یہ حدیث ضعیف نہیں ہے پس یقیناً یہ حدیث حضرت عائشہ بن سعد نے روایت کی ہے۔

حدیث

ہم نے زکریا بن یحییٰ سے، اُس نے ابومصعب دراوردی سے، اُس نے عبدالمجید سے، اُس نے عائشہ بن سعد سے، اس نے اپنے والد سعد سے کہ جب رسول اکرمؐ غزوہ تبوک کیلئے نکلے اور ثنیۃ الوداع نامی جگہ پر آئے تو حضرت علی علیہ السلام نے ازراہِ شکایت عرض کی کہ آپؐ مجھے عورتوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں تو رسول خداؐ فرمایا کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون نبی کو جناب موسیٰ نبی سے تھی لیکن میرے بعد نبی نہیں ہے۔

حدیث

ہم نے فصل بن سھل بغدادی سے، اُس نے احمد زبیری سے، اُس نے عبداللہ بن خبیب بن ابی ثابت سے، اُس نے حمزہ بن عبداللہ سے، اُس نے اپنے والد سے، اُس نے حضرت سعد سے کہ جب رسول اللہؐ غزوہ تبوک کیلئے چلے تو حضرت علیؑ کو پیچھے چھوڑا تو انھوں نے عرض کی کہ آپؐ مجھے پیچھے چھوڑے جا رہے ہیں، تو رسول اللہؐ نے فرمایا: کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی، لیکن میرے بعد نبی نہیں ہے۔

الاختلاف علی عبدالله بن شریك فی هذا الحدیث

اخبرنا القاسم بن ذکریا بن دینار الکوفی، قال: حدثنا ابونعیم، [1] قال: حدثنا فطر، عن عبدالله بن شریك، عن عبدالله ابن ارقم الکنانی، [2] عن سعد ابن ابی وقاص: ان النبیﷺ قال لعلی: انت منی بمنزلة هارون من موسی۔ [3]

اخبرنا احمد بن یحیی الکوفی، قال: حدثنا دعبل وهو نادم، قال: حدثنا اسرائیل، عن عبدالله بن شریك، عن حرب بن سلك قال: قال سعد ابن مالك: ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم غزا علی ناقته الجدعاء وخلف علیاً، وجاء علی حتی تعدی الناقة فقال: یا رسول الله، زعمت قریش انك انما خلفتنی انك استثقلتنی وکرهت صحبتی۔ وبکی علی رضی الله عنه، فنادی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الناس: ما منکم احد، وله

---

[1] تہذیب التہذیب ۱۲: ۲۵۸۔

[2] عبدالله بن ارقم بن عبد یغوث بن وهب القرشی الزهری توفی بمکة ٦٤۔ تہذیب التہذیب ٥: ١٦٤، اسد الغابة ٣: ١١٤، تجرید اسماء الصحابة ١: ٣١٨، الاستیعاب ٣: ٨٦٥۔

[3] فضائل الخمسة ١: ٣٠١۔

حاجته بابن ابی طالب، اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی۔ قال علی رضی الله عنه: رضیت عن الله عن وجل وعن رسول اللهﷺ۔ [1]

اخبرنا عمر بن علی، قال: حدثنا یحیی یعنی ابن سعید، قال: حدثنا موسی الجهنی، قال: دخلت علی فاطمة بنت علی [2] فقال لها رفیقی! هل عندك شي ء من والدك یرهب، قالت: حدثتنی اسماء بنت عمیس [3]: ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال لعلی: انت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی۔ [4]

اخبرنا احمد بن سلیمان، قال: حدثنا جعفر بن عون، عن موسی الجهنی، قال: ادرکت فاطمة بنت علی وهی بنت عانین سنة فقلت لها: تحفظین عن ابیك شیئا؟ قالت: لا، ولکنی سمعت اسماء بنت عمیس [5] انها سمعت من رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: یا علی انت منی

---

[1] فضائل الخمسة ۱: ۳۰٦ نقلا عن الخصائص۔

[2] فاطمة الصغری توفیت ۱۱۷، تهذیب التهذیب ۱۲: ٤٤۳، اعلام النساء ٤: ۸۱، تقریب التهذیب ۲: ٦۰۹، خلاصة تهذیب الکمال: ٤۲٥۔

[3] اسماء بنت عمیس بن النعمان، هاجرت مع زوجها جعفر الی الحبشة فولدت له هناك محمداً وعبدالله وعوناً، ثم حاجرت الی المدینة فلما قتل جعفر زوجها تزوجها ابو بکر فولدت له محمد بن ابی بکر، ثم مات عنها، فتزوجها علی ابن ابی طالب ع فولدت له یحیی سیرة ابن هشام ۱: ۲٥۷، مجمع الرجال ۷: ۱۷۰۔

[4] الریاض النضرة ۲: ۱۹٥۔

[5] تهذیب التهذیب ۱۲: ۳۹۸، اعلام النساء ۱: ٥۷، الدر المنثور ۳٥، اسد الغابة ٥: ۳۹٥۔

بمنزلة هارون من موسی الا انه لیس من بعدی نبی۔ [1]

قال: حدثنا احمد بن عثمان بن حکیم، قال: حدثنا ابو نعیم، قال: حدثنا حسن وهو ابن صالح عن موسی الجهنی. عن فاطمة بنت علی، عن اسماء بنت عمیس: ان رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم قال: یا علی انك منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی۔ [2]

اخبرنا محمد بن یحیی بن عبدالله النیسا بوری، واحمدبن عثمان ابن حکیم الدراوردی، اللفظ لحمد قال: حدثنا عمرو بن طلحة، قال: حدثنا اسباط، عن سماك، عن عکرمة، عن ابن عباس، ان علیاً کان یقول فی حیاة رسول الله صلی الله علیه وسلم، ان الله تعالیٰ یقول: (افئن مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم) [3] والله لا ننقلب علی اعقابنا بعد اذ هدانا الله، والله لئن مات او قتل لا قاتلن علی ما قاتل علیه حتی اموت، والله انی لاخوه وولیه ووارثه وابن عمه فمن احق به منی؟ [4]

اخبرنا الفضل بن سهل، قال: حدثنی عفان بن مسلم، [5] قال: حدثنا ابو عوانة، عن عثمان بن المغیرة، عن ابی صادق، عن ربیعة بن ماجد:

---

[1] مسند احمد ٦: ٣٦٩، تاریخ بغداد ١٠: ٤٣ و ١٢: ٣٢٣، الاستیعاب ٢: ٤٥٩۔

[2] المصدر السابق، نظم درر السمطین ص ١١٩۔

[3] سورة آل عمران: ١٤٤

[4] المستدرك ٣: ١٢٦، فتح المالك العلی: ٦١، الریاض النضرة ٢: ٢٢٦ مجمع الزوائد ٩: ١٣٤، الغدیر ٣: ١١٣ وفیه مصادر واسانید هذا الحدیث بصورة مفصلة وطرق مختلفة۔

[5] ابو عثمان البصری المتوفی ٢١٩/٢٢٠ تهذیب التهذیب ٧: ٢٣٠، شذرات الذهب ٢: ٣٢٧، رجال الصحیحین ١: ٤٠٧، تاریخ بغداد ١٢: ١٦٩

ان رجلا قال لعلی بن ابی طالب رضی الله عنه: یا امیر المؤمنین لم ورثت دون اعمامك ؟ قال جمع رسول اللهﷺ او قال: دعا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بنی عبدالمطلب فصنع لهم مداً من الطعام فاکلوا حتی شبعوا وبقی الطعام کما هو کانه لم یمس، ثم دعا بغمر فشربوا حتی رووا وبقی الشراب کانه لم یمس او لم یشرب، فقال: یا بنی عبدالمطلب انی بعثت الیکم خاصة والی الناس عامة، وقد رایتم من هذه الآیة ما قد رایتم وایکم یبایعنی علی ان یکون اخی وصاحبی ووازنی۔ فلم یقم الیه احد، فقمت الیه و کنت اصغر القوم فقال: اجلس۔ ثم قال: ثلاث مرات، کل ذلك اقوم الیه فیقول: اجلس۔ حتی کان فی الثالثة ضرب بیده علی یدی۔ ثم قال: فبذلك ورثت ابن عمی دون عمی۔ [1]

اخبرنا زکریا بن یحیی، قال حدثنا عثمان، قال حدثنا عبدالله بن نمیر، قال: حدثنا مالك بن مغول، عن الحرث بن حصین عن ابی سلیمان الجهنی قال: سمعت علیاً علی المنبر یقول: انا عبدالله واخو رسول الله، لا یقول بها الا کذاب مفتر۔ [2] فقال: اخبرنا عبدالله واخو رسوله، محبوب [3]

---

[1] مسند احمد ۱۰ ۱۹۵، مجمع الزوائد ۸۰ ۳۰۲، تاریخ الطبری ۲۰ ۶۳، الریاض النضرة ۲۰ ۱۶۷، کنز العمال ۶: ۴۰۸، الغدیر ۲۰ ۲۷۹-۲۸۵، وج ۳۰ ۱۱۷

[2] الغدیر ۳۰ ۱۱۵، الریاض النضرة ۲۰ ۱۶۸، کنز العمال ۶۰ ۱۵۳، فضائل الخمسة ۱۰ ۳۲۹.

[3] اسمه محمد بن الحسن بن هلال بن ابی زینب، ولقبه محبوب به اشهر. تهذیب التهذیب ۹۰ ۱۱۹، تقریب التهذیب ۲۰ ۱۵۴، الجرح والتعدیل ۳ ق ۲: ۲۲۸.

اختلاف

حدیث

ہم نے قاسم بن زکریا بن دینار کوفی سے، اُس نے ابو نعیم سے، اُس نے قطر سے، اُس نے عبداللہ بن شریک سے، اُس نے عبداللہ ابن ارقم کنانی سے، اُس نے سعد بن وقاص سے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کیلئے فرمایا: تجھے مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی۔

حدیث

ہم نے احمد بن یحییٰ کوفی سے، اُس نے دعبل یعنی نادم سے، اُس نے اسرائیل سے، اُس نے عبداللہ بن شریک سے، اُس نے حربن بن سلک سے، اُس نے سعد بن مالک سے، انھوں نے کہا کہ رسول اکرم ﷺ اپنی ناقہ جدعا پر سوار ہو کر غزوہ تبوک کو جانے لگے، حضرت علیؑ کو مدینہ چھوڑا، جب حضرت علی علیہ السلام آپ کو ملنے کیلئے آئے تو ناقہ دوڑے جا رہی تھی، اسی دوران حضرت علیؑ نے آپ کو جالیا اور عرض کی کہ قریش خیال کئے ہوئے ہیں کہ آپؐ نے مجھے اس لئے پیچھے چھوڑا کہ آپؐ مجھے ناپسند کرنے لگے ہیں اور مجھے اپنے آپ پر بوجھ محسوس کرتے ہیں۔ اس گفتگو کے بعد آپ رونے لگے، پس رسول اللہ ﷺ نے تمام لوگوں کو بلند آواز کیساتھ خطاب فرمایا، تم میں ایک بھی ایسا نہیں جو علیؑ کا محتاج نہ ہو، پھر فرمایا: یا علیؑ! تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو

ہارون کو موسیٰ سے تھی، لیکن میرے بعد نبی نہیں۔ تو یہ سُن کر حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: مَیں اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولؐ سے راضی ہوں۔

حدیث

ہم نے عمر بن علی سے، اُس نے یحییٰ یعنی ابن سعید سے، اُس نے موسیٰ جہنی سے، اُس نے کہا کہ مَیں نے حضرت فاطمہ بنت علیؑ کی خدمت میں حاضری دی، میرے ساتھی نے ان سے پوچھا کیا آپ کے پاس تمہارے اپنے والد گرامی کے فضائل کے متعلق کوئی حدیث ہے تو انہوں فرمایا کہ مَیں نے حضرت اسماء بنت عمیس سے سُنا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کیلئے فرمایا کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی مگر میرے بعد نبی نہیں ہے۔

حدیث

ہم نے احمد بن سلیمان سے، اُس جعفر بن عون سے، اُس نے موسیٰ جہنی سے، اُس نے کہا کہ مَیں نے حضرت فاطمہ بنت علیؑ کی زیارت کی جب آپؑ کی عمر اسی (۸۰) سال تھی، مَیں نے آپ سے سوال کیا کہ آپ کو اپنے والد گرامی کے متعلق کوئی حدیث یاد ہے؟ آپ نے فرمایا: مگر مَیں نے اسماء بنت عمیس سے سُنا ہے کہ رسول اللہؐ نے حضرت علی علیہ السلام کیلئے فرمایا! تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی مگر میرے بعد نبی نہیں۔

حدیث

ہم نے احمد بن عثمان بن حکیم سے، اُس نے ابونعیم سے، اُس نے حسن یعنی ابن صالح سے، اُس نے موسیٰ جہنی سے، اُس نے فاطمہ بنت علی سے، اُس نے اسماء

بنت عمیس سے، انھوں نے رسول اللہ سے سُنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے علیؑ! تجھے مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی، مگر میرے بعد نبی نہیں ہے۔

حدیث

ہم نے محمد بن یحییٰ بن عبداللہ نیشاپوری سے، اُس نے احمد بن عثمان ابن حکیم، دراوردی سے، اُس نے محمد سے، اُس نے عمرو بن طلحہ سے، اُس نے اسباط سے، اُس نے سماک سے، اُس نے عکرمہ سے، اُس نے ابن عباس سے کہ حضرت علی علیہ السلام پاک پیغمبرؐ کی زندگی میں فرماتے تھے جب یہ آیت نازل ہوئی:

"افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم۔"

"اگر آپ فوت ہو جائیں یا شہید ہو جائیں (اے مسلمانو!) تم اپنے پچھلے پاؤں پلٹ جاؤ گے۔"

خدا کی قسم ہم ایڑیوں کے بل نہیں پھریں گے جبکہ اللہ نے ہمیں ہدایت دے دی ہے، خدا کی قسم اگر آپ رحلت فرما جائیں تو میں اس بات پر لوگوں سے جنگ کروں گا جس بات پر آپؐ نے جنگ کی ہے۔

خدا کی قسم میں آپ کا بھائی، ولی، وارث اور چچا کا بیٹا ہوں اور مجھ سے اِس امر کا کون زیادہ حقدار ہے۔

حدیث

ہم نے فضل بن سھل سے، اُس نے عفان بن مسلم سے، اُس نے ابوعوانہ سے، اُس نے عثمان بن مغیرہ سے، اُس نے ابوصادق سے، اُس نے ربیعہ بن ماجد سے، اُس نے کہا ہے کہ ایک آدمی حضرت علی علیہ السلام کے پاس آیا اور عرض کی کہ آپ

اپنے چچوں کی موجودگی میں رسولؐ اللہ کی وراثت کے وارث کیسے ہو گئے؟

تو آپ نے فرمایا کہ ایک دفعہ رسول نے عبدالمطلب کی تمام اولاد کو جمع کیا اور ان کیلئے ایک مدطعام تیار کروایا، سب نے سیر ہو کر کھایا مگر کھانا بچ رہا، ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کھانے کو کسی نے ہاتھ ہی نہیں لگایا پھر آپؐ نے ایک پیالہ منگوایا جس سے ہر ایک نے سیر ہو کر پیا مگر پیالہ بھرا کا بھرا رہا، اس میں کوئی کمی دکھائی نہ دی۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اے عبدالمطلب کی اولاد! مجھے تمہاری طرف بالخصوص اور دوسروں کی طرف بالعموم مبعوث کیا گیا ہے، تم نے اس معجزے کو دیکھا، تو کیا تم میں سے کوئی اس معاملے میں میرا ساتھ دے سکتا ہے تاکہ وہ میرا بھائی، ساتھی اور وارث بنے، مگر کوئی بھی نہ اُٹھا تو اُس وقت میں اُٹھا، اس وقت مَیں چھوٹا سا تھا، رسولؐ اللہ نے مجھے بیٹھنے کا حکم دیا، پھر آپؐ نے تین مرتبہ یہی ارشاد فرمایا اور مَیں ہر مرتبہ اُٹھتا رہا اور آپؐ مجھے بیٹھنے کا حکم دیتے رہے، جب مَیں تیسری مرتبہ کھڑا ہوا تو آپؐ نے میرے ہاتھ پر تھپکی دی اور فرمایا: اس وجہ سے مَیں نے اپنے چچوں کے علاوہ اپنے چچا کے بیٹے کو وارث بنایا۔

حدیث

ہم نے زکریا بن یحییٰ سے، اُس نے عثمان سے، اُس نے عبداللہ بن نمیر سے، اُس نے مالک بن مغول سے، اُس نے حرث بن حصین سے، اُس نے ابوسلیمان جہنی سے، اُس نے حضرت علی علیہ السلام سے سُنا، آپ منبر پر فرما رہے تھے، مَیں اللہ کا بندہ ہوں، رسول خداؐ کا بھائی ہوں، میرے علاوہ اس بات کا جو بھی دعویٰ کرے گا وہ کذاب اور افترا پرداز ہو گا۔

ابوسلیمان جہنی کہتے ہیں کہ پس مجھے خبر دی گئی کہ حضرت علی علیہ السلام اللہ کے بندے، حضرت محمد رسول اللہ کے برادر اور محبوب ہیں۔

ذکر النبی صلی الله علیه و آله وسلم:

علی منی و انا منه

حدثنا بشر بن هلال، عن جعفر بن سلیمان، عن یزید الرشك، [1] عن مطرف بن عبدالله، عن عمران بن حصین، قال: قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم: ان علیاً منی و انا منه وولی کل مؤمن بعدی۔ [2]

علی علیہ السلام مجھ سے ہیں اور مَیں اُس سے ہوں

حدیث

ہم نے بشر بن ہلال سے، اُس نے جعفر بن سلیمان سے، اُس نے یزید رشک سے، اُس نے مطرف بن عبداللہ سے، اُس نے عمران بن حصین سے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "علیؑ مجھ سے ہیں اور مَیں ان سے ہوں اور ولی ہیں میرے بعد ہر مومن کے۔"

---

[1] الصحیح: ابوالتیاح یزید بن حمید الضبعی البصری المتوفی ۱۲۸، تهذیب التهذیب ۱۱: ۲۳۰، تقریب التهذیب ۲: ۳۶۳، الجرح والتعدیل ٤ ق ۲۵٦، رجال الصحیحین ۲: ۵۷۳، خلاصة تهذیب الکمال: ۲۷

[2] فضائل الخمسة ۲: ۲٤۲۔

الاختلاف على ابى اسحاق فى هذا الحديث

اخبرنا احمد بن سليمان، قال: اخبرنا ابو اسحاق، قال: حدثنى حبشى بن جنادة السلولى [1] قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول: على منى وانا منه۔ [2] قلت لابى اسحاق عن البزار۔

اخبرنا احمد بن سليمان، قال: حدثنا عبدالله، قال: حدثنا اسرائيل، عن ابى اسحاق، عن البراء بن عازب، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لعلى: انت منى وانا منك۔ رواه القاسم بن يزيد المخزومى، عن اسرائيل، عن ابى اسحاق، عن هبيرة ابن مريم، وهانى بن هانى، [3] عن على رضىالله عنه قال: لما صدرنا [4] من مكة اذا ابنة حمزة تنادى: يا عم يا عم، فتناولها على رضى الله عنه واخذها فقال لصاحبته: دونك ابنة عمك فحملتها، فاختصم فيها على وزيد وجعفر، فقال على: انا آخذها

[1] حبشى بن جنادة بن نصر السلولى الصحابى. تهذيب التهذيب ٢: ١٧٦ اسد الغابة: ٣٦٦.

[2] كنوز الحقائق للمنادى: ٣٧.

[3] الهمدانى الكوفى. تهذيب التهذيب ١١: ٢٢ تنقيح المقال ٣: ٢٩٠، منتهى الآمال: ٣٢٠، رجال الطوسى: ٦٢، فقد الرجال: ٣٦٨، اعيان الشيعة ٥١: ٤٣، الطبقات الكبرى ٦: ٢٢٣ ط بيروت.

[4] فى تاريخ بغداد ٤: ١٤٠ هكذا لما خرجنا من مكة تلقتنا

وھی بنت عمی۔ وقال جعفر: ابنة عمی و خالتھا تحتی۔ وقال زید: ابنة اخی۔ فقضی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لخالتھا وقال: الخالة بمنزلة الام، ثم قال لعلی: انت منی بمنزلة ھارون و انا منك۔ وقال لجعفر: اشبھت خلقی وخلقی، وقال لزید! یا زید انت اخونا ومولانا۔ [1]

ابواسحاق کا اختلاف

حدیث

ہم نے احمد بن سلیمان سے، اُس نے ابواسحاق سے، اُس نے حبشی سے، اُس نے جنادہ سلولی سے، اُس نے کہا کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا، انھوں نے فرمایا "علیؑ مجھ سے ہیں اور مَیں ان سے ہوں۔"

محدث نسائی کہتے ہیں کہ ابواسحاق نے بزار کی روایت بیان کی ہے۔

حدیث

ہم نے احمد بن سلیمان سے، اُس نے عبداللہ سے، اُس نے اسرائیل سے، اُس نے ابواسحاق سے، اُس نے براُبن عازب سے کہ رسول خداؐ نے حضرت علیؑ کیلئے فرمایا "مَیں تجھ سے ہوں اور تُو مجھ سے ہے۔"

حدیث

اُس نے قاسم بن یزید مخزومی سے، اُس نے اسرائیل سے، اُس نے

---

[1] تاریخ بغداد ٤: ١٤٠ وفیه فقال یا رسول اللہ تزوجھا فقال انھا ابنة اخی من الرضاعة سنن البیھقی ٨: ٥ ؛ مسند احمد ١: ٩٨، المستدرك ٣: ١٢٠، مشكل الآثار ٤: ١٧٣

ابواسحاق سے، اُس نے ھبیرہ ابن مریم سے، اُس نے ھانی بن ھانی سے، اُس نے حضرت علی علیہ السلام، سے وہ فرماتے ہیں۔ جب ہم مکّہ سے نکلے تو حضرت حمزہؓ کی شہزادی چچا جان، چچا جان کہتی ہوئی دوڑتی ہوئی آئی، تو حضرت علی علیہ السلام نے اُسے لیا اور اپنی زوجہ محترمہ حضرت سیّدہ فاطمہ زہراؑ کے حوالے کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنے چچا کی بیٹی کو اُٹھالیں، اس واقعہ کے بعد حضرت علیؑ، زید اور جعفر کے درمیان جھگڑا شروع ہو گیا، حضرت علی علیہ السلام فرماتے تھے کہ یہ میرے چچا کی بیٹی بھی ہے، میں اسے اپنے پاس رکھوں گا، حضرت جعفر فرماتے تھے کہ یہ میرے چچا کی بیٹی بھی ہے اور اس کی خالہ میری بیوی ہے، حضرت زید کہتے تھے کہ یہ میرے بھائی کی بیٹی ہے۔

جب یہ معاملہ رسول خداؐ کے پاس گیا تو آپؐ نے فرمایا: یہ لڑکی اپنی خالہ کے پاس رہے گی کیونکہ خالہ ماں کے مقام پر ہوتی ہے، پھر حضرت علیؑ سے فرمایا کہ تجھ کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰؑ سے تھی۔ جناب جعفر سے فرمایا کہ تم خَلق وخُلق میں مجھ سے مشابہت رکھتے ہو اور جناب زید سے فرمایا: تو ہمارے بھائی اور مولا ہو۔

قول النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

علی کنفسی

اخبرنا العباس بن محمد الدوری، قال: حدثنا الاخوص بن جواب، 1 قال: حدثنا یونس بن اسحاق، عن ابی اسحاق السبیعی عن زید بن یشیغ، 2 عن ابی رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: لینتھین بنو ولیعة 3 او لابعثن علیھم رجلا کنفسی ینفذ فیھم امری فیقتل المقاتلة ویسبی الذریة۔ فما راعنی الا وکف عمر فی حجزتی من خلفی وقال: من یعنی؟ قلت: ایاک یعنی وصاحبک۔ قال: فمن یعنی؟ قلت: خاصف النعل۔ قال: وعلی یخصف النعل۔ 4

---

1 ابو الجواب الکوفی الضبی مات ۲۱۱، تہذیب التہذیب ۱: ۱۹۱، الکنی والاسماء ۱: ۱۳۹، رجال الصحیحین ۱: ۵۱، الجرح والتعدیل ۱ ق ۱: ۳۲۸۔

2 زید بن یشیع ویقال اشیغ الھمدانی الکوفی، تہذیب التہذیب ۳: ۳۲۷ المشتبہ ۱: ۱۱۲، تقریب التہذیب ۱: ۲۷۷، میزان الاعتدال ۲: ۱۰۷

3 ولیعة بطن من کندة من القحطانیة معجم البلدان ۱: ۵۸۹، لسان العرب ۱۰: ۲۹۳، تاریخ الطبری ۳: ۲۷۱، الصحاح: ۶۳۳، معجم قبائل العرب ۳: ۱۲۵۳۔

4 الریاض النضرة ۲: ۱٦٤، مجمع الزوائد ۷: ۱۱۰، الاستیعاب ۲: ٤٦٤ تذکرة الخواص: ٤٠ وفیہ فقال: عمر رضی اللہ عنہ واللہ ما اشتھیت الا مارة الا یومئذ جعلت انصب لہ صدری رجاء ان یقول ھذا، فالتفت الی علی فاخذ بیدہ وقال: ھذا ھو ھذا ھو مرتین الدیر ۲: ۳۱۹

علی علیہ السلام میری جان ہیں

حدیث

ہم نے عباس بن محمد دوری سے، اُس نے احوص بن جواب سے، اُس نے یونس بن اسحاق سے، اُس نے ابواسحاق سبیعی سے، اُس نے زید بن یثیغ سے، اُس نے ابی سے، اُس نے کہا کہ حضرت رسولؐ خدا نے بنو ربیعہ کو ازراہِ انتباہ فرمایا کہ تمہاری طرف ایک ایسا شخص آئے گا جو میری جان کی طرح ہے وہ میرا حکم تم پر نافذ کرے گا، جنگ کرنیوالوں کو قتل کرے گا، تمہاری اولاد کو قیدی بنائے گا، مَیں یہ سن کر حیران ہو رہا تھا کہ حضرت عمر میرے پیچھے سے میرے کمرے میں آ داخل ہوئے، مَیں نے کہا کہ اس سے مراد تمہارا ساتھی ہے؟ انھوں نے پوچھا کون؟ مَیں نے کہا جوتا مرمت کرنیوالا۔ انھوں نے کہا جوتوں کی مرمت تو علیؑ کرتے ہیں۔

قوله صلی الله علیه وسلم لعلی رضی الله عنه:

أنت صفی و أمینی

اخبرنا زکریا بن یحیی، قال: حدثنا ابن ابی عمرو بن ابی مروان، قال: حدثنا عبدالعزیز، عن یزید بن عبدالله بن اسامة ابن الهاد، [1] عن محمد بن نافع ابن عجیرة، [2] عن ابیه، عن علی رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: اما انت یا علی انت صفی و امینی۔ [3]

اے علی علیہ السلام! تو میرا صفی اور امین ہے

حدیث

ہم نے زکریا بن یحیٰ سے، اُس نے ابن ابی عمرو بن ابی مروان سے، اُس نے عبدالعزیز سے، اُس نے یزید بن عبداللہ بن اُسامہ ابن ہاد سے، اُس نے محمد بن قانع ابن عجیرہ سے، اُس نے اپنے والد سے، اُس نے حضرت علی علیہ السلام سے کہ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا

"اے علیؑ تو میرا صفی اور امین ہے۔"

---

[1] ابو عبدالله المدنی المتوفی ۱۳۹ تہذیب التہذیب ۱۱: ۳۳۹، تقریب التہذیب ۲: ۳۶۷، رجال الصحیحین ۲: ۵۷۵، الجرح والتعدیل ٤ ق ۲: ۲۷۵۔

[2] کان والده من الصحابة تہذیب التہذیب ۱۰: ٤۰۸، تقریب التہذیب ۲: ۲۹٦، اسد الغابة ۵: ۱۰، تجرید اسماء الصحابة ۲: ۱۱۰، خلاصة تہذیب الکمال: ۳٤۲۔

[3] صحیح الترمذی ۲: ۲۹۷ باختلاف یسیر فی اللفظ۔

قوله صلی الله علیه وسلم:
لا یودی عن الا انا وعلی

اخبرنا احمد بن سلیمان، قال: حدثنا اسماعیل، عن ابی اسحاق عن حبشی بن جنادۃ السلولی قال: قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم: علی منی وانا منه فلا یودی عنی الا انا وعلی۔ [1]

علی علیہ السلام میری امانتیں ادا کرنے والا ہے

حدیث

ہم نے احمد بن سلیمان سے، اُس نے اسماعیل سے، اُس نے ابواسحاق سے، اُس نے حبشی بن جبادہ سلولی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علیؑ "مجھ سے ہے اور مَیں علیؑ سے ہوں، مَیں اپنی امانتیں خود ادا کروں گا یا علیؑ ادا کریں گے۔

[1] مرت الاشارة الی مصادر هذا الحدیث بصورة مفصلة. کفایة الطالب ۱۴۳.

توجیه النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم براءۃ مع علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اخبرنا محمد بن بشار، قال: حدثنا عفان وعبدالصمد، قال: حدثنا حماد بن سلمة، عن سماك بن حرب، عن انس قال: بعث النبی صلی اللہ علیه وسلم براءة مع ابی بکر، ثم دعاه فقال: لا ینبغی ان یبلغ هذا الا رجل من اهلی فدعا علیاً فاعطاه ایاها۔ [1]

اخبرنا العباس بن محمد الدوری، قال: حدثنا ابو نوح قداد عن یونس بن ابی اسحاق، عن ابی اسحاق، عن زید بن سبیع، [2] عن علی رضی اللہ عنه: ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم بعث ببرأة الی اهل مکة مع ابی بکر، ثم اتبعه بعلی فقال له: خذ الکتاب فامض به الی اهل مکة۔ قال: فلحقه فاخذ الکتاب منه فانصرف ابوبکر وهو کئیب فقال لرسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم: انزل فی شیء قال: لا، الا انی امرت ان ابلغه انا او رجل من اهل بیتی۔ [3]

---

[1] صحیح الترمذی ۲: ۱۸۳، بسنده عن انس بن مالك. مسند احمد ۳: ۲۸۳، الدر المنثور ۳: ۲۰۹ ط فست وقال: اخرجه ابن ابی شیبة واحمد والترمذی وحسنه وابو الشیخ وابن مردویه عن انس

[2] الصحیح: زید بن یثیع کما مرت الاشارة الی ترجمته

[3] فضائل الخمسة ۲: ۳۴۳

اخبرنا زکریا بن یحیی، قال حدثنا عبدالله بن عمر، قال: حدثنا اسباط، عن فطر، عن عبدالله بن شریك، عن عبدالله بن رقیم، عن سعد قال: بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم ابا بکر براء ة، حتی اذا کان ببعض الطریق ارسل علیاً رضی الله عنه فاخذهما منه، ثم سار بها۔ فوجد ابوبکر فی نفسه، فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یودی عنی الا انا او رجل منی۔ [1]

اخبرنا اسحاق بن ابراهیم بن راهویه، قال قرأت علی ابی قرأت علی موسی بن طارق، عن ابی صالح، قال حدثنی عبدالله ابن عثمان بن خثیم، [2] عن ابی الزبیر، [3] عن جابر ان النبی صلی الله علیه و آله وسلم حین رجع من عمرة الجعرانه [4] بعث ابا بکر علی الحج، فاقبلنا معه حتی اذا کنا بالعرج توب بالصبیح، فلما استوی للتکبیر سمع الرغوة خلف ظهره ذوقف عن التکبیر، فقال: هذه رغوة ناقة رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم الجدعا، لقد بدأ الرسول صلی الله علیه وسلم فی الحج، فلعله ان یوکن رسول الله صلی الله علیه وسلم فنصلی معه۔ فاذا علی رضی الله عنه علیها، فقال له ابوبکر امیر ام رسول؟ قال: لا، بل رسول ارسلنی رسول الله صلی الله علیه وسلم ببراء ة اقرؤها علی الناس فی مواقف الحج۔ فقدمنا

---

[1] الدر المنثور ۳: ۲۰۹، باختلاف یسیر فی اللفظ وقال اخرجه ابن مردویه عن سعد بن ابی وقاص تفسیر الطبری ۱۰: ۴۶ بسنده عن ابن عباس

[2] القادری المکی ابو عثمان مات ۱۳۲، تهذیب التهذیب ۵: ۳۱۴، تقریب التهذیب ۱: ۴۳۲، رجال الصحیحین ۱: ۲۷۵

[3] محمد بن مسلم بن تدرس الاسدی المکی مات ۱۲۶ھ تهذیب التهذیب ۹: ۴۴۰، خلاصة تهذیب الکمال ۳: ۴۶ الجرح والتعدیل ۴ ق ۱: ۷۴

[4] الجعرانة بین مکة والطائف علی سبعة امیال من مکة تاج العروس ۳: ۱۰۳

مکة، فلما کان قبل الترویة بیوم قام ابوبکر، فخطب الناس فحسدھم عن مناسکھم، حتی اذا فرغ قام علی فقرأ علی الناس براء ة حتی ختمھا، ثم خرجنا معه حتی اذا کان یوم عرفه، قام ابوبکر فخطب الناس فحدثھم عن مناسکھم، حتی اذا فرغ قام علی رضی اللہ عنه فقرأ علی الناس براء ة حتی ختمھا۔ فلما کان النفر الاوّل قام ابوبکر فخطبه الناس فحدثھم کیف ینفرون او کیف یرمون فعلمھم مناسکھم۔ فلما فرغ قام علی رضی اللہ عنه فقرأ علی الناس براء ة حتی ختمھا۔ [1]

علی علیہ السلام اور سورۂ برأت

حدیث

ہم نے محمد بن بشار سے، اُس نے عفان اور عبدالصمد سے، ان دونوں نے حماد بن سلمٰی سے، اُس نے سماک بن حرب سے، اُس نے انس سے، اُس نے کہا کہ اللہ کے رسولؐ نے حضرت ابوبکر کو سورۂ برأت کیساتھ بھیجا، پھر انھیں واپس بلا کر فرمایا: اُسے نہیں پہنچائے گا مگر وہ شخص جو میری اہل بیتؑ سے ہو، پھر حضرت علی علیہ السلام کو بلا کر سورۂ برأت انہیں عطا فرمائی۔

حدیث

ہم نے عباس بن محدوری سے، اُس نے ابونوح قداد سے، اُس نے یونس بن ابی اسحاق سے، اُس نے ابواسحاق سے، اُس نے زید بن سبیع سے، اُس نے

[1] الریاض النضرة ۲: ۱۷۱، کنز العمال ٦: ۱٥٤، مجمع الزوائد ۹: ۱۲۸، الغدیر ۳: ۲٤٥ وفیه: الحدیث صحیح رجاله رجال الصحیح، المستدرک ۳: ٥۱۔

حضرت علی علیہ السلام سے کہ رسول اکرمؐ نے حضرت ابوبکر کو سورہ برأت دے کر مکہ کی طرف بھیجا، پھر حضرت علیؑ کو ان کے پیچھے بھیجا کہ وہ مکتوب ان سے لے لیں اور اہل مکہ کی طرف جائیں۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے حضرت ابوبکر کو راستے میں جا لیا اور ان سے وہ مکتوب لے لیا، پس حضرت ابوبکر غمزدہ صورت میں واپس آ گئے۔ لوگوں نے پوچھا۔ یارسول اللہ ﷺ! کوئی وحی نازل ہوئی ہے، آپؐ نے فرمایا: نہیں بلکہ مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اس پیغام کو یا تو میں خود پہنچاؤں یا میرے اہل بیتؑ میں سے کوئی پہنچائے۔

حدیث

ہم نے زکریا بن یحییٰ سے، اُسنے عبداللہ بن عمر سے، اُس نے اسباط سے، اُس نے فطر سے، اُس نے عبداللہ بن شریک سے، اُس نے عبداللہ بن رقیم سے، اُس نے سعد سے، اُس نے کہا کہ رسول خداؐ نے حضرت ابوبکر کو سورۂ برات کیساتھ بھیجا، ابھی وہ راستے میں تھے کہ حضرت علیؑ کو ان کے پیچھے بھیجا کہ وہ اُن سے لے لیں اور آپ نے ان سے سورۃ لے لی تو حضرت ابوبکر کو اس بات کا غم ہوا تو رسول خداؐ نے فرمایا کہ اسے کوئی نہیں پہنچائے گا مگر میں خود یا وہ مرد جو مجھ سے ہو۔

حدیث

ہم نے اسحاق بن ابراہیم بن راھویہ سے، اُس نے اپنے باپ راھویہ سے، اُس نے موسیٰ بن طارق سے، اُس نے ابی صالح سے، اُس نے عبداللہ ابن عثمان بن خثیم سے، اُس نے ابی زبیر سے، اُس نے جابر سے، حضرت جابر روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ عمرۃ الجعرانۃ نامی جگہ سے واپس آئے تو حضرت ابوبکر کو حج کیلئے روانہ

فرمایا، ہم بھی ان کیساتھ تھے۔ راستے میں مقامِ عرج پر صبح کی نماز کیلئے کپڑا اچھایا، پس جب تکبیر کیلئے کھڑے ہوئے تو پیچھے سے ناقہ کے بلبلانے کی آواز سُنی، چنانچہ تکبیر کو موقوف کردیا گیا کیونکہ یہ رسول خدا کی ناقہ جدعا کے بلبلانے کی آواز تھی، ہم نے خیال کیا کہ شاید رسول اللہ خود حج کیلئے تشریف لا رہے ہیں، لہٰذا آپ کیساتھ نماز پڑھی جائے لیکن وہ حضرت علی علیہ السلام تھے تو حضرت ابوبکر نے پوچھا، آپ امیر ہیں یا پیغام رسان تو حضرت علیؑ نے فرمایا: امیر نہیں پیغامبر ہوں، مجھے رسول خداؐ نے بھیجا ہے کہ میں مواقفِ حج میں لوگوں کے سامنے سورۂ برات پڑھوں۔

پس جب ہم مکہ میں داخل ہوئے تو ایام ترویہ سے قبل ایک روز حضرت ابوبکر کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے ان سے گفتگو کی اور مناسکِ حج بیان کیے، جب وہ فارغ ہوئے تو حضرت علیؑ اُٹھے۔ آپؑ نے لوگوں پر سورۂ براٗت پڑھی، پھر ہم ان کیساتھ نکلے کہ یومِ عرفہ ہوا۔

حضرتِ ابوبکر اُٹھے انھوں نے خطبہ دیا اور مناسکِ حج بیان کئے، جب وہ خطاب سے فارغ ہوئے تو حضرت علیؑ اُٹھے اور لوگوں پر سورۂ براٗت پڑھی، یہاں تک کہ ختم ہوگئی۔ پہلے آدمی حضرت ابوبکر ہیں جنہوں نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا کہ منیٰ سے واپسی کیسے ہو، رمی کیسے کرنی ہے اور انھیں مناسکِ حج کی تعلیم دی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو حضرت علیؑ اُٹھے اور لوگوں پر سورۂ براٗت پڑھی کہ ختم ہوگئی۔

قول النبی صلی الله علیه وسلم:
من کنت ولیه فهذ اولیه

اخبرنا احمد بن المثنی، قال: حدثنا یحیی بن معاذ، قال: اخبرنا ابوعوانة، عن سلیمان قال: حدثنا حبیب بن ابی ثابت۔ عن ابی الطفیل، عن زید بن ارقم قال: لما رجع النبی صلی الله علیه وسلم من حجة الوداع ونزل غدیر خم امر بدوحات فقممن ثم قال: کانی دعیت فاجبت وانی تارک فیکم الثقلین احدهما اکبر من الآخرة: کتاب الله وعترتی اهل بیتی، فانظروا کیف تخلفونی فیهما فانهما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض۔ ثم قال ان الله مولا وانا ولی کل مومن۔ ثم انه اخذ بید علی رضی الله عنه فقال: من کنت ولیه فهذا ولیه، اللهم وال من والاه وعاد من عاداه۔ فقلت لزید: سمعته من رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم؟ فقال: وانه ما کان فی الدوحات احد الا رآه بعینه وسمعه باذنیه۔ [1]

اخبرنا ابوکریب محمد بن العلاء الکوفی، قال: حدثنا ابومعاویة، قال: حدثنا الاعمش، عن سعید بن عمیر، عن ابن بریدة

[1] الغدیر ۱: ۳۰، المستدرک ۳: ۱۰۹ ثم قال هذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین، کنزالعمال ۱: ۴۸۔

ابیه [1] قال: بعثنا رسول الله صلی الله علیه وسلم واستعمل علینا علیاً. فلما رجعنا سالنا کیف رایتم صحبة صاحبکم؟ فاما شکونه انا واما شکاه غیری۔ فرفعت رأسي وکنت رجلا من مکة [2] واذا وجه رسول الله صلی الله علیه وسلم قد احمر فقال: من کنت ولیه فعلی ولیه۔ [3]

اخبرنا محمد بن المثنی، قال: حدثنا ابو احمد، قال: اخبرنا عبدالملك بن ابی عینة، عن الحکم، عن سعید بن حبیر، عن ابن عباس قال: حدثنی بریدة قال: بعثنی النبی صلی الله علیه وسلم مع علي رضی الله عنه الی الیمن، فرأیت منه جفوة، فلما رجعت شکوت الی النبی صلی الله الیه وسلم، فرفع راسه الی وقال: یا بریدهة، من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔ [4]

اخبرنا ابوداود، قال: حدثنا ابونعیم، قال: حدثنا عبدالملك بن ابی عینیه، قال: اخبرنا الحکم، عن سعید بن جبیر، عن ابن عباس، عن بریدة قال: خرجت مع علی رضی الله عنه الی الیمن فرأت منه جفوة، فقدمت علی النبی صلی الله علیه وسلم فذکرت علیاً فتنقصته، فجعل رسول الله صلی الله علیه وسلم یتغیر وجهه، فقال: یا بریدة، الست اولی بالمومنین من

---

[1] بریدة بن الحصیب ابوسهل الاسلمی المتوفی ٦٣

[2] فی نسخة مکبابا

[3] المستدرك ٣: ١١٠، حلیة الاولیاء ٤: ٢٣، تفسیر المنار ٦: ٤٦٤، الغدیر ١: ٢٠، کنزالعمال ٦: ٣٩٨، مجمع الزوائد ٩: ١٠٨ وفیه فقلت: لا اسوء لك فیه ابداً وفی نسخة فذهب الذی فی نفسی علیه فقلت: لا اذکره بسوء

[4] تفسیر السیوطی ٥: ١٨٢، قال: واخرج ابن ابی شیبة واحمد والنسائی عن بریدة قال: غزوت مع علی الیمن فرأیت منه جفوة، فلما قدمت علی رسول الله (ص) الحدیث.

انفسهم؟ قلت: بلي يا رسول الله، قال: من كنت مولاه فعلي مولاه۔ [1]

اخبرنا ذكريا بن يحيى، قال: حدثنا نصُر بن على، قال: حدثنا عبدالله بن داود، عن عبدالواحد بن ايمن [2] عن ابيه، ان سعداً قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من كنت مولاه فعلي مولاه۔ [3]

اخبرنا قتيبة بن سعيد، قال: حدثنا ابن ابي عدى، عن عوف عن ميمون ابى عبدالله قال: قال زيد بن ارقم: قام رسول الله صلى الله عليه وسلم، فحمد الله واثنى عليه ثم قال: الستم تعلمون انى اولى بكل مومن نفسه؟ قالو: بلى، نشهد لانت اولى بكل مومن من نفسه۔ قال: فانى من كنت مولاه فهذا مولاه۔ واخذ بيد علي۔ [4]

اخبرنا محمد بن يحيى بن عبدالله النيسابورى، واحمد بن عثمان ابن حكيم، قال: حدثنا عبدالله بن موسى، قال: اخبرنا هانى ابن ايوب، [5] عن طلحة، قال: حدثنا عميرة بن سعد: انه سمع علياً رضي الله عنه وهو ينشد في الرحبة: من سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: من كنت

[1] الاستيعاب ٢: ٤٧٣، اسنى المطالب ٣، الجامع الصغير ٢: ٥٠٥، كنزالعمال ٦: ٣٩٨، الدر المنثور ٤: ١٨٢، تفسير المنار ٦: ٤٦٤، الغديرا ١: ٢٠.

[2] ابوالقاسم عبدالواحد بن ايمن الخزومى المكى تهذيب التهذيب ٦: ٤٣٣، تقريب التهذيب ١: ٥٢٥، خلاصة تهذيب الكمال ٢٠٩، رجال الصحيحين ١: ٣١٩

[3] الغدير ١: ٤٢

[4] مسند احمد ٤: ٣٧٢، الغدير ١: ٣١، فضائل الخمسة ١: ٣٥٦ المناقب الخوارزمى ٧٩

[5] الحنفى الكوفى تهذيب التهذيب ١١: ٢١، الجرح والتديل ٤ق ٢: ١٠٢ ميزان الاعتدال ٤: ٢٩٩ وفيه هانى بن ايوب الجعفى

مولاه فعلی مولاه؟ فقام ستة نفر فشهدوا۔ [1]

اخبرنا محمد بن المثنی، قال: حدثنا محمد، قال: حدثنا شعبة، عن ابی اسحاق، قال: حدثنی سعید بن وهب، قال: قام خمسة اوستة من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فشهدوا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: من کنت مولاه فعلی مولاه۔ [2]

اخبرنا علی بن محمد بن قاضی المصیصة، قال: حدثنا خلف قال: حدثنا شعبة، عن ابی اسحاق، قال! حدثنی سعید بن وهب: انه قام صحابة ستة، وقال زید بن یشیع: وقام مما یلی المنبر ستة فشهدوا انهم سمعوا رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: من کنت مولاه فعلی مولاه۔ [3]

اخبرنا ابوداؤد، قال: حدثنا عمران بن ابان، قال: حدثنا شریك، قال: حدثنا ابواسحاق، عن زید بن یشیع قال: سمعت علی بن ابی طالب رضی الله عنه یقول علی منبر الکوفة: انی انشد الله رجلا ولا یشهد الا اصحاب محمد سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم غدیرخم یقول: من کنت مولاه فعلی مولاه، اللهم وال من والاه وعاد من عاداه۔ فقام ستة من جانب المنبر الآخر [4] فشهدوا انهم سمعوا رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ذلك۔

---

[1] الغدیر ۱: ۱۸۱

[2] مسند احمد ۱: ۱۱۸، الغدیر ۱: ۱۷۳

[3] الغدیر ۱: ۱۷۲

[4] فیه سقط، وعلی رای شیخنا الحجة الامینی لعله هکذا فقام ستة من جانب المنبر وستة من جانب الآخر

قال شريك: فقلت لابي اسحاق: هل سمعت البراء بن عازب يهدث بهذا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ قال: نعم [1] قال ابو عبدالرحمان: عمران بن ابان الواسطي ليس بقوى في الحديث۔ [2]

جس کا مَیں مولیٰ ہوں اُس کا علیؑ مولیٰ ہے

حدیث

ہم نے احمد بن مثنیٰ سے، اُس نے یحییٰ بن معاذ سے، اُس نے ابوعوانہ سے، اُس نے سلیمان سے، اُس نے حبیب بن ابی ثابت سے، اُس نے ابوطفیل سے، اُس نے زید بن ارقم سے، اُس نے کہا کہ جب رسول اللہ حجۃ الوداع سے واپس آرہے تھے تو غدیر خم کے مقام پر نزول فرمایا، لوگوں کو بھی قیام کا حکم دیا اور پالانوں کا منبر بنایا گیا، پھر فرمایا: ایسے معلوم ہوتا ہے کہ مجھے اللہ کی طرف سے بلاوا آگیا ہے اور مَیں نے اُس کا جواب دے دیا ہے اور مَیں تم میں دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں، ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے اور وہ اللہ کی کتاب اور میری عترت اہل بیتؑ ہے، پس غور کرو تم میرے بعد ان سے کیا سلوک کرتے ہو؟ اور یہ دونوں کبھی ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ حوضِ کوثر پر مجھ سے آملیں گی، پھر فرمایا: میرا مولا اللہ ہے، مَیں تمام مومنوں کا مولا ہوں پھر حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جس کا مَیں مولا ہوں، اُس کا یہ مولا ہے، اے میرے اللہ جو اس سے دوستی رکھے تو اُس سے دوستی رکھ اور جو اس سے

---

[1] الغدير ١٠١٧١

[2] وثقه جماعة من ائمة الحديث والرجال منهم ابن حبان فقد ذكره فى الثقات تهذيب التهذيب ٨: ١٢٢، وقال ابن عدى: لا ارى بحديثه باساً ولم ار فى حديثه منكراً، ميكراً ميزان الاعتدال ٣٠٣: ٢٣٣

دشمنی رکھے تو اُس سے دشمنی رکھ۔ راوی کہتا ہے کہ مَیں نے حضرت زید سے کہا کہ کیا تو نے رسولؐ خدا سے یہ بات سنی ہے؟

حدیث

ہم نے ابوکریب محمد بن علا کوفی سے سُنا، اُس نے ابومعاویہ سے سُنا، اُس نے اعمش سے، اُس نے سعید بن عمیر سے، اُس نے ابن بریدہ سے، اُس نے اپنے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے ہمیں حضرت علیؑ کی زیرِ قیادت کسی مہم پر بھیجا، پس جب ہم لوگ واپس آئے تو آپ نے پوچھا کہ تم نے اپنے صاحب کی محبت کو کیسے پایا؟ پس مَیں اور ایک دوسرے شخص نے حضرت علیؑ کی شکایت کی اور جب مَیں نے اپنا سر اُٹھا کر دیکھا تو وہ دوسرا شخص اہلِ مکہ سے تھا اور جب رسولؐ خدا کے رُخِ انور کی طرف دیکھا تو آپ کا چہرہ انور غصّے سے سُرخ تھا، آپؐ نے فرمایا: جس کا مَیں ولی ہوں اُس کا علیؑ، ولی ہے۔

حدیث

ہم نے محمد بن مثنیٰ سے، اُس نے ابواحد سے، اُس نے عبدالملک بن ابی عیینہ سے، اُس نے حکم سے، اُس نے سعید بن جبیر سے، اُس نے ابن عباس سے، اُس نے بریدہ سے، اُس نے کہا کہ رسول اکرمؐ نے ہمیں حضرت علیؑ کی قیادت میں یمن کی طرف بھیجا تو اس دوران مَیں نے ان کی سختی دیکھی تو واپسی پر مَیں نے ان کی پیغمبرؐ کی خدمت میں شکایت کی۔ پس آپؐ نے میری طرف سر اُٹھا کر دیکھا اور فرمایا: اے بریدہ! جس کا مَیں مولا ہوں، اُس کا علیؑ مولا ہے۔

حدیث

ہم نے ابوداؤد سے، اُس نے ابونعیم سے، اُس نے عبدالملک بن ابی عیینہ

سے، اُس نے حکم سے، اُس نے سعید بن جبیر سے، اُس نے ابن عباس سے، اُس نے بریدہ سے، اُس نے کہا کہ مَیں حضرت علیؑ کیساتھ یمن کی طرف گیا، راستے میں ان کی سختی دیکھی۔ جب واپس آئے تو رسولؐ خدا کے سامنے ان کی شکایت کی تو آپؐ کے چہرۂ انور پر جلال برسنے لگا، فرمایا: اے بریدہ! کیا مَیں مومنوں کی جانوں کا ان سے زیادہ مالک نہیں ہوں؟ مَیں نے عرض کیا جی ہاں یارسولؐ اللہ۔ تو فرمایا کہ جس کا مَیں مولا ہوں، اُس کا علیؑ مولا ہے۔

حدیث

ہم نے زکریا بن یحیٰی سے، اُس نے نصر بن علی سے، اُس نے عبداللہ بن داؤد سے، اُس نے عبدالواحد بن ایمن سے، اُس نے اپنے والد سے، اُس نے حضرت سعد سے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا مَیں مولیٰ ہوں، اُس کا علیؑ مولا ہے۔"

حدیث

ہم نے قتیبہ بن سعید سے، اُس نے ابن ابی عدی سے، اُس نے عوف سے، اُس نے میمون ابی عبداللہ سے، اُس نے زید بن ارقم سے، اُس نے کہا کہ رسول کرمؐ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ مَیں تمام مومنین کی جانوں کا ان سے زیادہ مالک ہوں؟ لوگوں نے عرض کیا جی ہاں آپؐ ہر مومن کی جان کے اُس سے زیادہ مالک ہیں تو آپؐ نے فرمایا "جس کا مَیں مولا ہوں، اُس کے یہ مولا ہیں"۔ پھر حضرت علیؑ کا ہاتھ تھام لیا۔

حدیث

ہم نے محمد بن یحیٰی بن عبداللہ نیشاپوری اور احمد بن عثمان ابن حکیم سے،

انھوں نے عبداللہ بن موسیٰ سے، اُس نے کہا کہ ہمیں ہانی ابن ایوب نے، اُسنے طلحہ سے، اُس نے عمیرہ بن سعد سے، وہ روایت کرتے ہیں کہ مَیں نے حضرت علیؑ اسے دورانِ خطبہ سُنا، وہ فرمارہے تھے کہ مَیں تمہیں قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا یہ رسول ﷺ کا فرمان ہے کہ جس کا مَیں مولیٰ ہوں، اُس کا علیؑ مولا ہے، آپکا یہ ارشاد سُن کر چھ آدمی اُٹھے اور انھوں نے اس امر کی گواہی دی کہ ہم نے یہ رسولؐ اللہ کا فرمان سنا ہے۔

حدیث

ہم نے محمد بن مثنیٰ سے، اُس نے محمد سے، اُس نے شعبہ سے، اُس نے ابواسحاق سے، اُس نے سعید بن وھب سے، اُس نے کہا کہ حضرت علیؑ کے اس سوال کے جواب میں پانچ یا چھ صحابی اُٹھے اور انھوں نے گواہی دی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جس کا مَیں مولیٰ ہوں اُس کا علیؑ مولیٰ ہے۔

حدیث

ہم نے علی بن محمد علی قاضی مصیصہ سے، اُس نے خلف سے، اُس نے شعبہ سے، اُس نے ابواسحاق سے، اُس نے سعید بن وھب سے، اُس نے کہا کہ اس امر کی گواہی دینے والے چھ صحابہ رُسول تھے، زید بن یثیغ نے کہا کہ حضرت علیؑ کے منبر کے پاس کھڑے ہو کر چھ اشخاص نے گواہی دی کہ انھوں نے رسولؐ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کا مَیں مولیٰ ہوں، اُس کا علیؑ مولیٰ ہے۔

حدیث

ہم نے ابوداؤد سے، اُس نے عمران بن ابان سے، اُس نے شریک سے، اُس نے ابواسحاق سے، اُس نے زید بن یثیغ سے، اُس نے کہا کہ مَیں نے حضرت علیؑ

سے سُنا جب وہ کوفہ میں منبر پر فرما رہے تھے مَیں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں اس امر میں سوائے اصحابِ رسول ﷺ کے کوئی شخص گواہی نہ دے کہ غدیرِ خم میں رسولؐ اللہ نے فرمایا: جس کا مَیں مولا ہوں اُس کا علیؑ مولا ہے، اے میرے اللہ تُو اُس سے محبت رکھ، جو اس سے محبت رکھے اور اُس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے، آپ کے اس فرمان پر منبر کی طرف سے چھ آدمی اُٹھے اور گواہی دی کہ ہم نے رسولؐ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے۔

شریک کہتا ہے کہ مَیں نے ابواسحاق سے پوچھا کیا تم نے براابن عازب سے یہ حدیث جو رسولؐ اللہ نے فرمائی ہے سُنی ہے؟ اُس نے کہا ہاں مَیں نے سُنی ہے، ابوعبدالرحمٰن نسائی کہتے ہیں کہ عمران بن ابان واسطی حدیث میں قوی نہیں ہیں۔

قول النبی صلی الله علیه وسلم:

علی ولی کل مومن بعدی

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: اخبرنا قتیبة بن سعید، قال: حدثنا جعفر یعنی ابن سلیمان، عن زید، عن مطرف بن عبدالله، عن عمران بن حصین قال: جهز رسول الله صلی الله علیه وسلم جیشاً واستعمل علیهم علی بن ابی طالب، فمضی فی السریة فاصاب جاریة فانکروا علیه، وتعاقد اربعه من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا بعثنا رسول الله صلی الله علیه وسلم اخبرناه ما صنع[1] وکان المسلمون اذا رجعوا من السفر بدؤا برسول الله صلی الله علیه وسلم فسلموا علیه فانصرفوا الی رحالهم۔ فلما قدمت السریة سلموا علی النبی صلی الله علیه وسلم فقام احد الاربعة فقال: یا رسول الله، الم تر ان علی بن ابی طالب صنع کذا وکذا۔ فاعرض عنه رسول الله صلی الله علیه وسلم، ثم قام الثانی وقال: مثل ذلك، ثم الثالث فقال مقالته، ثم قام الرابع فقال: مثل ما قالوا۔ فاقبل الیهم رسول الله صلی الله علیه وسلم والغضب یبصر فی وجهه، فقال: ما تریدون من علی؟[2] ان علیاً من وانا منه، وهو ولی کل مومن بعدی۔[2]

---

[1] فی روایة: اذا لقینا رسول الله (ص) اخبرناه بما صنع علی

[2] صحیح الترمذی ۲: ۲۹۷، حلیة الاولیاء ۶۰: ۲۹٤، کنزالعمال ٦: ۳۹۹، المستدرك ۳: ۱۱۰ وفیه: هذا حدیث صحیح، مسند احمد ٤: ٤۳۷ المصابیح ۲: ۲۷٥، البدایة والنهایة ۷: ۳٤٤، نزل الابرار: ۲۲، الغدیر ۳: ۲۱٦.

علی علیہ السلام میرے بعد ہر مومن کے ولی ہیں

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے قتیبہ بن سعید سے، اُس نے جعفر یعنی ابن سلیمان سے، اُس نے یزید سے، اُس نے مطرف بن عبداللہ سے، اُس نے عمران بن حصین سے، اُس نے کہا کہ ایک دفعہ رسول خداؐ نے ایک لشکر تیار کیا اور اس کا امیر حضرت علی علیہ السلام کو بنایا، اسلامی لشکر کو فتح حاصل ہوئی تو مال غنیمت میں سے ایک کنیز حضرت علیؑ نے لے لی، جسے بعض لوگوں نے اچھا نہ سمجھا، ان میں سے چار آدمیوں نے عہد کیا کہ اس امر کی خبر رسول اللہؐ کو دیں گے۔ جب یہ لشکر واپس لوٹا تو حسب معمول رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضری دی اور یہ مسلمانوں کا دستور تھا جب کسی سفر سے واپس آتے تو سب سے پہلے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضری دیتے، وہ چار آدمی جنہوں نے معاہدہ کیا تھا کہ حضرت علیؑ کے خلاف شکایت کریں گے، وہ رسول اللہؐ کے پاس حاضر ہوئے، ان میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپؐ نے علیؑ کو دیکھا، اُس نے ایسے ایسے کیا۔

یہ بات سننے کے بعد رسولؐ اللہ نے اُس سے اپنا رُخ انور پھیر لیا، پھر دوسرا اُٹھا، اُس نے بھی وہی بات کی، پھر تیسرا اُٹھا، اُس نے بھی وہی مقالہ دہرایا، پھر چوتھا اُٹھا، تو اُس نے اپنے ساتھیوں والی بات کی تو آپؐ کے چہرے پر جلال برسنے لگا اور فرمایا! مَیں علیؑ سے ہوں اور وہ میرے بعد تمام مومنوں کا ولی حاکم ہے۔

قوله صلی الله علیه وسلم:

علی ولیکم من بعدی

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: اخبرنا واصل بن عبدالاعلی الکوفی، [1] عن ابن فضیل، عن الاجلح، عن عبدالله بن بریدة عن ابیه قال: بعثنا رسول الله صلی الله علیه وسلم الی الیمن مع خالد ابن الولید، وبعث علیاً رضی الله عنه علی جیش آخر، وقال: ان التقیتما فعلی کرم الله وجهه علی الناس، وان تفرقتما فکل واحد منکما علی جنده۔ فلقینا بنی زید [2] من اهل الیمن وظفر المسلمون علی المشرکین، فقاتلنا المقاتلة وسبینا الذریة، فاصطفی علی جاریة لنفسه من البیی، وکتب بذلک خالد بن الولید الی النبی صلی الله علیه وسلم وامرنی ان انال منه۔ قال: فدفعت الکتاب الیه ونلت من علی رضی الله عنه۔فتغیر وجه رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال: لا تبغض یا بریدةُ لی علیاً، فان علیاً منی وانا منه وهو ولیکم بعدی [3]

---

[1] ابومحمد الکوفی المتوفی ۲٤٤ تهذیب التهذیب ۱۱: ۱۰٤، الجرح والتعدیل ٤ ق ۲: ۳۲، رجال الصحیحین ۲: ٥٤۳.

[2] فی نسخة زبید معجم القبائل العربیة ۲: ٤٦٤، ٤۸۸.

[3] مسند احمد ٥: ۳٥٦، مجمع الزوائد ۹: ۱۲۷، فضائل الخمسة ۱: ۳٤۱ باختلاف یسیر فی بعض الالفاظ وفیه فقال بریدة: یا رسول الله بالصحبة الا بسطت یدك فبایعتنی علی الاسلام جدیدا، قال: فما فارقته حتی بایقه علی الاسلام.

علی علیہ السلام میرے بعد تمہارا ولی ہے

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے واصل بن عبدالاعلیٰ کوفی سے، اُس نے ابن فضل سے، اُس نے اصلح سے، اُس نے عبداللہ بن بریدہ سے، اُس نے اپنے والد سے، اُس نے کہا کہ رسول اللہؐ نے ہمیں خالد بن ولید کے ساتھ یمن کی طرف بھیجا، حضرت علی علیہ السلام کی قیادت میں ایک دوسرا لشکر بھیجا اور فرمایا: اگر دونوں لشکر اکٹھے ہو جائیں تو حضرت علیؑ دونوں کے امیر ہوں گے، اگر جُدا جُدا رہیں تو امارت بھی جُدا جُدا رہے گی۔ یمن کے ایک قبیلے بنی زید سے ہماری جنگ ہوئی، مشرکین پر اہلِ اسلام کو فتح ہوئی، ہم سے لڑنے والے مارے گئے، ہم نے ان کے اہل وعیال کو قیدی بنایا، ان قیدیوں میں حضرت علی علیہ السلام نے ایک کنیز کو پسند کیا تو خالد بن ولید نے رسولِ خدا کو خط لکھا مجھے حکم دیا کہ یہ خط میں حضورؐ تک لے جاؤں، میں یہ خط لے کر حضورؐ کی خدمتِ اقدس میں آیا خط پیش کیا اور حضرت علی علیہ السلام کی شکایت کی کہ اُس نے ہمیں تکلیف پہنچائی ہے۔

جب آپؐ نے یہ سُنا تو آپؐ کے چہرۂ انور پر غضب کے آثار نمودار ہوئے، فرمایا کہ اے بریدہ! علیؑ مجھ سے ہیں اور میں علیؑ سے ہوں اور میرے بعد وہ تمہارے ولی (حاکم) ہیں۔

قول النبیؐ: من سب علیاً فقد سبنی

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: اخبرنا العباس بن محمد الدوری قال: حدثنا یحیی بن زکریا، قال: اخبرنا اسرائیل، عن ابی اسحاق عن ابی عبدالله الجدلی (1) قال: دخلت علی ام سلمة فقالت لی: ایسب رسول الله صلی الله علیه وسلم فیکم؟ قلت: سبحان الله او معاذ الله۔ قالت: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: من سب علیاً فقد سبنی۔ (2)

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: اخبرنا عبدالاعلی بن واصل ابن عبدالاعلی الکوفی، قال: جعفر بن عون، عن سعد بن ابی عبدالله قال: حدثنا ابوبکر بن خالد بن عرفطة (3) قال: رأیت سعدبن مالك بالمدینة فقال: ذکر لی انکم تسبون علیاً۔ قلت: قد فعلنا۔ قال: لعلك بنیه بعد ما سمعت من رسول الله صلی الله علیه وسلم ما سمعت۔ (4)

---

(1) عبد بن عبد، وقیل عبد الرحمان بن عبدالکوفی تهذیب التهذیب ۱۲: ۱۴۸، اللباب ۱: ۲۱۴، میزان الاعتدال ۴: ۵۴۴، المستدرك ۳: ۲۸۰۔

(2) المستدرك ۱: ۱۲۱، وفیه معاذ الله، اوسبحان الله، اوکلمة نحوها۔

(3) العذری القضاعی حلیف بنی زہرة تہذیب التهذیب ۱۲: ۲۴۔

(4) فی الحدیث سقط وهو کما فی کنزالعمال ۶: ۴۰۵ ومجمع الزوائد ۹: ۱۲۹ هکذا وعن ابی بکر بن خالد بن عارفطة انه اتی سعد بن مالك فقال بلغنی انکم تعرضون علی سب علی بالکوفة فهل سببته؟ قال معاذ الله والذی نفس سعد بیده لقد سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول فی علی شیئاً لو وضع المنشار علی مفرقی ما سببته ابداً۔ قال: رواه ابو یعلی واسناده حسن۔

جس نے علی علیہ السلام کو گالی دی اُس نے مجھے گالی دی

حدیث

ہمیں احمد بن شعیب نے، اُس نے عباس بن محمد دوری سے، اُس نے یحیٰ بن زکریا سے، اُس نے اسرائیل سے، اُس نے ابواسحاق سے، اُس نے ابوعبداللہ جدلی سے، اُس نے کہا کہ میں حضرت ام سلمٰی کے پاس گیا تو انھوں نے فرمایا: کیا تمہاری محفل میں رسول اللہ کو گالیاں دی جاسکتی ہیں؟ مَیں نے عرض کی سبحان اللہ یا معاذ اللہ یہ کیسے ممکن ہے تو فرمایا کہ مَیں نے رسول اللہ سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا۔ جس نے علیؑ کو گالی دی، اُس نے مجھے گالی دی۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے عبدالاعلیٰ بن واصل ابن عبدالاعلیٰ کوفی سے، اُس نے جعفر بن عون سے، اُس نے سعد بن ابی عبداللہ سے، اُس نے ابوبکر بن خالد بن عرفطہ سے، اُس نے کہا کہ مَیں نے مدینہ میں حضرت سعد بن مالک کو دیکھا، انھوں نے مجھ سے کہا کہ تم لوگ حضرت علیؑ کو گالیاں دیتے ہو؟ مَیں نے کہا (یعنی رسول اللہؐ کے فرمان کے منکر ہو گئے ہو) سے باز آ گئے ہو۔

الترغیب فی موالاته والترهیب عن معاداته

اخبرنا احمدبن شعیب قال: اخبرنی هارون بن عبدالله البغدادی الحبال، قال: حدثنا مصعب بن المقدام، قال: حدثنا فطر بن خلیفة، عن ابی الطفیل۔

واخبرنا ابو داود قال: حدثنا محمد بن سلیمان، حدثنا فطر عن ابی الطفیل، عن عامر بن واثله قال: جمع علی الناس فی الرحبة فقال لهم: انشد بالله کل امری، مسلم سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: یوم غدیر خم: الستم تعلمون انی اولی بالمؤمنین من انفسهم وهو قائم ثم اخذ بید علی فقال: من کنت مولاه فعلی مولاه، اللهم وال من والاه وعادِ من عاداه، قال ابوالطفیل: فخرجت وفی نفسی منه شی ء فلقیت زید بن ارقم واخبرنا فقال: تشك انا سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم واللفظ لابی داود۔ [1]

اخبرنا احمد بن شعیب، اخبرنی ابوعبدالرحمان زکریا بن یحیی السجستانی، قال: حدثنی محمد بن عبدالرحیم، قال: اخبرنا ابراهیم، [2] قال: حدثنا من، قال: حدثنی موسی بن یعقوب، عن المهاجرین

---

[1] الغدیر ۱: ۱۷٤، مسند احمد ٤: ۳۷۰، کفایة الطالب ۱۳، ۱۱ الریاض النضرة ۲: ۱٦۹، نزل الابرار: ۲۰۔

[2] ابراهیم بن سعد بن ابراهیم بن عبدالرحمان البغدادی المدنی الزهری مات ۱۸۳، تهذیب التهذیب ۱: ۱۲۱، رجال الصحیحین ۱: ۱٦، تاریخ بغداد ٦: ۸۱۰

مسمار، عن عائشة بنت سعد وعامر بن سعد، عن سعد: ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خطب فقال: اما بعد ایها الناس فانی ولیکم۔ قالوا: صدقت، ثم اخذ بید علی فرفعها، ثم قال: هذا ولیی والمؤدی عنی، اللهم وال من والاه وعاد من عاداه۔ (1)

اخبرنا احمد بن عثمان البصری ابوالجوزاء، قال ابن عیینة (2) بنت سعد، عن سعد قال: اخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم بید علی فخطب: فحمد الله واثنی علیه ثم قال: ألم تعلموا انی اولی بکم من انفسکم؟ قالوا: نعم، صدقت یا رسول الله۔ ثم اخذ بید علی فرفعها، فقال: من کنت ولیه فهذا ولیه وان الله لیوالی من والاه ویعادی من عاداه۔ (3)

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: اخبرنا ذکریا بن یحیی، قال: حدثنا یعقوب ابن جعفر بن ابی کثیر، عن مهاجر بن مسمار، قال: اخبرتنی عائشة بنت سعد، عن سعد قال: کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم بطریق مکة وهو متوجه الیها، فلما بلغ غدیر خم وقف للناس، ثم رد من تبعه ولحقه من تخلف، فلما اجتمع الناس الیه قال: ایها الناس من ولیکم؟ قالوا: الله ورسوله، ثلاثاً۔ ثم اخذ بید علی فاقامه، ثم قال: من کان الله ورسوله ولیه فهذا ولیه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه(؟)۔ (4)

---

(1) مجمع الزوائد ۹: ۱۰۴، کنز العمال ۶: ۱۵۴، مسند احمد ٤: ۳۷۲۔

(2) فی هامش الاصل هکذا: قوله بنت سعد لعله اخبرتنا بنت سعد او عن بنت سعد (۵۱) ومن المعلوم ان ابن عینة سفیان لم یرو عن بنت سعد وانما روی عن زینت زوجته بنت کعب بن عجرة۔ تهذیب التهذیب ۳: ٤۸۰۔

(3) مجمع الزوائد ۹: ۱۰۷ مختصراً وقال: رواه البزار ورجاله ثقات۔

(4) فضائل الخمسة ۱: ۳٦۵، وفیه طرق مختلفه لهذا الحدیث وقد ذکرها حسب اختلاف الفاظ الحدیث۔

حضرت علی علیہ السلام سے دوستی کی ترغیب اور اُن کی دشمنی سے ترہیب

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے اُس نے ہارون بن عبداللہ بغدادی جبال سے، اُس نے مصعب بن مقدام سے، اُس نے قطر بن خلیفہ سے، اُس نے ابوطفیل سے اور ہمیں ابوداؤد نے بتایا، اُس نے محمد بن سلیمان سے، اُس نے قطر سے، اُس نے ابوطفیل سے، اُس نے عامر بن واثلہ سے، اُس نے کہا کہ لوگ میدان میں جمع تھے اور کہا میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں جس جس نے رسول اللہ سے یہ حدیث سُنی ہے بیان کرے کہ رسول اللہ نے غدیرِ خم میں لوگوں سے خطاب فرمایا: "کیا تم جانتے ہو کہ مَیں مومنوں کی جانوں کا ان سے زیادہ مالک اور اولیٰ بالتصرف ہوں، آپؐ اس وقت کھڑے ہوئے پھر آپؐ نے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: جس کا مَیں مولا ہوں اُس کا علیؑ مولا ہے، اے میرے اللہ! جو اُس سے دوستی کرے تُو بھی اُس سے دوستی کر جو اُس سے دشمنی کرے تُو بھی اُس سے دشمنی کر۔

ابوطفیل کہتے ہیں کہ مَیں اس اجتماع سے باہر آیا تو میرے دل میں اس حدیث سے متعلق تردد تھا، چنانچہ مَیں نے حضرت زید بن ارقم سے پوچھا تو انھوں نے کہا تُو شک کرتا ہے جبکہ مَیں نے اُسے خود رسول خدا سے سُنا ہے اور یہ الفاظ ابوداؤد کے ہیں۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے ابوعبدالرحمٰن زکریا بن یحییٰ بجستانی سے، اُس نے محمد بن عبدالرحیم سے، اُس نے ابراہیم سے، اُس نے معن سے، اُس نے موسیٰ بن یعقوب سے، اُس نے مہاجر بن مسمار سے، اُس نے عائشہ بنت سعد سے اور عامر بن سعد سے، انھوں نے حضرت سعد سے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا: اے لوگو! مَیں تمہارا اولی ہوں، لوگوں نے عرض کی آپؐ نے درست فرمایا پھر آپؐ نے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا اور فرمایا کہ یہ میرا اولی ہے اور میرے قرضے امانتیں ادا کرنیوالا ہے، اے اللہ تُو اس سے محبت فرما جو اُس سے محبت کرے اور تُو اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے۔

حدیث

ہم نے احمد بن عثمان بصری ابوالجوزاء سے، اُس نے ابن عینیہ سے، اُس نے عائشہ بنت سعد سے، اُس نے حجرت سعد سے کہ رسول اللہؐ نے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور خطبہ ارشاد فرمایا، آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی بعد میں فرمایا کیا تمہیں اس بات کا علم نہیں ہے کہ مَیں تمہاری جانوں کا تم سے زیادہ مالک ہوں؟ لوگوں نے جواب میں کہا یارسول اللہ آپؐ درست فرمارہے ہیں۔ پھر آپؐ نے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور بلند کیا اور فرمایا جس کا مَیں ولی ہوں، اُس کا یہ ولی ہے، اللہ تعالیٰ اُس سے محبت کرے جو اس سے محبت کرے اور جو اس سے دشمنی کرے گا، اللہ تعالیٰ اُس سے دشمنی کرے گا۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے زکریا بن یحییٰ سے، اُس نے یعقوب

ابن جعفر بن ابی کثیر سے، اُس نے مہاجر بن مسمار سے، اُس نے عائشہ بنت سعد سے، اُس نے حضرت سعد سے کہ ہم رسول اللہ کیساتھ مکّہ کے راستے پر تھے، آپؐ مکّہ سے واپس ہو رہے تھے، جب آپؐ مقامِ غدیر پر پہنچے تو آپؐ کھڑے ہو گئے جو پیچھے رہ گئے تھے ان کا انتظار کیا جو آگے نکل گئے تھے انھیں واپس بلا لیا۔

جب تمام لوگ ایک جگہ جمع ہو گئے تو آپؐ نے فرمایا: اے لوگو! تمہارا ولی و مولا کون ہے؟ لوگوں نے تین بار کہا اللہ اور اُس کا رسولؐ پھر آپؐ نے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور اسے کھڑا کیا پھر فرمایا: جس کا ولی اللہ اور اُس کا رسولؐ ہے اُس کا یہ بھی ولی ہے ایا اللہ تو اس سے محبت رکھ جو اس سے محبت رکھتا ہے اور تو اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھتا ہے۔

دعاء النبی صلی الله علیه وسلم لمن احبه ودعاؤه علی من ابغضه

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: حدثنا اسحاق بن ابراهیم بن راهویه، قال: اخبرنا النضر بن شمیل، قال: اخبرنا عبدالجلیل عن عطیة، قال: حدثنا عبدالله بن بریدة، قال: حدثنی ابی، قال: لم اجد من الناس ابعض علی من علی بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنه، حتی احببت رجلا من قریش ولا احبه الا علی بغض علی، فبعث ذلك الرجل علی خیل فصحبته ما اصحبه الا علی بغض علی، قال: فاصبنا سبیاً، قال: فکتب الی النبی صلی الله علیه وسلم: ان ابعث الینا من یخمسه۔ فبعث علیاً، وفی السبی وصیفة من افضل السبی، فلما خمسه صارت فی الخمس، ثم خمس فصارت فی اهل بیت النبی صلی الله علیه وسلم، ثم خمس فصارت فی آل علی۔ فاتانا ورأسه یقطر فقلنا: ما هذا؟ فقال: الم تروا الی الوصیفة فانها صارت فی الخمس، ثم صارت فی اهل بیت النبی صلی الله علیه وسلم، ثم صارت فی آل علی، فوقعت بها۔ قال: فکتب وبعث معنا مصدقاً للکتابة الی النبی صلی الله علیه وسلم مصدقاً لما قال علی، فجعلت اقرا علیه ویقول: صدقا، واقول: صدق۔

قال: فامسك بيدی رسول الله صلی الله عليه وسلم فقال: يا بريدة اتبغض علياً؟ قلت: نعم۔ فقال: لا تبغضه، وان كنت تحبه فازدد له حبا فوالذی نفسی بيده [1] لنصيب آل علی فی الخمس افضل من وصيفة۔ فما كان احد من الناس بعد قول رسول الله صلی الله عليه وسلم احب الی من علی رضی الله عنه۔ قال عبدالله بن بريدة: والله [2] ما فی الحديث بينی وبين رسول الله صلی الله عليه وسلم غير ابی۔ [3]

اخبرنا احمد بن شعيب، قال: اخبرنا الحسين بن حريث المروزی، قال: اخبرنا الفضل بن موسی، عن الاعمش، عن ابی اسحاق عن سعيد بن وهب قال: قال علی كرم الله وجهه فی الرحبة: انشد بالله من سمع رسول الله صلی الله عليه وسلم يوم غدير خم يقول: ان الله ورسوله ولی المؤمنين، ومن كنت وليه فهذا وليه، اللهم وال من والاه وعاد من عاداه، وانصر من نصره۔ قال: فقال سعيد: قام الی جنبی ستة، وقال زيد بن يشيع: قام عندی ستة، وقال عمرو ذی مر: احب من احبه وابغض من ابغضه وساق الحديث۔ رواه اسرائيل عن اسحا ق عن عمرو ذی مر۔ [4]

---

[1] فی رواية: نفس محمد بيده۔

[2] فی نسخة فوالله الذی لا اله غيره۔

[3] مسند احمده: ٣٥٠، مشكل الآثار ٤: ١٦٠، سنن البيهقی ٦: ٣٤٢، مجمع الزوائد ٩: ١٢٨ وفيه: قال: بريدة: فطا طات راسی فتكلمت فوقعت فی علی حتی فرغت ثم رفعت راسی فرايت رسول الله صلی الله عليه وسلم غضب غضباً لم اره غضب مثله الا يوم قريظة والنضير فنظر الیّ فقال: يا بريدة احب علياً فانما يفعل ما آمره به۔ فقمت وما من الناس احد احب الی منه

[4] الغدير ١: ١٧٢۔ ١٧٣۔

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: اخبرنا علی بن محمد بن علی، قال: حدثنا خلف بن تمیم، قال: حدثنا اسرائیل، قال: حدثنا ابواسحاق، عن عمرو ذی مر قال: شهدت علیاً بالرحبة ینشد اصحاب محمد: ایکم سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول یوم غدیر خم ما قال؟ فقام اناس فشهدوا انهم سمعوا رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: من کنت مولاہ فعلی مولاہ، اللهم وال من والاہ، وعاد من عاداہ، واحب من احبه، وابغض من ابغضه، وانصر من نصرہ۔ (1)

علی علیہ السلام کے مُحب کیلئے دُعا اور عدو کیلئے بددُعا

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے اسحاق بن ابراہیم بن راھویہ سے، اُس نے نضر بن شمیل سے، اُس نے عبدالجلیل سے، اُس نے عطیہ سے، اُس نے عبداللہ بن بریدہ سے، اُس نے اپنے باپ سے، اُس نے کہا کہ مَیں حضرت علیؑ کیساتھ تمام لوگوں سے سب سے زیادہ بغض رکھتا تھا حتیٰ کہ مَیں نے قریش کے ایک آدمی سے دوستی کی تو اس کی بنیاد بھی بغضِ علیؑ پر تھی، اُس نے میری طرف ایک سوار بھیجا تو مَیں نے اس کی مصاحبت بھی بغضِ علیؑ پر ہی کی۔ راوی کہتا ہے کہ ہمارے ہاتھ ایک قیدی لگا تو ہم نے رسول اللہ کی خدمت میں خط لکھا، آپؐ ہماری طرف کوئی آدمی بھیجیں جسے ہم اس کا خمس دے دیں، تو آپؐ نے حضرت علی علیہ السلام کو بھیجا۔

---

(1) فضائل الخمسة ۱: ۳٦٦، وفیه سند الحدیث وطرقه المختلفة المنصور ص علی صحتها کما فی ۱: ۳٤۹، ۳۸٤۔

قیدیوں میں ایک بہت اچھی خدمتگار لڑکی تھی، جب آپ نے خمس کا حساب لگایا تو وہ خمس میں آ گئی، پھر خمس لگایا تو وہ حضرت نبی کریمؐ کے اہل بیتؑ کے حصہ میں آ گئی، پھر خمس لگایا تو وہ آلِ علیؑ کے حصہ میں آ گئی، پھر جب آپ ہمارے پاس آئے تو آپ کے سر سے پانی کے قطرے گر رہے تھے، ہم نے کہا یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کیا تم نے اس خدمتگار لڑکی کی طرف نہیں دیکھا کہ وہ خمس میں آ گئی ہے، پھر رسولؐ اللہ کے اہل بیتؑ کے حصہ میں آئی، پھر آلِ علیؑ کے حصہ میں آئی۔

حضرت علیؑ نے ایک خط پیغمبر اسلام کی طرف روانہ فرمایا، اس خط میں جو تحریر تھی اس کی تصدیق کیلئے ایک آدمی بھی ہمارے ساتھ روانہ کیا گیا، جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے، مَیں خط کی تحریر پڑھنے لگا تو آپ نے فرمایا: فریقین نے سچ کہا، مَیں نے بھی کہا اُس نے سچ کہا۔

بریدہ کہتا ہے کہ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے میرے ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے بریدہ! کیا تُو علیؑ سے بغض رکھتا ہے، مَیں نے عرض کی جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا کہ علی سے بغض نہ رکھ، اگر تُو اس سے محبت رکھتا ہے تو اپنی محبت کو اس کیلئے اور بڑھا، اُس خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ آلِ علیؑ کا خمس میں حصہ اس خدمتگار لڑکی سے کہیں افضل ہے، پس بریدہ کہتا ہے کہ رسولؐ اللہ کے اس فرمان کے بعد پوری دنیا میں حضرت علیؑ سے اور کوئی زیادہ محبوب نہ تھا۔ عبداللہ بن بریدہ کہتے ہیں خدا کی قسم اس حدیث کے بیان میں میرے والد اور رسول اللہ اور کے درمیان اور کوئی آدمی نہیں۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے حسین بن حریث مروزی سے، اُس نے فضل بن موسیٰ سے، اُس نے اعمش سے، اُس نے ابو اسحاق سے، اُس نے سعید بن وہب

سے، وہ کہتا ہے کہ حضرت علیؑ نے ایک میدان میں خطاب فرمایا "میں اس شخص کو اللہ تعالیٰ کا واسطے دے کر پوچھتا ہوں جس نے غدیرِ خم میں رسول اللہ کو فرماتے سنا کہ اللہ اور اس کا رسولؐ مومنین کے ولی ہیں اور جس کا میں ولی ہوں اس کا یہ ولی ہے، اے میرے اللہ جو اس سے محبت رکھتا ہے تُو اس سے محبت رکھ اور جو اس سے دشمنی رکھتا ہے تُو اس سے دشمنی رکھ، جو اس کی نصرت کرے تُو اس کی نصرت فرما۔

راوی کہتا ہے کہ میرے پہلو میں بیٹھے ہوئے چھ آدمی اُٹھے عمرو ذی مر نے کہا رسول اللہ کے یہ لفظ تھے کہ تو اس سے محبت رکھ جو اس سے محبت رکھے تو اُس سے بغض رکھ جو اس سے بغض رکھے یعنی اس حدیث کے راوی اسرائیل، اسحاق اور عمرو ذی مرتد ہیں۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے علی بن محمد بن علی سے، اُس نے خلف بن تمیم سے، اُس نے اسرائیل سے، اُس نے ابواسحاق سے، اُس نے عمرو ذی مُر سے، اُس نے کہا کہ میں میدان رحبہ میں حضرت علیؑ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کو اللہ کا واسطہ دے رہے تھے کہ تم لوگوں میں سے وہ کون کون لوگ تھے جنھوں نے غدیرِ خم میں رسول اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا؟ تو لوگوں نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ انھوں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ جس کا میں مولیٰ ہوں اُس کا علیؑ مولا ہے، اے اللہ جو اس سے محبت رکھے تُو بھی اُس سے محبت رکھ اور جو اس سے دشمنی رکھے تُو بھی اُس سے دشمنی رکھ اور جو اس کو اپنا محبوب بنائے تُو بھی اُس کو محبوب بنا، جو اس سے بغض رکھے تُو بھی اس سے بغض رکھ اور جو اس کی نصرت کرے تُو بھی اس کی نصرت فرما۔

❀ ❀ ❀

حب علی یفرق بین المؤمن و الکافر

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: اخبرناابو کریب محمد بن العلاء الکوفی، قال: حدثنا ابو معاویة، عن الاعمش، عن عدی بن ثابت، عن زر بن حبیش، (1) عن علی کرم الله وجهه قال: واللّٰه والذی خلق الحبة وبرا النسمة انه لعهد النبی صلی الله علیه وسلم: انه لا یحبنی الا مؤمن، ولا یبغضنی الا منافق۔ (2)

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: اخبرنا ابو کریب محمد بن العلاء الکوفی، قال: حدثنا ابو معاویة، عن الاعمش، عن عدی بن ثابت بن واصل بن عبدالاعلی بن واصل بن عبدالاعلی بن واصل الکوفی (3) قال: حدثنا وکیع،

(1) ابو مریم الاسدی الکوفی مخضرم ادرک الجاهلیة. تهذیب التهذیب ۳: ۳۲۱.

(2) الغدیر ۳: ۱۸۳، تذکرة الخواص: ۱۷، سنن النسائی ۸: ۱۱۷، مطالب السؤال: ۱۷، الفصول لمهمه۱۲٤، فتح الباری ۷: ۵۷، الدرر الکامنة ٤: ۲۰۸، جامع الترمذی ۲: ۲۹۹، مسند احمد ۱: ۸٤، تاریخ بغداد ۲: ۲۵۵ المصابیح ۲: ۱۹۹، الریاض النضرة ۲: ۲۱٤، الاستیعاب ۳: ۳۷، یسیر الوصول ۳: ۲۷۲، وقد افرد شیخنا الحجة الامینی فصلا خاصاً فی الغدیر حول هذا الحدیث ورجاله واسانیده واشبعه بالدرس والتحقیق.

(3) فی هذا السند اشتباه وتصحیف سیما فی ذکر واصل بن عبدالاعلی الکوفی فان عدی بن ثابت لم بروعنه، وانما روی عن عبدالله بن یزید والبراء بن عازب و سلیمان بن صرد و عبدالله بن ابی فی وزید بن وهب وزید بن حبیش وابی حازم الاشجعی ویزید بن البراء بن عازب وابی بردة بن ابی موسی وابی راشد صاحب عمار وسعید بن جبیر.

عن الاعمش، عن عدی بن ثابت، عن زر بن حبیش، عن علی رضی اللہ عنہ قال: عھد لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ لا یحبنی الا مؤمن، ولا یبغضنی الا منافق۔ [1]

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: اخبرنا یوسف بن عیسی، قال: اخبرنا الفضل بن موسی، عن الاعمش، عن عدی، عن زر قال: قال علی: انہ لعھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ لا یحبک الا مؤمن، ولا یبغضک الا منافق۔ [2]

حُبِ علی علیہ السلام معیارِ ایمان

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے ابوکریب محمد بن علا کوفی سے، اُس نے ابومعاویہ سے، اُس نے اعمش سے، اُس نے عدی بن ثابت سے، اُس نے زر بن حبیش سے، اُس نے حضرت علی علیہ السلام سے، آپ نے فرمایا:

مجھے اس خدا کی قسم جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور انسانی جان کو پیدا کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے یہ عہد لیا ہے کہ مجھ سے صرف وہ محبت کرے گا جو مومن ہوگا اور مجھ سے صرف وہی بغض رکھے گا جو منافق ہوگا۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے ابوکریب محمد بن علاً کوفی سے، اُس نے ابومعاویہ سے، اُس نے اعمش سے، اُس نے عدی بن ثابت بن واصل بن عبدالاعلیٰ بن

[1] الغدیر ۳: ۱۸۵، المطالعات فی مختلف المؤلفات ۲: ۵۰۷۔

[2] الریاض النضرۃ ۲: ۲۱۴، فضائل الخمسۃ ۲: ۲۰۷۔ ۲۱۲۔

واصل بن عبدالاعلیٰ بن واصل کوفی، اُس نے وکیع سے، اُس نے اعمش سے، اُس نے عدی بن ثابت سے، اُس نے زید بن جیش سے، اُس نے حضرت علی علیہ السلام سے، آپؑ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے میرے لئے فرمایا: ''مجھ سے صرف مومن ہی محبت کرے گا اور مجھ سے صرف منافق ہی بغض رکھے گا۔''

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے یوسف بن عیسیٰ سے، اُس نے فضل بن موسیٰ سے، اُس نے اعمش سے، اُس نے ابن عدی سے، اُس نے زر سے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا یا علیؑ! تجھ سے نہیں محبت کرے گا، مگر مومن اور نہیں بغض رکھے مگر منافق۔

المثل الذی ضربه رسول الله صلی الله علیه وسلم لعلی: رضی الله عنه

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: اخبرنا ابو جعفر محمد بن عبدالله بن المبارك المخزومی، قال: حدثنا یحیی بن معین، قال: اخبرنا ابو حفص الآبار، [1] عن الحکم بن عبدالملك، عن الحرث بن الحصین عن ابی صادق، [2] عن ربیعة بن ناجذ، [3] عن علی رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: یا علی فیك مثل من مثل عیسی ابغضته الیهود حتی بهتوا امه، واحبته النصاری حتی انزلوه بالمنزل الذی لیس به۔ [4]

حضرت علی علیہ السلام کی مثال

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے ابوجعفر محمد بن عبداللہ بن مبارک مخزومی سے، اُس نے یحیٰی بن معین سے، اُس نے ابوحفص آبار سے، اُس نے حکم بن عبدالمالک

[1] الحافظ عمر بن عبدالرحمان بن قیس الکوفی، تہذیب التہذیب ۷: ۴۷۳ تاریخ بغداد ۱۱: ۱۹۱، الکنی والاسماء ۱: ۱۵۱۔

[2] ابو صادق الاذدی الکوفی، وفی اسمه اختلاف تہذیب التہذیب ۱۲: ۱۳۰۔

[3] الاذدی الکوفی ویقال: انه اخو ابوصادق الازدی تہذیب التہذیب ۳: ۲۶۳۔

[4] المناقب لابن شہر اشوب ۳: ۲۶ نقلاً عن مسند الموصلی۔

سے، اُس نے حرث بن الحصین سے، اُس نے ابوصادق سے، اُس نے ربیعہ بن ناجذ سے، اُس نے حضرت علی علیہ السلام سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے علیؑ! تجھ میں حضرت عیسیٰ سے مماثلت پائی جاتی ہے، یہود نے ان سے بغض رکھا یہاں تک کہ ان کی والدہ پر بہتان باندھا، نصاریٰ نے ان سے محبت کی اور انہیں وہ مقام دیا جو ان کے شایان شان نہ تھا۔“

منزلة علی کرّم الله وجههٗ و قرّبه من النبی صلی الله علیه و آله وسلم

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: اخبرنا اسماعیل بن مسعود البصری، قال: حدثنا شعبة، عن ابی اسحاق، عن العلاء: سأل رجل ابن عمر عن عثمان قال: کان من الذین تولوا یوم التقی الجمعان فتاب الله علیه ثم اصاب ذنباً فقتله۔ فسأله عن علی رضی الله عنه فقال: لا تسأل عنه الا تری منزلته من رسول الله صلی الله علیه وسلم۔ [1]

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: اخبرنا احمد بن سلیمان الرهاوی، قال: حدثنا عبدالله، قال اخبرنا اسرائیل، عن ابی اسحاق عن العلاء بن العرار قال سألت عن ذالك ابن عمر وهو فی مسجد رسول اللهؐ قال: ما فی المسجد بیت غیر بیته، واما عثمان فانه اذنب دنباً دون ذلك فقتلتموه۔ [2]

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: اخبرنا هلال بن العلاء عن عرا[3] انه قال: سألت عبدالله بن عمر قلت: ألا تحدثنی عن علی وعثمان؟ قال: اما علی فهذا بیته من بیت رسول الله صلی الله علیه وسلم ولا احدثك عنه بغیره، واما عثمان: فانه اذنب یوم احد ذنباً عظیما عفی الله عنه،

---

[1] فضائل الخمسة ۱: ۲۹٦، باسانید مختلفة رجالها ثقات و ج ۲: ۱۵۵۔

[2] لم اجد له ذکراً فی کتب الرجال ولعله: العراء بن خالدبن هوذة العامری یروی عنه ابو رجاء العطار دی۔

[3] کنزالعمال ٦: ۲۹۲،۱۹٤ بطرق مختلفه وقال: اخرجة ابن ابی عاصم وابن جریروصححة الطیرانی فی الاوسط وابن شاهین

واذنب فيكم ذنباً صغيراً فقتلتبوه۔ [1]

اخبرنا احمد بن شعيب، قال: اسماعيل بن يعقوب بن اسماعيل قال: حدثنى ابو موسىٰ و محمد بن موسىٰ بن اعين، قال: حدثنى ابى، عن عطاه، عن سعيد قال ابن عبيد قال: جاء رجل الى ابن عمر فسأله عن على رضى الله عنه قال: لا احدثك عنه، ولكن انظر الى بيته من بيوت رسول الله صلى الله عليه وسلم۔ قال: فانى ابغضه۔ قال: به ابغضك الله۔ [2]

اخبرنا احمد بن شعيب، قال: اخبرنى هلال بن العلاء بن هلال، قال: حدثنا حسين، [3] قال: حدثنا زهير، [4] قال: حدثنا ابو اسحاق، قال: سأل ابو عبدالرحمان بن خالد بن قثم بن العباس، من ابن ورث على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم؟ قال: انه كان اولنا به لحوقاً، واشدنا به لزوقا۔

[5] خالفه زيد بن جبلة فى اسناده فقال: عن خالد بن قيم۔

---

[1] مجمع الزوائد ٩: ١١٥ وفيه: رواه الطبرانى فى الاوسط، ميزان الاعتدال فقال: ١٩٤٠٢، وفيه: روى بسنده عن ابى اسحاق سألت ابن عمر عن عمان وعلى فقال: تسالنى عن على فقد رأيت مكانه من رسول الله صلى الله عليه وسلم الحديث۔

[2] فضائل الخمسه ٢: ٢٠٦۔

[3] الحسين بن عياش بن حازم السلمى الباجد ائى الرقى مات ٢٠٤، تهذيب التهذيب ٢: ٣٦٢۔

[4] زهير بن معاوية بن حديج بن الرحيل الجعفى، صحب ابا بكر و عمر و عثمان وعلياً وابن مسعود و شهد صفين مع على، وقدم المدينة بعد موت النبى صلى الله عليه وآله وسلم بليان قليلة لم تبلغ العشر۔ تهذيب التهذيب ٣: ٣٥١، جمهرة انساب العرب ص ٤١٠ مجمع الرجال ٣: ٦٥، جامع الرواة ١: ٣٣٤۔

[5] حلية الولياء ١: ٦٨، وج ٤: ٣٨٢۔

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: اخبرنا هلال بن العلاء، قال: حدثنی ابی، قال: حدثنا عبیدالله، عن زید، عن ابی اسحاق، عن خالد ابن قثم انه قیل له: کیف علی ورث رسول الله صلی الله علیه وسلم دون جدك وهو عمه؟ قال: لان علیاً کان اولنا به لحوقا واشدنا به لزوقا۔ (1)

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: اخبرنی عبدة بن عبدالرحیم المروزی، قال: اخبرنا عمر بن محمد، قال: اخبرنا یونس بن ابی اسحاق عن العیزار بن حریث، (2) عن النعمان بن بشیر قال: استاذن ابوبکر علی النبی صلی الله علیه وسلم فسمع صوت عائشة عالیاً، وهی تقول! لقد علمت (3) ان علیاً احب الیك منی، (4) فاهوی لها لیلطمها، وقال لها: یا بنت فلانة اراك ترفعین صوتك علی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، فامسکه رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، وخرج ابوبکرمبفضاً، فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم: یا عائشة کیف رأیت اهدیك من الرجل۔ ثم استاذن بعد ذلك وقد اصطلح رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم عائشة، فقال: ادخلانی فی السلم کما ادخلتمانی فی الحرب، فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم: قد فعلتما۔ (5)

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: اخبرنی محمد بن آدم بن سلیمان

---

(1) المستدرك ۳: ۱۲۵، کنزالعمال ٦: ٤٠٠، وقال: اخرجه ابن ابی شیبة۔

(2) العبدی الکوفی مات فی ولایة خالد علی العراق۔ تهذیب التهذیب ۸: ۲۰۳ تقریب التهذیب ۲: ۹٦، خلاصة تهذیب الکمال ۱: ۲٦٠، رجال الصحیحین ۱: ٤٠۸

(3) فیروایة: عرفت۔

(4) فی روایة: من ابی ومنی مرتین او ثلاثاً۔

(5) مسند احمد ٤: ۲٥۷، مجمع الزوائد ۹: ۱۲٦ وفیه: رواه البزار ورجاله رجال الصحیح ورواه الطبرانی

المصیصی، قال:حدثنا ابن عیینه، عن ابیه، عن جمیع وهو ابن عمر [1] قال:دخلت مع امی علی عائشة وانا غلام، فذکرت لها علیاً رضی الله عنه فقالت:ما رأیت رجلا احب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم منه، ولااحب الیه من امرأته۔ [2]

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: اخبرنا عمرو بن علی البصری، قال: حدثنی عبدالعزیز بن الخطاب ووثقه، [3] قال: حدثنی محمد بن اسماعیل بن رجاء الزبیدی، عن ابی اسحاق الشیبانی، عن جمیع بن عمیر قال:دخلت مع ابی علی عائشة یسالها من وراء الحجاب عن علی رضی الله عنه فقالت:تسالنی عن رجل ما اعلم احداً کان احب الی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم منه ولا احب الیه من امرأته۔ [4]

اخبرنا احمد بن شعیب، قال:اخبرنی ذکریا بن یحیی، قال:اخبرنا ابراهیم بن سعد، قال:حدثنا شاذان، عن جعفر الاحمر، عن عبدالله ابن عطاء عن ابن بریدة، قال: جاء رجل الی ابی فساله ای الناس کان احب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم؟ قال:من النساء فاطمة، ومن الرجال علی رضی الله عنه۔ [5]

---

[1] جمیع بن عمیربن عفاق التیمی الکوفی۔ تهذیب التهذیب ۲: ۱۱۱، الجرح والتعدیل ۱ق۱۰۲: ۵۳۲، میزان الاعتدال ۱۰: ۴۲۱۔

[2] المستدرك ۳۰: ۱۵۴، نظم درر السمطین: ۱۰۲ وفیه ان امرأة من الانصار قالت لعائشة (رض) الحدیث۰

[3] ابوالحسن عبدالعزیز بن الخطاب الکوفی۔ تهذیب التهذیب ۰۶: ۳۳۵، الجرح والتعدیل ۲ق۲۰: ۳۸۱، تقریب التهذیب ۱: ۵۰۸۔

[4] فضائل الخمسة ۲: ۱۸۶ وفیه: تعنی امرأة علی۔ع۔ هذا حدیث صحیح الاسناد

[5] صحیح الترمذی ۲: ۳۱۹، المستدرك ۳: ۱۵۵، الاستیعاب ۰۲: ۷۷۵۱، الریاض النضرة ۲۰: ۱۶۱ بلفظ آخر عن عائشة۔

اخبرنا محمد بن مسلمة قال: حدثني عبدالرحیم، قال: حدثنی زید، عن الحرث، عن ابی زرعة بن عمرو بن جریر، عن عبدالله ابن یحیی، سمع علیاً رضی الله عنه یقول: کنت ادخل علی نبی الله صلی الله علیه و آله وسلم کل لیلة، فان کان یصلی سبح فدخلت، وان لم یکن یصلی اذن لی فدخلت۔ [1]

اخبرنا احمد بن شعیب قال: اخبرنی زکریا بن یحیی، قال: محمد بن عیینة وابو کامل، قال: حدثنا عبدالواحد بن زیاد قال: حدثنا عمار بن القعقاع بن الحرث العکی، [2] عن ابی زرعة بن عمرو بن جریر عن عبدالله بن یحیی، قال: قال علی: کان لی ساعة من السحر ادخل فیها علی رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم فان کان فی صلاته سبح، وان لم یکن فی صلاته اذن لی۔ [3]

---

[1] صحیح النسائی ۱: ۱۷۱۔

[2] هذه العبارة مغلوطة والصحیح هکذا: حدثنا عمارة بن القعقاع عن الحارث بن یزید العکلی. تهذیب التهذیب ۲: ۱۶۳، وج ۷: ۴۲۳، رجال الصحیحین ۱: ۹۵، ۳۹۶۔

[3] صحیح النسائی ۱: ۱۷۱، مسند احمد ۱: ۸۵ وفیه: عن عبدالله بن نجی عن ابیه قال: قال قال علی: الحدیث.

مقامِ علی علیہ السلام

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے اسماعیل بن مسعود بصری سے، اُس نے شعبہ سے، اُس نے ابواسحاق سے، اُس نے علاء سے، اُس نے کہا کہ ایک آدمی نے عبداللہ ابن عمر سے حضرت عثمان کے بارے میں پوچھا، اُس نے جواب دیا کہ حضرت عثمان ان لوگوں میں سے تھے جو دولشکروں کے آپس میں ٹکرانے کے دن پشت پھیر گئے، پس اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہ کو معاف فرما دیا، پھر اس سے ایک گناہ سرزد ہوا تم نے اُسے قتل کر دیا پھر اُس شخص نے حضرت علیؑ کے بارے میں پوچھا تو ابن عمر نے فرمایا کہ ان کے بارے میں نہ پوچھئے کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک ان کا مقام کیا ہے۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے ہلال بن علاء سے، اُس نے عرار سے، اُس نے کہا کہ مَیں نے عبداللہ بن عمر سے پوچھا کہ آپ مجھے حضرت علیؑ اور حضرت عثمان کے بارے میں کچھ بتائیں؟ انہوں نے کہا کہ حضرت علیؑ تو رسول ﷺ کی اہل بیتؑ میں سے تھے اس کے سوا مَیں تجھے اور کیا بتاؤں، رہی حضرت عثمان کی بات تو اُس نے جنگِ اُحد کے دن ایک عظیم گناہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا پھر انہوں نے تمہارا ایک چھوٹا سا گناہ کیا تم نے انہیں قتل کر دیا۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے احمد بن سلیمان رہاوی سے، اُس نے

عبداللہ سے، اُس نے اسرائیل سے، اُس نے ابواسحاق سے، اُس نے علاء بن عرار سے، وہ کہتے ہیں کہ مَیں نے اس بارے میں حضرت ابن عمر سے پوچھا، اُس وقت آپ مسجد نبویؐ میں تھے انہوں نے کہا حضرت علی علیہ السلام کے گھر کے سوا مسجد نبویؐ میں کوئی گھر نہیں۔ حضرت عثمان نے ایک چھوٹا سا گناہ کیا تو تم نے اُسے قتل کر دیا۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے اسماعیل بن یعقوب بن اسماعیل سے، اُس نے ابوموسیٰ سے، اُس نے محمد بن موسیٰ بن اعین سے، اُس نے ابی سے، اُس نے عطاء سے اُس نے سعید سے، اُس نے ابن عبید سے، وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی ابن عمر کے پاس آیا تو اُس نے حضرت علیؑ کے بارے میں پوچھا، آپ نے کہا مَیں ان کے بارے میں تجھے کچھ نہیں بتاؤں گا لیکن ان کے گھر کی طرف دیکھ کہ ان کا گھر رسول اللہ کے گھروں میں سے ہے، اُس آدمی نے کہا کہ مَیں ان سے بغض رکھتا ہوں، تو ابن عمر نے جواب دیا تو پھر اللہ تجھ سے بغض رکھے۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے ہلال بن علاء بن ھلال سے، اُس نے حسین سے، اُس نے زہیر سے، اُس نے کہا ہم نے ابواسحاق سے، اُس نے کہا کہ ابوعبدالرحمٰن بن خالد بن قثم بن عباس نے پوچھا کہ حضرت علیؑ رسول اللہ ﷺ کے کہاں سے وارث بن گئے، تو اس کے جواب میں کہا گیا کہ وہ ہم سب سے پہلے رسول اللہ سے ملنے والے تھے، ہم سے زیادہ آپؐ سے تعلق رکھنے والے تھے۔

اس کی اسناد میں زید بن جبلہ نے مخالفت کی ہے کہا ہے کہ یہ روایت خالد بن قثم

کے بیٹے کی بجائے خود خالد بن قثم سے بیان کی ہے۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے ہلال بن علاؑ سے، اُس نے ابی سے، اُس نے عبداللہ بن زید سے، اُس نے ابواسحاق سے وہ کہتے ہیں کہ خالد بن قثم سے پوچھا گیا کہ حضرت علی علیہ السلام تمہارے دادا حضرت عباس کے باوجود رسول اللہ کے وارث ہیں حالانکہ وہ تیرے چچا ہیں تو اُس نے جواب دیا کہ حضرت علی علیہ السلام ہم سب سے پہلے آپؐ سے ملنے والے تھے ہم سے زیادہ تعلق رکھنے والے تھے۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے عبدہ بن عبدالرحیم مروزی سے، اُس نے عمر بن محمد سے، اُس نے یونس بن ابی اسحاق سے، اُس نے عیزار بن حریث سے، اُس نے نعمان بن بشیر سے، اُس نے کہا کہ حضرت ابوبکر نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی تو انہوں نے حضرت عائشہ کی بلند آواز کو سُنا، وہ آپؐ سے کہہ رہی تھیں مجھے معلوم ہے کہ آپؐ کو حضرت علی علیہ السام مجھ سے زیادہ محبوب ہیں۔

یہ سُن کر حضرت ابوبکر حضرت عائشہ کو تھپڑ مارنے کیلئے آگے بڑھے اور کہنے لگے: اے فلاں کی بیٹی! مَیں دیکھ رہا ہوں کہ تیری آواز رسول اللہ کی آواز سے بلند ہے پس حضرت ابوبکر کو رسول اللہؐ نے پکڑ لیا اور حضرت ابوبکر غصے کی حالت میں باہر نکل گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! تُو نے دیکھا کہ مَیں نے تجھے کیسے آدمی سے ہدایت دلوائی ہے، پھر حضرت ابوبکر نے اجازت طلب کی تو اس وقت حضرت عائشہ اور حضور کریم کی صلح ہو چکی تھی۔ چنانچہ حضرت ابوبکر نے عرض کی جیسے مجھے آپ نے جنگ

میں شامل کیا تھا ایسے ہی مجھے صلح میں شامل کر لیجیے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم دونوں نے جھگڑا کیا تھا۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے اُس نے محمد بن آدم یعنی سلمان مصیصی سے اُس نے ابن عینیہ سے اُس نے اپنے والد سے اُس نے جمیع ابن عمیر سے وہ کہتے ہیں کہ میں اپنی والدہ کے ساتھ حضرت عائشہؓ کے پاس گیا اُن دنوں میں میرا بچپن تھا میں نے ان کے سامنے حضرت علی علیہ السلام کا ذکر کیا تو آپ نے کہا کہ میں نے کسی مرد کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ان سے زیادہ محبوب نہیں دیکھا اور نہ ہی کسی عورت کو ان کی زوجہ (حضرت فاطمہ علیہا السلام) سے زیادہ آپؐ کے ہاں محبوب دیکھا۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے عمرو بن علی بصری سے، اُس نے عبدالعزیز بن خطاب سے، اُس نے محمد بن اسماعیل بن رجأ زبیدی سے، اُس نے ابواسحاق شیبانی سے، اُس نے جمیع بن عمیر سے، اُس نے کہا کہ مَیں اپنے والد کے ساتھ حضرت عائشہ کے پاس گیا، مَیں نے پس پردہ آپ سے حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے کہا تُو مجھ سے اُس مرد کے متعلق پوچھتا ہے مَیں نہیں جانتی کہ کوئی آدمی ان سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کو محبوب ہو اور نہ ہی کوئی خاتون اس کی زوجہ سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محبوب ہو۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے زکریا بن یحییٰ سے، اُس نے ابراہیم بن سعد

سے، اُس نے شاذان سے، اُس نے جعفر الاحمر سے، اُس نے عبداللہ ابن عطاؑ سے، اُس نے ابن بریدہ سے، اُس نے کہا کہ ایک آدمی میرے باپ کے پاس آیا اور پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کو لوگوں میں سے سب سے زیادہ کس سے محبت تھی؟ تو میرے باپ نے جواب دیا عورتوں میں حضرت فاطمہ زہراؑ سے اور مردوں میں حضرت علی علیہ السلام سے۔

حدیث

ہم نے محمد بن سلمہ سے، اُس نے عبدالرحیم سے، اُس نے زید سے، اُس نے حرث سے، اُس نے ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے، اُس نے عبداللہ بن یحییٰ سے، وہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ مَیں ہر شب رسول اللہ ﷺ کے پاس جاتا تھا۔ اگر آپ نماز پڑھ رہے ہوتے تو سبحان اللہ کہہ کر داخلے کی اجازت دیتے تو مَیں گھر میں داخل ہو جاتا اگر نماز نہ پڑھ رہے ہوتے تو مجھے اجازت دے دیتے اور مَیں داخل ہو جاتا۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے زکریا بن یحییٰ سے، اُس نے محمد بن عینیہ اور ابوکامل سے، انہوں نے عبدالواحد بن زیاد سے، اُس نے عمار بن قعقاع بن حرث مکی سے، اُس نے ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے، اُس نے عبداللہ بن یحییٰ سے، اُس نے کہا کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ سحری کے وقت مجھے ایک ایسی ساعت میسر تھی، جس میں مَیں رسول اکرم ﷺ کے پاس جاتا۔ اگر آپ نماز میں ہوتے تو سبحان اللہ کہہ دیتے اور اگر نماز میں نہ ہوتے تو مجھے اجازت عنایت فرماتے۔

الاختلاف علی المغیرة فی هذا الحدیث

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: اخبرنی محمد بن قدامة المصیصی قال: اخبرنا جریر عن المغیرة، عن الحرث، عن ابی زرعة بن عمرو ابن جریر، قال: حدثنا عبدالله بن یحیی عن علی رضی الله قال: کان لی من رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم من السحر ساعة ادخل فیها واذا اتیته استاذنت فان وجدته یصلی سبح، وان وجدته فارغا، اذن لی۔ [1]

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: اخبرنی محمد بن عبید بن محمد الکوفی، قال: حدثنا ابن عباس، عن المغیرة، عن الحرث العکی [2] عن ابی یحیی قال: قال علی رضی الله عنه: کان لی من النبی صلی الله علیه وآله وسلم مدخلان: مدخل باللیل ومدخل بالنهار، اذا دخلت باللیل تنحنح لی، خالفه شرجیل بن مدرک فی اسناده، ووافقه علی قوله تنحنح۔ [3]

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: اخبرنا القاسم بن زکریا بن دینار، قال: حدثنا ابو اسامة، قال: حدثنی شرجیل یعنی ابن مدرک الجعفری، [4] قال:

---

[1] فضائل الخمسة ۱: ۲۹۶۔

[2] الصحیح الحارث العکلی کمامرت الاشارة الیه۔

[3] راجع فصل۔ حدیث منزلة علی (ع) عندالنبی(صلی الله علیه وآله وسلم) واسانید وطرقه المختلفة فی۔ فضائل الخمسة ۱: ۲۹۶، ۳۱۷۔

[4] شرجیل بن مدرک الجعفی الکوفی۔ تهذیب التهذیب ٤: ۳۲٥، تنقیح المقال ۲: ۲۸، رجال الطوسی: ۲۱۸، خلاصة تهذیب الکمال: ۱۳۹، الجرح والتعدیل ۲ ق ۱: ۳٤۰۔

حدثنی عبدالله بن بحر الحضرمی، عن ابیه و کان صاحب مطهرة علی، قال علی رضی الله عنه: کانت لی منزلة من رسول الله صلی الله علیه وسلم لم تکن لاحد من الخلائق ، فکنت آتیه کل سحر فاقول! السلام علیک یا نبی الله، فان تنحنح انصرفت الی اهلی، و الا دخلت علیه۔ (1)

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: جاخبرنا محمد بن بشار، قال: حدثنی ابو المساور ، (2) قال: حدثنا عوف عن عبدالله بن عمرو بن هند الجملی، عن علی رضی الله عنه قال: کنت اذا سالت رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم اعطیت، و اذا سکت ابتدائی۔ (3)

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: اخبرنا محمد بن المثنی، قال: حدثنا ابو معاویة، قال: حدثنا الاعمش، عن عمرو بن مرة، عن ابی البختری، (4)، عن علی رضی الله عنه قال: کنت اذا سالت اعطیت و اذا سکت ابتدیت۔ (5)

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: اخبرنا یوسف بن سعید قال: اخبرنا حجاج بن خدیج، قال: حدثنا ابوحرب، عن ابی الاسود ورجل آخر عن زاذان، (6) قال: قال علی رضی الله عنه: کنت و الله اذا سالت اعطیت، و اذا

---

(1) صحیح النسائی ۱۰۱۷۱۔

(2) الفضل بن مسال البصری ختن ابی عوانة. تهذیب التهذیب ۸: ۲۸۵، خلاصة تهذیب الکمال ۲۶۳، رجال الصحیحین ۲۰ ۴۱۱، تقریب التهذیب ۲: ۱۱۱۔

(3) تهذیب التهذیب ۵۰ ۳۴، صحیح الترمذی ۲: ۲۹۹، بلفظ آخر وفیه: اذا سالت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم اعطانی واذا سکت ابتدائی۔

(4) ابوالبختری سعید بن فیروز الطائی مرت الاشارة الیه۔

(5) حلیة اولیاء ۹۰ ۲۲۷، فیض القدیر ۵: ۱۵۰۔

(6) ابوعبدالله ویقال: ابو عمر المندی الضریر البزار، تهذیب التهذیب ۳: ۳۰۲، تاریخ بغداد ۸۰ ۴۸۷، تنقیح المقال ۱: ۴۳۶۔

سکت ابتدیت۔ 7

اس حدیث میں مغیرہ کا لفظی اختلاف

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے محمد بن قدامہ مصیصی سے، اُس نے جریر سے، اُس نے مغیرہ سے، اُس نے حرث سے، اُس نے ابوزرعہ بن عمر بن جریر سے، اُس نے عبداللہ بن یحیٰی سے، اُس نے حضرت علی علیہ السلام سے، آپ نے فرمایا کہ مجھے سحری کے وقت ایک ایسی ساعت میسر تھی جس میں، مَیں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوتا تو اُن سے اجازت طلب کرتا اگر آپ نماز میں مصروف ہوتے تو آپ سُبحان اللہ فرما دیتے اگر آپ نماز میں نہ ہوتے تو اجازت فرماتے۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے محمد بن عبید بن محمد کوفی سے، اُس نے ابن عباس سے، اُس نے مغیرہ سے، اُس نے حرث مکی سے، اُس نے ابو یحیٰی سے، اُس نے کہا حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے شب و روز میں رسول اللہ ﷺ کے پاس جانے کیلئے دو گھڑیاں میسر تھیں اگر رات کو جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے لئے کھانس دیتے (تو یہ اشارہ ہوتا کہ میرے لئے اجازت ہے)

شرجیل بن مدرک نے اس کی اسناد میں مخالفت کی ہے اور کھانسنے کے لفظ کی موافقت کی ہے۔

---

7 صحیح الترمذی ۲: ۲۹۹، المستدرک ۳: ۱۲۵، کنزالعمال ٦: ۳۹٤ الطبقات الکبری ۲ ق۲: ۱۰۱، حلیة الاولیاء ۱: ٦۸، وج ٤: ۳۸۲۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے قاسم بن زکریا بن دینار سے، اُس نے ابواُسامہ سے، اُس نے شرجیل یعنی ابن مدرک جعفری سے، اُس نے عبداللہ بن بحر حضرمی سے، اُس نے اپنے باپ سے اور یہ وہ ہیں جو حضرت علی علیہ السلام کا لوٹا اُٹھایا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک مجھے وہ مقام ومنزلت حاصل تھی جو تمام مخلوق میں سے کسی کو بھی حاصل نہ تھی، مَیں روزانہ سحری کے وقت آپؐ کے حضور حاضر ہوتا اور کہتا السلام علیک یا نبی اللہ اگر آپ کھانس لیتے تو مَیں واپس چلا جاتا بصورتِ دیگران کے پاس چلا جاتا۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے محمد بن بشار سے، اُس نے ابومساور سے، اُس نے عوف بن عبداللہ بن عمرو بن ہند جملی سے، اُس نے حضرت علی علیہ السلام سے آپ فرماتے تھے کہ جب میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی سوال کرتا تو آپ جواب دیتے تھے، جب میں خاموش ہوجاتا تو پھر مجھ سے ابتداء فرماتے۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے محمد بن مثنیٰ سے، اُس نے ابومعاویہ سے، اُس نے اعمش سے، اُس نے عمرو بن مرہ سے، اُس نے ابوالبختری سے، اُس نے حضرت علی علیہ السلام سے سُنا جب مَیں خاموش ہوجاتا ہوں تو مجھ سے ابتداء فرماتے۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے یوسف بن سعید سے، اُس نے حجاج بن

خدیج سے، اُس نے ابوحرب سے، اُس نے ابوالاسود سے، ایک اور آدمی سے انہوں نے زاذان سے، اُسنے کہا کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: جب مَیں رسولِ خداؐ سے سوال کرتا تھا تو آپ جواب دیتے تھےاور جب مَیں خاموش ہوتا تھا تو آپ ابتداء کرتے تھے۔

ما خص به امير المؤمنين على عليه السلام من صعوده على منكبى النبى ص

اخبرنا احمد بن شعيب، قال: اخبرنا احمد بن حرب قال: حدثنا اسباط، عن نعيم بن حكيم المدائنى، قال: اخبرنا ابو مريم [1] قال: قال على رضى الله عنه: انطلقت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اتينا الكعبة، فصعد رسول الله صلى الله عليه وسلم على منكبى فنهض به على، فلما راى رسول الله صلى الله عليه وسلم ضعفى قال لى: اجلس فجلست، فنزل النبى صلى الله عليه وسلم وجلس لى، وقال لى: اصعد على منكبى، فصعدت على منكبيه فنهض بى۔ فقال على رضى الله عنه: انه يخيل الى انى لوشئت لنلت افق السماء، فصعدت على الكعبة وعليها تمثال من صفر او نحاس، فجعلت اعالجه لازيله يميناً و شمالاً وقداماً ومن بين يديه ومن خلفه حتى استمكنت منه، فقال نبى الله: اقذفه، فقذفت به فكسرته كما يسكسر القوارير، ثم نزلت فانطلقت انا ورسول الله صلى الله عليه وآله وسلم نستبق حتى توارينا بالبيوت خشية ان يلقانا احد۔ [2]

---

[1] ابو مريم الثقفى المدائنى ويسمى قيسا. تهذيب التهذيب ١٢: ٢٢٢.

[2] المستدرك ٢: ٣٦١، مسند احمد ١: ٨٤، كنزالعمال ٦: ٤٠٧. الرياض النضرة ٢: ٢٠٠، تاريخ بغداد ١٣: ٣٠٢ وفيه: عن نعيم بن حكيم المدائنى قال: حدثنى ابو مريم عن على بن ابى طالب قال: الحديث. صفوة الصفوة ١: ١١٩، ذخائرالعقبى: ٨٥.

علی علیہ السلام رسالت کے کندھوں پر

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے احمد بن حرب سے، اُس نے اسباط سے، اُس نے نعیم بن حکیم مدائنی سے، اُس نے ابومریم سے، اُس نے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ مَیں رسول اللہ ﷺ کیساتھ چلتے ہوئے کعبہ میں آیا تو رسول اللہ ﷺ میرے شانوں پر سوار ہو گئے میں اُٹھ کھڑا ہوا، تو اُس وقت رسول اللہ ﷺ نے میری کمزوری کو محسوس کیا تو فرمایا: علیؑ! بیٹھ جاؤ، مَیں بیٹھ گیا تو رسول اللہ ﷺ نیچے اُتر آئے اور بیٹھ گئے اور مجھے فرمایا میرے کندھوں پر سوار ہو جاؤ، مَیں آپؐ کے کندھوں پر سوار ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ اُٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اُس وقت مَیں نے اپنی بلندی کا خیال کیا تو اپنے آپ کو آسمان کے کناروں کے برابر پایا، پس مَیں کعبہ کی چھت پر چڑھا، وہاں تانبے یا پیتل کا ایک مجسمہ پڑا ہوا تھا مَیں اُسے دائیں بائیں آگے پیچھے حرکت دینے لگا، آخر کار اُس کو اکھاڑنے میں کامیاب ہو گیا، رسالتمابؐ نے فرمایا: اُسے نیچے پھینک دو۔ مَیں نے اُسے نیچے پھینک دیا۔ وہ مجسمہ شیشے کی طرح چور چور ہو گیا۔ پھر مَیں نیچے اُتر آیا، مَیں اور رسول اکرم ﷺ دوڑنے لگے، اُس خوف سے کہ ہمیں کوئی دیکھ نہ لے اس لئے گھروں کے پیچھے چھپ گئے۔

ماخص به علی علیہ السلام دون الاولین والا خرین من فاطمة بنت رسول الله صلی الله علیہ وسلم وبضعة منه وسیدة منه وسیدة نساء اهل الجنة الا مریم بنت عمران

اخبرنا احمد بن شعیب، قال!"اخبر نا جریر بن حریث، قال اخبر نا الفضل بن موسی، عن الحسین بن واقد،عن عبدالله بن یزید عن ابیه قال' خطب ابو بکر وعمر فاطمه، فقال رسول الله(صلی الله علیه وآله وسلم) انها صغیرة فخطبها علی رضی الله عنه فزوجها منه۔ [1]

اخبرنا ابو سعید اسماعیل بن مسعود،قال حدثنا حاتم بن وردان، قال:حدثنا ایوب السجستانی، عن ابی یزید المدنی،عن اسماء بنت عمیس قالت :کنت فی زفاف فاطمة بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم، فلما اصبحنا جاء النبی(صلی الله علیه وآله وسلم) فضرب الباب، ففتحت له ام ایمن۔یقال:کانت فی نسائه لتبعثه ۔ [2] وسمعن النساء صوت

---

[1] المناقب لا بن شهر اشوب ۳: ۳٤٥، تذکرة الخواص ۳۰٦

[2] فی الحدیث هکذا فقال یاام ایمن ادع لی اخی، فقالت هواخوك وتنكحه؟ قال نعم یا ام ایمن، فجاء علی ع فنضح النبی ص الحدیث ١١٤

النبی صلی الله علیه وسلم فتحسسن قال :احسنت فجلسنافی ناحیة، قالت :
وانا فی ناحیة فجاء علی رضی الله عنه، فدعاله ثم نضح علیه من الماء،
فخرج رسول الله (ص)فرایٰ سوادا مقال!من هذا؟ قلت :اسماء، قال :ابنة
عمیس، قلت :نعم، قال کنت فی زفاف فاطمه بنت رسول الله تکرمینها ؟
قلت نعم، قالت :فدعالی [1] خالفه سعید بن ابی عروبة فرواه عن ایوب عن
عکرمة عن ابن عباس۔

اخبرنا احمد بن شعیب، قال :اخبرنی زکریا بن یحیی، قال :
حدثنا محمد ابن صدران، قال :حدثنا سهیل بن خلاد العبدی، قال :حد ثنا
ابن سواد عن سعید بن ابی عروبة، عن ایوب السجستانی، عن عکرمة، عن
ابن عباس قال :لمازوج رسول الله صلی الله علیه وسلم فاطمة رضی الله
عنها من علی رضی الله عنه کان فیما اهدی معهما سریر مشروط ووسادة من
ادبم حشوها لیف وقربة، قال وجاه یطحاء من الرمل فبسطوة فی البیت،
وقال لعلی :اذااتیت بها فلا تقربها حتی آتیك فجاء رسول الله صلی الله
علیه وسلم فدق الباب، فخرجت الیه ام ایمنفقال اثم اخیی؟ قالت :وکیف
یکون اخاك وقد زوجته ابنك؟ قال :انه اخیی،تم اقبل علی الباب ورای سوادا
فقال :من هذا؟ قالت :اسماء بنت عمیس، فائم قبل علیها فقال لها :جئت تکر

---

[1] فی روایة بعد هذه الجملة: فدعا باناء فتوضا فیه ثم افرغه علی علی، ثم قال: اللهم بارك فیهما وبارك علیهماوبارك لهما فی نسلهما. المستدرك ۳: ۱۵۹، الطبقات الکبری ۸: ۱۲، ذخائر التبی: ۳۳، اسدالغابة: ۵۲۱، الصواعق المحرقة: ۱۴۰، المناقب لا بن شهرآشوب۳: ۳۵۵، نظم د ر السمطین: ۱۸۴ وفیه: وقد ذکر نافی کتابنا. دلایل النبوة. ومغازی رسول الله(ص) بعد قصة بدر عن محمد بن اسحاق بن بشار عن ابن ابی نجیح عن مجاهد عن علی

مین ابنة رسول الله؟ وکان الیهود یوجدون من امرئته اذا دخل بها، قال:فدعا رسول الله صلی الله علیه وسلم یسدر من ماء فتفل فیه،ثم دعا علیا رضی الله عنه فرش من ذلك الماء علی وجهه وصدره وذراعیه،ثم دعا علیارضی الله عنه فرش من ذلك الماه علی وجیه وصدره وذراعیه، ثم دعا فطمة فأقبلت تعثر فی ثوبها حیاء من رسول الله صلی الله علیه وسلم نفعل بها مثل ذلك ثم قال لها یاابنتی ماازدت ان ازوخك الاخیر اهلی، ثم قام وخرج رسول الله صلی الله علیه وسلم۔ [1]

اخبرنا احمد بن شعیب، قال:اخبرنا عمار بن بکار بن راشد، قال بحدثنا احمد بن خالدقال:حدثنا محمد بن عبدالله بن ابی نجیح، عن ابیه عن معاویة ذکر علی بن ابی طالب اضی الله عنه فقال سعد بن ابی وقاص والله لئین یکون لی واحد من خلال ثلاث احب الی من ان یکون لی ماطلعت علیه الشمس،لان یکون قال لی :ماقال له حین رده من تبوك اماترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی، احب الی من ان یکون لی ماطلعت علیه الشمس، ولان یکون قال لی:ما قاله له یوم خیبر:لاعطین الرایة رجلایحب الله ورسوله،یفتح الله علی یدیه لیس بفرار، احب الی من ان یکون لی ماطلعت علیه الشمس، ولان یکون لي ابنة ولی منها من الولد ما له احب الی من ان یکون لی ماطلعت علیه الشمس۔ [2]

---

[1] الطبقات الکبری ۸: ۱۴۔ ۱۵، مجمع الزوائد ۹: ۲۰۹،المستدرك ۳: ۱۵۹، کفایة الطالب: ۱۸۰، ذخائر العقبی: ۲۷قال: اخرجه ابو حاتم واحمد فی المناقب

[2] الغدیر ۳: ۲۰۰، مروج الذهب ۲: ۶۱، صحیح الترمذی ۲: ۳۰۰ مسند احمد ۱: ۱۸۵، فضائل الخمسة ۱: ۳۰۱

علی علیہ السلام اور شہزادی کونین ع

حدیث

حضرت علی علیہ السلام کی ایک ایسی خصوصیت جو نہ اولین کے حصہ میں آئی اور نہ آخرین کے حصہ میں آئی، وہ ہے حضرت علیؑ کی تزویج رسول اللہ ﷺ کی شہزادی سے جو سوائے مریم بنت عمرانؑ کے کہ جو جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہیں۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اس نے جریر بن حریث سے، اس نے فضل بن موسیٰ سے، اس نے حسین واقد سے، اس نے عبداللہ بن یزید سے، اس نے اپنے والد سے اس نے کہا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وآسلم کو حضرت فاطمہؑ سے تزویج کا پیغام دیا۔ رسول ﷺ نے جواب دیا ابھی وہ چھوٹی ہیں بس ان کے بعد حضرت علی علیہ السلام نے نکاح کا پیغام دیا تو آپؐ نے حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ اپنی بیٹی حضرت فاطمہ زہراؑ کا نکاح کر دیا۔

حدیث

ہم نے ابوسعید اسماعیل بن مسعود سے، اس نے حاتم بن وردان سے، اس نے ایوب سجستانی سے، اس نے ابوزید مدنی سے، اس نے حضرت اسما بنت عمیس سے وہ

بیان کرتی ہیں کہ میں حضرت فاطمہ زہراؑء کی رخصتی میں شریک تھی، جب صبح ہوئی تو رسول کریم ﷺ نے دروازے کو کھٹکھٹایا تو حضرت ام ایمن نے دروازہ کھولا۔ جب عورتوں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز سنی تو اپنی اپنی جگہ سے حرکت کرنے لگیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے اچھا کیا ہے (کہ آپ سنبھل گئیں) ہم سب خواتین ایک طرف بیٹھ گئیں حضرت اسما بنت عمیس کہتی ہیں کہ میں ایک کونے میں بیٹھی ہوئی تھی کہ حضرت علیؑ تشریف لائے تو حضور کریم ﷺ نے آپ کے لئے دعا فرمائی پھر باہر پانی چھڑکا پھر آپ باہر تشریف لائے تو آپ نے سیاہی محسوس کی۔ فرمایا! کون ہے؟ میں نے جواب دیا۔ اسماء۔ فرمایا: بنت عمیس میں نے جواب دیا جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا: تو بھی حضرت فاطمہؑ کی رخصتی میں شریک تھی؟ تو اس کی عزت کرتی ہے تو میں نے کہا:

جی ہاں تو آپ نے میرے لئے دعا فرمائی۔

سعید بن عرو نے اس کی مخالفت کی ہے اس نے ایوب سے، اس نے عکرمہ سے، اس نے ابن عباس سے روایت لی ہے۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اس نے زکریا بن یحییٰ سے، اس نے محمد بن صدران سے، اس نے سہیل بن خلاد عبدی سے، اس نے ابن سواد سے، اس نے سعید بن ابی عروبہ سے (اس نے ایوب سجستانی سے، اس نے عکرمہ سے، اس نے ابن عباس سے اس نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ زہراؑ کا عقد حضرت علی علیہ السلام سے کیا تو جو چیزیں اپنی بیٹی کے ساتھ بھیجیں وہ یہ تھیں۔ ایک بنی ہوئی چار پائی، ایک تکیہ جس کے اندر چھائی بھری ہوئی تھی اور ایک مشکیزہ۔ ابن عباس فرماتے

ہیں کہ بطحا سے ریت منگوائی گئی جو گھر میں بچھادی گئی۔ آپ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: جب تک میں نہ آؤں حضرت فاطمہ زہراؑ سے کوئی بات نہ کرنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تشریف لائے تو دق الباب فرمایا: تو ام ایمن باہر نکلیں۔ آپ نے فرمایا: میرے بھائی کو میری اطلاع کردو تو اس نے جواب میں کہا کہ حضرت علیؑ اب آپ کے بھائی کیسے ہیں آپؐ نے تو ان کے ساتھ اپنی بیٹی کی شادی کردی ہے۔ آپؐ نے فرمایا وہ میرے بھائی ہیں، پھر آپؐ دروازے کی طرف آئے تو ایک سایہ کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ کون ہے تو جواب دیا گیا کہ میں اسماء بنت عمیس ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کی تکریم کے لئے آئی ہو، یہودیوں میں رواج تھا کہ جب کسی کی بیوی اس کے ہاں جاتی تو وہ پریشانی محسوس کرتے۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پانی کا ایک برتن منگوایا۔ اس میں اپنا لعاب دھن شامل کیا پھر اس پر دعا فرمائی پھر حضرت علی علیہ السلام کو بلا کر آپ کے چہرے سینے اور کہنیوں پر اس پانی کو چھڑکا پھر حضرت فاطمہؑ کو بلایا، آپ شرم وحیا کے باعث اپنے کپڑوں میں شرماتی ہوئی تشریف لائیں۔ آپؐ نے ان پر بھی پانی چھڑکا پھر فرمایا: اے بیٹی! خدا کی قسم میں نے اپنے اہل میں سے بہترین آدمی کے ساتھ تمہاری تزویج کی ہے۔ پھر آپ کھڑے ہوگئے اور باہر تشریف لے گئے۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اس نے عمار بن بسکار بن راشد سے، اس نے احمد بن خالد سے، اس نے محمد بن عبداللہ بن ابی نجیح سے، اس نے اپنے والد سے، اس نے معاویہ سے وہ بیان کرتے ہیں کہ معاویہ نے حضرت علی علیہ السلام کا ذکر کیا تو

حضرت سعد بن وقاص نے کہا۔ خدا کی قسم وہ تین خصوصیات جو حضرت علیؑ کو حاصل ہیں اگر ان میں سے ایک بھی رسول اللہ ﷺ میرے لئے فرماتے تو میرے نزدیک دنیا و مافیہا سے بہتر ہوتی۔

جب رسول اکرم ﷺ نے حضرت علی علیہ وسلم کو غزوہ تبوک کے موقع پر مدینے میں چھوڑا تو فرمایا کیا تو اسی بات پر راضی نہیں ہے کہ تجھے مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی۔ مگر میرے بعد نبی نہیں ہے اگر میرے لئے یہ بات ہوتی تو دنیا و مافیہا سے بہتر ہوتا۔

آپ نے میرے لئے وہ کچھ فرمایا ہوتا جو آپ نے خیبر کے روز حضرت علی علیہ السلام کے لئے فرمایا کہ میں علم اس مرد کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائے گا اور وہ فرار کرنے والا نہیں تو یہ بات بھی مجھے زمانے بھر سے محبوب ہوتی یا ان کی بیٹی کی شادی مجھ سے ہوتی اور میرے ہاں اس سے اولاد ہوتی تو وہ مجھے پوری کائنات سے عزیز ہوتی۔

الا خبار الماثورة بان فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم سيدة نساء اهل الجنة الا مريم بنت عمران

اخبرنا محمد بن بشار، قال: اخبرنا عبدالوهاب، قال اخبرنامحمد بن عمرو، عن ابی سلمة، عن عائشة قالت: مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاء ت فاطمة رضى الله عنها فكبت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فسارها فبكت، ثم اكبت فسارها فضحكت، فلما توفى النبی (صلى الله عليه وآله وسلم) سألها فقالت: لما اكبدت عليه اخبرنی انه ميت من وجعه ذلك فبكيت، ثم اكبت عليه فاخبر نی انی اسرع اهل بيته به لحوقا، وانی سيدة نساء اهل الجنتة الا مريم بنت عمران فرفعت راسی فضحكت۔ [1]

اخبرناهلال بن بشير، قال: حدثنا محمد بن خلف، قال: قال لی موسیٰ بن يعقوب، قال حدثنی هاشم بن هاشم، عن عبدالله ابن وهب، ان ام سلمة اخبرته بأن رسول الله صلى الله عليه وسلم دعا فاطمة

[1] مسند احمد ٦: ٢٨٢ باختلاف يسير فی اللفظ، طبقات ابن سعد ٢: ٤٠ اسد الغابة ٥: ٥٢٢، الاستيعاب ٢: ٧٥

رضی الله عنها فناجاها فبکت، ثم حدثها فضحکت، قالت ام سلمة: فلما توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم سالتهاعن بکائها وضحکها، فقالت: اخبرنی، انی سیدة نساء اهل الجنة بعد مریم ابنة عمران فضحکت۔ [1]

اخبرنا اسحاق بن ابراهیم بن مخلد بن راهویه، قال: اخبرنا جریر، عن یزید بن زیاد، عن عبدالرحمان بن ابی نعیم، عن ابی سعید قال: رسول الله صلی الله علیه وسلم: الحسن والحسین سیدا شباب اهل الجنة وفاطمة سیدة نساء اهل الجنة الا ما کان من مریم بنت عمران۔ [2]

سیدہ فاطمہ زہراؑ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں

حدیث

ہم نے محمد بن بشار سے اس نے عبدالوھاب، سے اس نے محمد بن عمرو سے، اس نے ابوسلمہ سے، اس نے حضرت عائشہؓ سے، اس نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ مریض ہوئے تو حضرت فاطمہ زہراؑ تشریف لائیں اور آپؐ کی حالت کو دیکھ کر رونے لگیں۔ آپ نے ان کے کان میں سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں، پھر وہ آپ پر جھکیں تو آپ نے دوبارہ سرگوشی فرمائی تو وہ مسکرا دیں۔ جب رسول اللہ ﷺ اس دنیا سے رخصت فرما گئے تو میں نے ایک دن حضرت فاطمہ زہراؑ علیہا السلام

---

[1] ذخائر العقبی ٤٤، مشکل الآثار ١ ٥١، حلیة الا ولیا ٢ ٤٠، صحیح مسلم ٧ ١٤٢، ١٤٣، بلفظ آخر ١١٧

[2] صحیح الترمذی ٢ ٣٠٦، المستدرک ٣ ١٥١، مسنداحمد ٥ ٣٩١، حلیةالاولیاء ٤ ١٩٠، اسد الغابة ٥ ٥٧٤، کنز العمال ٦ ٢١٧، ابن عساکر ٧ ١٠٢عن حذیفة

سے ان سرگوشیوں کے بارے میں پوچھا تو آپ نے بتایا: جب پہلی دفعہ میں آپؐ پر جھکی تو آپؐ نے مجھے اپنے وصال کی خبر دی تو میں رو پڑی۔ جب دوسری دفعہ جھکی تو آپؐ نے مجھے بتایا میرے اہل بیتؑ میں سے سب سے پہلے آپؑ مجھے ملیں گی۔ اس کے علاوہ فرمایا کہ تم سوائے مریم بنت عمرانؑ کے جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہو تو میں نے مسکرا دیا۔

حدیث

ہم نے ہلال بن بشیر سے، اس نے محمد بن خلف سے، اس نے موسیٰ بن یعقوب سے، اس نے ہاشم بن ہاشم سے، اس نے عبداللہ ابن وھب سے، وہ حضرت ام سلمیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ زہراؑء کو بلایا اور ان کے کان میں کوئی بات کی تو وہ رو پڑیں پھر ان سے کوئی بات کی تو وہ مسکرا دیں۔ حضرت ام سلمیٰ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد میں نے حضرت فاطمہ زہراؑء سے ان کے رونے اور مسکرانے کی وجہ پوچھی تو آپؑ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بتایا کہ میں مریم بنت عمرانؑ کے علاوہ جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہوں۔

حدیث

ہم نے اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن راہویہ سے، اس نے جریر سے، اس نے یزید بن زیاد سے اس نے عبدالرحمٰن بن ابی نعیم سے، اس نے ابوسعید سے، اس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے فرمایا کہ حسنؑ و حسینؑ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور حضرت فاطمہ زہراؑء سوائے مریم بنت عمرانؑ کے تمام جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔

الاخبار الماثورة بان فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم سيدة النساء من هذه الامة

اخبرنا محمد بن منصور الطوسي، قال: حدثنا الزهيرى محمد ابن عبدالله، قال: اخبر نى ابو جعفر واسمه محمد بن مروان، قال: حدثنى ابو حازم، عن ابى هريرة قال: ابطا علينا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يوما صبور النهار، فلما كان العشيي قال له قائلنا: يارسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، قد شق علينا لم نرك اليوم؟ قال: ان ملكا من السماء لم يكن زارنى فاستاذن الله فى زيارتى، فاخبرنى وبشرنى ان فاطمة بنتى سيدة نساء امتى، وان حسنا وحسينا سيدا شباب اهل الجنة۔ [1]

اخبرنا احمد بن سليمان، قال: اخبرنا الفضل بن زكريا، قال: اخبرنا زكريا، عن فراس، عن الشعبى، عن مسروق، عن عائشة قالت: اقبلت فاطمة رضى الله عنها تمشى كان مشيتها [2] مشية رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: [3] مرحبا بابنتى، ثم اجلسها عن يمينه او عن شماله، ثم اسر

---

[1] كنز العمال ٦: ٢٢١، قال: اخرجه الطبرانى وابن النجار عن ابى هريرة، المستدرك ٣: ١٥١، حلية الاوليا ٤: ١٩٠، ابن عساكر ٧: ١٠٢ وقال: اخرجه حذيفة

[2] فى رواية: تمشى ماتخطى مشيها من مشية رسول الله (صلى الله عليه وآله وسلم).

[3] فى رواية: فقال النبىّ

الیها حدیثا فبکت، ثم انه أسر الیها حدیثا فضحکت،فقلت لما: مارائیت مثل الیوم فرحا اقرب من حزن، وسألتها عما قال فقالت: ماکنت لا ٔمشیی علی سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حتی قبض، فسالتھا فقا سالت: انه اسر الی فقال: انَ جبریل کان یعارضنی بالقرآن فی کل سنة مرة، وانه عارضنی به العام مرتین ومااراني الا قد حضر أجلی وانك اول اهل بیتی لحوقا ونعم السلف انا لك، قالت: فبکیت لذلك ثم قال: اما ترضین ان تکونی سیدة نساء هذہ الامة او نساء المئومنین؟ قالت: فضحکت ۔ [1]

اخبرنا محمد بن معمر البحرانی ، قال:حدثنا، ابو داود، حدثنا ابو عوانة، عن فراس، عن الشعی، عن مسروق قال: اخبرتنی عائشة قالت: کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمیعا [2] لم تغادر منا واحدة، فجائت فاطمة تمشی ولا واللہ ان تخطی مشیتها من مشیة رسول اللہ صلی اللہ علہ وسلم حتی انتهت الیه فقال: مرحبا بابنتی، فاقعدها عن ینه او یساره، تم سارها بشیئی فبکت بکاء شدیدا، تم سارها عن یمینه او یساره ،تم سارها بشئی فبکت بکاءً شدیدا، تم سارها بشئی فضحکت، فلما قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت لها: اخصك رسول اللہ (ص)من بیننا بالسراء وانت تبکین، اخبرنی ماقال لك؟ قالت: ما کنت لأ مشی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سره، فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

---

[1] مسند احمد ٦: ٢٨٢، طبقات ابن سعد ٢: ٤٠، وفیه: نساء العالمین، اسد الغابة ٥: ٥٢٢ وفیه سیدة نساء العالمین، حلیة الاولیاء ٢: ٣٩وفیه طرق اخری عدیة لهذا الحدیث، مشکل الآثار ١: ٤٨ بطریقین

[2] فی روایة: انا کنا ازواج النبی (ص) عنده جمیعا

قلت لها: اسألك بالذي عليك من الحق ما سارك به رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ فقالت: اما الان فنعم، سارني المرة الاولى فقال: ان جبريل عليه السلام كان يعارضني بالقرآن في كل سنة مرة وانه عارضني اللمام مرتين، ولا ادري ألا جل الا قد اقترب فاتقي الله واصبري ثم قال لي يا فاطمة اما ترضين انك تكوني سيدة نساء هذه الامة وسيدة نساء العالمين فضحكت۔ [1]

حضرت فاطمہ زہرا ؑ اس امت کی تمام عورتوں کی سردار ہیں

حدیث

ہم نے محمد بن منصور طوسی سے، اس نے زہیری محمد ابن عبداللہ سے، اس نے ابو جعفر یعنی محمد بن مروان سے، اس نے ابو حازم سے، اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ پورا دن باہر تشریف نہ لائے جب شام ہوئی تو ہم میں سے ایک آدمی نے کہا یا رسول ﷺ ہم پر یہ بات بڑی شاق گزری ہے کہ ہم سارا دن جناب کی زیارت سے محروم رہے۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ آسمان کے ایک فرشتہ نے ابھی تک میری زیارت نہ کی تھی اس نے اللہ تعالیٰ سے میری زیارت کی اجازت طلب کی۔ اس نے مجھے یہ اطلاع اور بشارت دی کہ میری دختر حضرت فاطمہ زہرا ؑ میری امت کی تمام عورتوں کی سردار ہیں اور میرے شہزادے حسنؑ و حسینؑ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔

---

[1] حلية الاولياء ٢: ٣٩ وفيه سيدة نساء العالمين اونساء هذه الامة ثم ذكر طرقا اخرى لهذا الحديث، مشكل الا ثار ١: ٤٨، فضائل الخمسة ٣: ١٣٨ نظم درد السمطين ض ١٧٨، الا ستيعاب ٢: ٧٥، ذخائر العقبى ٣٩، النور الجلى ص ١١٢، المناقب لابن شهراشوب ٣: ٣٢٢، ٣٢٣ وفيه ويعتمد على انها ع افضل نساء العالمين باجماع لاماهية.

حدیث

ہم نے احمد بن سلیمان سے، اس نے فضل بن زکریا سے، اس نے زکریا سے، اس نے فراس سے، اس نے شعبی سے، اس نے مسروق سے، اس نے حضرت عائشہؓ سے وہ فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ زہراؑ چلتی ہوئی ہمارے ہاں تشریف لائیں۔ آپؑ کے چلنے کا انداز حضور کریم ﷺ جیسا تھا۔ آپ نے فرمایا: بیٹی خوش آمدید۔ پھر آپ نے انہیں دائیں یا بائیں پہلو میں بٹھایا۔ پھر انداز سرگوشی میں کوئی گفتگو کی تو وہ رو پڑیں۔ پھر کوئی بات کی تو آپ نے تبسم فرمایا میں نے ان سے کہا کہ آج کی طرح کوئی خوشی غم سے اتنی نزدیک نہیں دیکھی۔ یہ بھی پوچھا رسول اللہ ﷺ نے آپ سے کیا کہا ہے تو آپ نے جواب دیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو ظاہر نہیں کرنا چاہتی، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہو گیا تو دوبارہ پوچھا تو آپ نے جواب دیا حضور کائنات نے مجھے بتایا کہ جبرئیل علیہ السلام میرے ساتھ سال میں ایک مرتبہ قرآن دہراتے تھے لیکن اس سال انہوں نے دو دفعہ میرے ساتھ قرآن دہرایا تو اس سے میں نے نتیجہ نکالا کہ میرا وصال قریب ہے۔ اہل بیتؑ میں سے سب سے پہلے آپؑ مجھے ملنے والی ہیں اور ہم تمہارے لیے سب سے بہتر چلے جانے والے ہیں، سیدہ فرماتی ہیں۔ سن کر میں رونے لگی تھی پھر آپ نے فرمایا کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تو اس امت کی عورتوں کی یا مومنین کی عورتوں کی سردار ہے جب میں نے یہ سنا تو مسکرا دیا۔

حدیث

ہم نے محمد بن معمر بحرانی سے، اس نے ابوداؤد سے، اس نے ابوعوانہ سے، اس نے فراس سے، اس نے شعبی سے، اس نے سروق سے، اس نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے سنا وہ فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ حضرت فاطمہ

زہراؑء ہمارے ہاں تشریف لائیں، خدا کی قسم ان کی چال رسول اللہ ﷺ کی چال سے ہو بہو ملتی تھی، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آ گئیں، آپؐ نے فرمایا: بیٹی! خوش آمدید پھر آپؐ نے انہیں دائیں پھر بائیں پہلو میں بٹھایا پھر ان کے کان میں کوئی بات کہی تو آپؑ بہت روئیں، بعدازیں کوئی اور بات کان میں کہی تو آپ مسکرادیں، جب رسول اللہ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو اپنی سرگوشی کے لئے مخصوص کیا تو آپ نے رو دیا۔ مجھے بتایئے رسول اللہ ﷺ نے آپ سے کیا کہا؟ سیدہ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کا راز فاش نہیں کرسکتی۔ جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا میں نے آپ سے کہا: میں آپ کو اس ذات کا واسطہ دیتی ہوں جس کا آپ پر حق ہے کہ آپ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے کیا سرگوشی کی تھی؟ تو آپؑ نے فرمایا: اب میں بتائے دیتی ہوں۔ پہلی دفعہ آپؐ نے میرے کان میں یہ فرمایا کہ حضرت جبرائیل ہر سال میرے ساتھ قرآن دہراتے تھے لیکن اس سال اس نے میرے ساتھ قرآن دو مرتبہ دہرایا تو میں سمجھتا ہوں کہ میرا وقت قریب ہے۔ اللہ سے ڈرتے رہنا اور صبر کرنا پھر مجھے فرمایا: اے فاطمہؑ!

''کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ تو اس امت کی عورتوں اور تمام جہان کی عورتوں کی سردار ہو تو میں مسکرادی۔''

الاخبار الماثورة بان فاطمة رضی الله عنها بضعة من رسول الله صلی الله علیه وسلم

اخبرنا محمد بن شعیب، قال: اخبرنا قتیبة، قال: حدثنا اللیث، عن ابن ابی ملیکة، عن المسود ابن مخومسة قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو علی المنبر یقول: ان بنی هاشم بن الغیرة استاا ذنونی ان ینکحوا ابنتهم علی بن ابی طالب غلام آذن ثم لا آذن الا ان یرید ابن ابی طالب ان یطلق ابنتی وینکح ابنتهم، فاغا هی بضعة منی یریبنی مارابها ویئوذبنی ماآذاها، ومن آذی رسول الله فقد حبط عمله۔ [1]

سیدہ فاطمہؑ زہراء رسالتؐ کا ٹکڑا

حدیث

ہم نے محمد بن شعیب سے، اس نے قتیبہ سے، اس نے لیث سے، اس نے ابن ابی ملیکہ سے، اس نے رمسور بن مخرمہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ممبر پر یہ کہتے ہوئے سنا کہ بنی ہاشم بن مغیرہ نے مجھ سے حضرت علی ابن ابی طالبؑ کے ساتھ اپنی بیٹی کے نکاح کی اجازت طلب کی ہے۔ میں ہرگز اجازت نہیں دوں گا پھر کہتا ہوں کہ میں ہر گز اجازت نہیں دوگا۔ سوائے اس

[1] المستدرک ۳: ۱۵۹ وفیه: قال علی: لا آتی شیئا تکرهه ۱۲۰۔

کے کہ علی ابن ابیطالبؑ میری بیٹی کو طلاق دینے کا اور اس کی بیٹی سے شادی کرنے کا ارادہ ظاہر کریں۔ فاطمہؑ میرا ٹکڑا ہے جو چیز اسے پریشان کرتی ہے وہ بات مجھے بھی پریشان کرتی ہے اور جو چیز اسے تکلیف دیتی ہے وہ مجھے بھی تکلیف دیتی ہے جس نے اللہ کے رسول کو تکلیف دی تو اس کے اعمال ضائع ہو گئے۔

اختلاف الناقلین

اخبرنا احمد بن سلیمان، قال: حدثنا یحیی بن آدم، قال: حدثنا بشر بن السری، قال: حدثنا لیث بن سعید، قال: سمعت ابن ابی ملیکة [1] یقول: سمعت المسور بن مخرمسة یقول: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم بمکة یقول وهو علی المنبر: ان بنی هاشم ابن المغیرة استاذنونی فی ان ینکحوا ابنتهم علیا وانی لا آذن الا ان یرید ابن ابی طالب ان یفارق ابنتی وان ینکح ابنتهم، ثم قال: ان فاطمة بضمة منی یئوذنیی ما آذاها ویریبنی ما رابها، وما کان لابن ابی طالب ان یجمع بین بنت عدو الله وبین بنت نبی الله۔ [2]

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: حدثنا الحرث بن مسکین قرائة علیه وانا اسمع، عن سفیان عن عمرو، عن ابن ابی ملیکة، عن المسور بن مخرمة: ان النبی صلی الله علیه وسلم قال: ان فاطمة بضعة منی من اغضبها اغضبنی۔ [3]

---

[1] ابو محمد عبدالله بن عبیدالله ین ابی ملیکة زهیر بن عبدالله بن جدعان ابن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرة المکی، تهذیب التهذیب ٥: ٣٠٦، خلاصة تهذیب الکال: ١٧٤، رجال الصحیحین ١: ٢٥٥

[2] (٢) مسند احمد ٤: ٣٢٨، حلیة الاولیاء ٢: ٤٠، تذکرة خواص الامة: ١٧٥، الاصابة ٤: ٣٧٨، الصواعق: ١٠٥، الغدیر ٣: ١٨٠۔ ١٨١

[3] صحیح البخاری کتاب بدء الخلق، کنز العمال ٦: ٢٢٠، فیض القدیر ٤: ٤٢١ وفیه: استدل به السهیلی علی ان من سبها کفر لانه یغضبها وانها افضل من الشیخین، الغدیر ٧: ٢٣١، ٢٢٦ وفیه تجد رواته وتصحیح سنده

اخبرنا محمد بن خالد، قال: حدثنا بشر بن شعیب، عن ابیه عن الزھری قال: اخبرنی علی بن الحسین خبر ان المسور بن مخرمة اخبره ان رسول الله صلی الله علہ و آله وسلم قال: ان فاطمة المضغة او بضحة منی۔ 1

اخبرنا عبدالله بن سعد بن ابراھیم بن سعد، قال: اخبرنا ابی، عن الولید بن کشیر، عن محمد بن عمرو بن طلحة، انه حدثه ان ابن شھاب 2 حدثه ان علی بن الحسین حدثه ان المسور بن مخرمة قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یخطب علی منبره ھذا وانا یومئذ محتلم 3 فقال: ان فاطمة بضعة منی۔ 4

اختلاف الناقلین

حدیث

ہم نے احمد بن سلیمان سے، اس نے یحیٰ بن آدم سے، اس نے بشر بن سری سے، اس نے لیث بن سعد سے، اس نے کہا کہ میں نے ابن ابی ملیکہ سے سنا وہ کہتے ہیں میں نے مسور بن مخرمہ سے سنا، اس نے رسول اللہ ﷺ سے سنا جب وہ مکہ میں تھے اور ممبر پر تھے وہ فرما رہے تھے کہ بنی ہاشم بن مغیرہ نے مجھ سے

1 المستدرك ۳: ۱۵٤، نور الابصار: ٤٤، مصابیح السنة ۲: ۲۷۸ وھناك الفاظ اخری، وفی حلیة الاولیاء ۲: ٤۰ انما فاطمة شجبة منی یبسطنی مایبطھا ویقبضنی مایقبضھا

2 محمد بن مسلم بن عبدالله بن عبیدالله بن مھاجر بن الحارث بن زھرة الزھری

3 محتلم یعنی انه قد بلغ الحلم

4 فضائل الخمسة ۳: ۱۵٤

حضرت علی ابن ابی طالب کے ساتھ اپنی بیٹی کے عقد کی اجازت طلب کی ہے میں اس کی اجازت نہیں دوں گا سوائے اس کے علیؑ میری بیٹی کو چھوڑ دینے اور اس سے عقد کرنے کا ارادہ ظاہر کریں، پھر فرمایا: فاطمہ تو میرا ٹکڑا ہے، جو بات اسے تکلیف دیتی ہے وہ مجھے بھی تکلیف دیتی ہے، جو بات اسے مضطرب کرتی ہے وہ مجھے بھی مضطرب کرتی ہے، ابن ابی طالب کے بس کی بات نہیں کہ وہ خدا کے نبی کی بیٹی اور خدا کے دشمن کی بیٹی کو اکٹھا رکھے۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اس نے حرث بن مسکین سے، اس نے سفیان سے اس نے عمرو سے، اس نے ابن ابی ملیکہ سے، اس نے مسور بن مخرمہ سے، اس نے رسول اللہ ﷺ سے کہ آپؐ نے فرمایا: فاطمہ میرا ٹکڑا ہے، جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

ہم نے محمد بن خالد سے، اس نے بشر بن شعیب سے، اس نے اپنے باپ سے اس نے زہری سے، اس نے علی بن حسین سے، اس نے مسور بن مخرمہ سے، اس نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرما رہے تھے فاطمہ میرا ٹکڑا ہے اور میرے گوشت کا حصہ ہے۔

حدیث

ہم نے عبداللہ بن سعد بن ابراہیم بن سعد سے، اس نے ابی سے، اس نے ولید بن کثیر سے، اس نے محمد بن عمرو بن طلحہ سے، اس نے ابن شہاب سے، اس نے علی بن حسین سے، اس نے مسور بن مخرمہ سے، اس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ ممبر پر خطبہ دے رہے تھے ان دنوں میں بالغ تھا آپ نے فرمایا: فاطمہ میرا حصہ ہے۔

ماخص به علی کرم الله وجهه من الحسن والحسین ابنی رسول اللهؐ وریحانتیه من الدنیا وسیدی شباب اهل الجنة الا عیسی بن مریم،ویحیی بن زکریا علیهما السلام

اخبرنا احمد بن بکار الحرانی، قال: اخبرنا محمد سلمة، عن ابن اسحاق، عن یزید بن عبدالله بن قسیط، عن محمد بن اسامة بن زید، عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: اماانت فختنی وابوولدی، انت منی وانا منک۔ [1]

امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام کے فضائل

حسنین کریمین رسول اللہ ﷺ کے فرزند اور دنیا کی خوشبو ہیں اور جناب عیسیٰؑ اور جناب یحییٰؑ کے علاوہ جنت کے تمام جوانوں کے سردار ہیں۔

حدیث

ہم نے احمد بن بکار حرانی سے، اس نے محمد سلمہ سے، اس نے ابو اسحاق سے

[1] صحیح الترمذی ۲: ۲۹۹ بسند عن البراء بن عازب، وله طرق اخری کمافی فضائل الخمسة ۱: ۳۳۷، ۳۴۴.

اس نے یزید بن عبداللہ بن قسیط سے، اس نے بن اسامہ زید سے، اس نے اپنے والد سے، اس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپؐ نے فرمایا: یا علیؑ! آپ میرے داماد ہیں، میرے بیٹوں کے باپ ہیں "تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔"

قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم:

الحسن والحسین ابنای

اخبرنا القاسم بن زکریا بن دینار، قال:حدثنا خالد بن مخلد قال:حدثنا موسی وھوابن یعقوب الزمعی، عن عبداللہ بن ابی بکر ابن زید بن المھاجر قال:اخبرنی مسلم بن ابی سھل النبال، (قال) اخبرنی الحسن بن اسامة بن زیدبن حارثة، قال:اخبرنی اسامة ابن زید قال:طرقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلة بعض الحاجة فخرج وھو مشتعل علی شئی لا ادری ماھو، فلما فرغت من حا جتیی قلت:ماھذا الذی انت مشتمل علیه؟ فکشفة فاذا ھو الحسن والحسین علی ورکیه، فقال:ھذان ابنای وابنابنتی، اللھم انك تعلم انی احبھما فاحبھما۔ [1]

حسنؑ وحسینؑ میرے بیٹے ہیں

حدیث

ہم نے قاسم بن زکریا بن دینار سے، اس نے خالد بن مخلد سے، اس نے موسی یعنی ابن یعقوب زمعی سے اس نے عبداللہ ابن ابی الکرین زید بن مہاجر سے، اس

[1] صحیح الترمذی ۲: ۲٤٠، کنز العمال ٦: ۲۲٠، ولھذا الحدیث طرق مختلفة واسانید صحیحة تجدھافی مسند احمد ۲: ۲۸۸، تاریخ بغداد ۲: ۱٤۲، ... الحقایق ٤: ۱۳٤، مجمع الزواید ۹: ۱۸٠، کفایة الطالب ۲٠٠ ذخائر العقبی

نے مسلم بن ابی سھل نبالی سے، اس نے حسن بن اسامہ زید بن حارثہ سے، اس نے اسامہ بن زید سے وہ کہتے ہیں کہ ایک رات میں کسی کام کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا۔ آپؐ کسی چیز پر چادر ڈالے ہوئے باہر تشریف لائے جو کچھ آپ اٹھائے ہوئے تھے اس کے بارے میں میں نہیں جانتا تھا۔ جب میں نے اپنی حاجت بیان کر لی تو پھر عرض کی کہ اس چادر میں آپ نے کیا لپیٹ رکھا ہے؟ یہ سنتے ہی آپؐ نے چادر ھٹائی تو کیا دیکھتا ہوں کہ حسنینؑ شریفین آپؐ کی رانوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ دونوں میرے بیٹے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں، خدایا! تجھے معلوم ہے کہ میں ان سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی ان سے محبت رکھ۔

الا خبار الماثورة فی ان الحسن والحسین سیدا شباب اهل الجنة

اخبرنا عمرو بن منصور، قال: حدثنا ابو نعیم، قال: حدثنا یزید بن مردانیة، [1] عن عبدالرحمان بن ابی نعم، عن ابی سعید الخدری قال! قال: رسول الله صلی الله علیه وسلم الحسن والحسین سیدا شباب اهل الجنة۔ [2]

اخبرنا احمد بن حرب، قال: ابن فضیل، عن یزید، عن عبدالرحمان بن ابی نعم، عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ان حسنا وحسینا سیدا شباب اهل الجنة ما استثنی من ذلک۔ [3]

اخبرنا یعقوب بن ابراهیم ومحمد بن آدم، عن مروان، عن الحکم بن عبدالرحمان وهو ابن ابی نعم، عن ابیه، عن ابی سعید الخدری قال: قال رسول الله علیه وسلم الحسن والحسین سیدا شباب اهل الجنة الا ابنی الخالة عیسی بن مریم، ویحیی بن زکریا۔ [4]

---

[1] یزید بن مردانیة القرشی الاصبهانی الکوفی تهذیب ۱۱: ۳۵۹ خلاصة تهذیب الکمال: ۳۷۳، تقریب التهذیب ۲: ۳۷۰

[2] صحیح الترمذی ۲: ۳۰۶، حلیة الاولیاء ۵: ۷۱ وذکر له طرقا عدیدة. تاریخ بغداد ۹: ۲۳۱، مسند احمد ۳/۳ و ۶۲ و ۸۲

[3] فضائل الخمسة ۳: ۲۱۲

[4] المستدرک ۳: ۱۶۷، وله طرقا عدیدة جمیعها فی فضائل الخمسة ۳: ۲۱۲، ۲۱۸۔

حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام نوجوانانِ جنت کے سردار

حدیث

ہم نے عمرو بن منصور سے، اس نے ابونعیم سے، اس نے یزید بن مردانبہ سے، اس نے عبدالرحمٰن بن ابی نعیم سے، اس نے ابوسعید خدری سے، اس نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپؐ نے فرمایا: حسنؑ و حسینؑ نوجوانانِ جنت کے سردار ہیں۔

حدیث

ہم نے احمد بن حرب سے، اس نے ابن فضیل سے، اس نے یزید سے، اس نے عبدالرحمٰن ابونعیم سے، اس نے سعید خدری سے، اس نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ حسنؑ و حسینؑ نوجوانانِ جنت کے سردار ہیں۔ آپؐ نے ان کی سرداری سے کسی کو مستثنیٰ نہیں فرمایا۔

حدیث

ہم نے یعقوب بن ابراہیم سے، اس نے محمد بن آدم سے، اس نے مروان سے، اس نے حکم بن عبدالرحمٰن یعنی ابن ابی نعیم سے، اس نے اپنے والد سے، اس نے جناب ابوسعید خدری سے، اس نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: ''حسن و حسین سوائے عیسیٰ ابن مریم اور یحییٰ ابن زکریا علیہما السلام کے تمام جنت کے تمام جوانوں کے سردار ہیں۔''

قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم:

الحسن و الحسین ریحانتی من هذه الامة

اخبرنا محمد بن عبدالاعلی الصنعانی، قال: اخبرنا خالد، قال: لی اشعت عن الحسن عن بعض اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم قال۔یعنی انس بن مالک۔ قال: دخلت اور بمادخلت علی رسول الله صلی الله علیه واله وسلم والحسن والحسین ینقلبان علی بطنه ویقول: ریحانتی من هذه الامة۔ 1

اخبرنا ابراهیم بن یعقوب الجرجانی، قال: لی وهب بن جریران اباه حدثه قال: سمعت محمد بن عبدالله ابی یعقوب، عن ابن ابی نعم قال: کنت عند ابن عمر فاتاه رجل فصاله عن دم البموض یکون فی ثوبه ویصلی فیه، فقال ابن عمر: ممن انت؟ قال: من اهل المراق فقال ابن عمر: انظروا الی هذا بسائلی عن دم البعوض وقد قتلوا ابن رسول الله صلی الل علیه و آله وسلم وسمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول فیه وفی اخیه: هماریحانتی من الدنیا۔ 2

---

1 کنز العمال ٦ ٢٢٠، حلیة الاولیاء ٣ ٢٠١٠ طرق اخری

2 صحیح الترمذی ٢ ٣٠٦، مسند احمد ٢ ٨٥، ٩٣، ١١٤، ١٥٣، بطرق مختلفة، مسند ابو داود٨ ١٦٠، حلیة الاولیاء ٥ ٧٠، صحیح البخاری فی کتاب الادب، ذخائر العقبی ١٢٤

میری خوشبو حسنین علیہ السلام شریفین ہیں

حدیث

ہم نے محمد بن عبداللہ علی صغانی سے، اس نے خالد سے، اس نے اشعث سے، اس نے حسن سے، اس نے اصحاب نبی ﷺ سے سنا ان کو حضرت انس بن مالک نے بتایا ایک دفعہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا یا جب بھی آپؐ کے حضور حاضر ہوتا تو امام حسنؑ و امام حسینؑ آپؐ کے بطن مبارک پر لوٹ پوٹ رہے ہوتے تھے، آپؐ فرماتے ''اس امت میں یہ دونوں میرے خوشبو ہیں۔''

حدیث

ہم نے ابراہیم بن یعقوب جرجانی سے، اس نے وھب بن جریر سے، اس نے جریر سے، اس نے محمد بن عبداللہ ابی یعقوب سے، اس نے ابن ابی نعیم سے وہ کہتے ہیں کہ میں ابن عمرؓ کے پاس تھا تو ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے آ کر پوچھا کہ...... اس کے کپڑے میں مچھر کا خون لگ گیا ہے۔

اور اس نے اس کپڑے میں نماز پڑھی ہے۔ ابن عمرؓ نے پوچھا آپ کون ہیں؟ اس نے جواب دیا وہ اہل عراق سے ہے۔ آپ نے کہا اس آدمی کو دیکھو مجھ سے مچھر کے خون کے بارے میں پوچھتا ہے۔ حالانکہ ان لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے بیٹے کو شہید کیا ہے اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے ان کے بارے اور ان کے بھائی کے بارے میں سنا ہے کہ ''یہ دونوں میری دنیا کی خوشبو ہیں۔''

قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعلی رضی اللہ عنہ:انت أعز من فاطمة وفاطمة أحب الیٰ منك

اخبرنا زکریا بن یحیی بن ابی عمر، قال:حدثنا سفیان، عن ابی نجیح،عن ابیه، عن رجل قال:سمعت علیاً رضی اللہ عنه علی المنبر بالکوفیة یقول:خطب الی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فاطمة علیها السلام فزوجنی، فقلت:یارسول اللہ!انا احب الیك أم هی؟ قال!هی أحب الی منك وانت أعز علی منها۔ [1]

علی علیہ السلام وفاطمہ سلام اللہ علیہا

حدیث

اے علیؑ!تم فاطمہ زہراؑ سے زیادہ مجھے عزیز ہو اور فاطمہ زہراؑ مجھے تم سے زیادہ محبوب ہے۔

حدیث

ہم نے زکریا بن یحییٰ بن ابی عمر سے س نے سفیان سے، اس نے ابو نجیح سے،

---

[1] اسد الغابة ٥: ٥٢٢، کنز العمال ٦: ٣٩٣، ذخائر العقبیٰ ٢٩ باختلاف یسیر فی اللفظ، المستدرك ٣: ١٥٥ وفیه: هذا حدیث صحیح الاسناد، المناقب لا بن شهراشوب ٣: ٣٣١۔

اس نے اپنے باپ سے اس نے ایک آدمی سے اس نے کہا کہ میں نے حضرت علیؑ سے کوفہ میں جب وہ منبر پر تھے ان سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ زہراؑ کی مجھ سے منگنی کی پھر مجھ سے ان کی شادی کر دی۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کو زیادہ پیارا ہوں یا فاطمہ زہراؑ؟ آپ نے فرمایا: وہ مجھے تجھ سے زیادہ پیاری ہے اور تو مجھے اس سے زیادہ عزیز ہے۔

قول النبی صلی الله علیه وسلم لعلی:کرم الله وجهه: ماسألت لنفسی شیاً اِلّا وقد سألت لک

حدثنا عبد الا علی بن واصل بن عبد الا علی قال لی:علی بن ثابت، قال:اخبرنا منصور بن الا سود، عن یزید بن ابی زیاده،عن سلیمان بن عبدالله الحرث، عن جده،عن علی رضی الله عنه قال:مرضت فعادنی رسول الله صلی الله علیه وسلم، فدخل علی وانا مضطجع فاتکأالی جنبی، ثم سجانی بثوبه، فلمار آنی قد برات قام الی المسجد یصلی، فلما قضی صلاته جاء فرفع الثوب وقال:قم یاعلی، فقمت وقد برأت کانمالم اشک شیئا قبل ذلک، فقال:ماسألت ربی شیئاً فی صلاتی الا اعطانی، وماسألت شیئا الا سألت لک۔ [1]

خالفه جعفر الا حمر فقال:عن یزید بن ابی زیاد، عن عبدالله بن الحرث، عن علی رضی الله عنه۔

اخبرنا القاسم بن زکریا بن دینار، قال:لی علی رضی الله عنه قال:وجعت وجعا فاتیت فاقامنی فی مکانه وقام یصلی والقی علی طرف ثوبه، ثم قال:قم یا علی قد برئت لا بأس علیك،وما دعوت لنفسی بشئی الا

[1] الریاض النضرة ۲۱۳:۲، کنز العمال ۴۰۲۰۶

دعوت لك بمثله،ومادعوت بشئی الا استجیب لی او قال:قد اعطیت الا انه قیل لی لا نبی بعدی۔ [1]

جو اپنے لئے وہ علی علیہ السلام کے لیے

حدیث

ہم نے عبداللہ علی بن واصل بن عبدالاعلیٰ سے، اس نے علی بن ثابت سے اس نے منصور بن اسود سے، اس نے یزید بن ابی زیاد سے، اس نے سلیمان بن عبداللہ بن حرث سے، اس نے اپنے دادا سے، اس نے حضرت علی علیہ السلام سے آپ فرماتے ہیں ایک دفعہ میری طبیعت ناساز ہوئی تو رسول اللہ ﷺ عیادت کے لئے تشریف لائے میں پہلو کے بل لیٹا ہوا تھا۔ آپؐ نے میرے پہلو کے ساتھ ٹیک لگائی پھر اپنے کپڑے سے مجھے ڈھانپ دیا۔ جب آپ نے دیکھا کہ میں تندرست ہو گیا ہوں تو آپؐ نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں تشریف لے گئے۔ نماز سے فراغت کے بعد دوبارہ تشریف لائے کپڑا اٹھا کر فرمایا: علیؑ کھڑے ہو جاؤ! میں کھڑا ہو گیا اس وقت میری طبیعت بالکل ٹھیک تھی گویا اس سے قبل مجھے کوئی بیماری ہی نہ تھی۔ آپ نے فرمایا: نماز میں میں نے جو چیز بھی اللہ سے مانگی ہے اس نے مجھے عطا فرمائی ہے اور جو چیز اپنے لئے مانگی ہے وہ تیرے لئے بھی مانگی ہے۔

حدیث

جعفر الاحمر نے اسناد میں اختلاف کرتے ہوئے کہا ہے اس نے یزید بن ابی زیادہ سے، اس نے عبداللہ بن حرث سے اس نے حضرت علی علیہ السلام سے سنا ہے۔

---

[1] مجمع الزوائد ۹: ۱۱۰ وفیہ ولا سالت الله عزوجل شیئا الا اعطانیه غیر انه قیل لی لا نبی بعدك

حدیث

ہم نے قاسم بن زکریا بن دینار سے اس نے کہا کہ مجھے حضرت علیؑ نے فرمایا:
مجھے درد محسوس ہوا تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ آپؐ نے مجھے کھڑا کر دیا اور اپنے کپڑے کا ایک کونہ مجھ پر ڈال کر نماز میں مصروف ہو گئے۔ نماز سے فراغت کے بعد فرمایا کھڑے ہو جاؤ۔ اب تم ٹھیک ہو، اب تمہیں کوئی خوف نہیں۔ میں نے اپنے لئے جس چیز کی دعا کی ہے وہ قبول ہوتی ہے یا آپ نے فرمایا کہ وہ چیز مجھے دے دی گئی جو کچھ اپنے لئے مانگا وہ تمہارے لئے مانگا ہاں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

ماخص به رسول اللہ ؐ علیا ً کرم اللہ وجهه

اخبرنا احمد بن حرب، عن قاسم وهو ابن یزید، قال: لی ابو سفیان عن ابی اسحاق، عن ناصیة بن کعب الاسدی [1] عن علی رضی الله عنه انه اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال: ان عمك الشیخ الضال قد مات فمن یواریه؟ قال: اذهب فوار اباك ولا تحدثن حدثاً حتی تاتینی، فواریته ثم اتیته فامرنی ان اغتسل ودعا لی بدعوات مایسرنی ماعلی الارض بشئی منهن۔ [2]

اخبرنا محمد بن المثنی، عن ابی داود، قال لی شعبة، قال: اخبرنی فضیل ابو معاذ، عن الشعی، عن علی رضی الله عنه قال: لما رجعت الی النبی صلی الله علیه وسلم قال لی: کلمة ما احب ان لی بهاالدنیا۔ [3]

---

[1] الصحیح: ناجیة بن کعب الاسدی ابن خفاف العنزی الکوفی تهذیب التهذیب ١٠: ٣٩٩، تقریب الهذیب ٢: ٢٩٤، اسد الغابة: ٦، تجرید اسماء الصحابة ٢: ١٠٩۔

[2]، [3] المحلی ٥: ١١٧، فتح القدیر ١: ٤٦٧، شرح کنزالدقائق ١: ٦٨ الهدایة ١: ٦٥۔ وقد مرت الاشارة فی المقدمة ص ٣٥۔٣٩ ان فی الحدیث سقط وتصحیف وذکرنا صحیحه وانه هکذا: حدثنی معاویة بن عبدالله بن عبیدالله ابن ابی رافع، عن ابیه، عن جده، عن علی رضی الله عنه قال: لما اخبرت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بموت ابی طالب بکی ثم قال لی: اذهب فاغسله وکفنه وواره. قال ففعلت ثم اتیته فقال لی: اذهب فاغتسل، قال: وجعل رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یستغفر له ایاماً ولا یخرج من بیته. وفی روایة اخری: قال: اذهب فوار اباك ثم لا تحدث شیئا حتی تاتینی فذهب فواریته وحبثته فامرنی فاغتسلت ودعالی. راجع المقدمة فصل. وقفة مع النسائی. ص ٣٥، ٣٩۔

علی علیہ السلام کے لئے نبیؐ کی دعا

حدیث

ہم نے احمد بن حرب سے، اس نے قاسم یعنی ابن یزید سے، اس نے ابو سفیانی سے، اس نے ابواسحاق سے، اس نے ناصیہ بن کعب اسدی سے، اس نے حضرت علیؑ سے۔

حضرت علیؑ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی آپ کے چاہنے والے چچا اس دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں اب ان کی تدفیں کون کرے گا؟ آپ نے فرمایا: تم کروگے۔ تدفین کرنے کے بعد کوئی نیا کام نہ کرنا۔ تدفین کے بعد میں آپ کے حضور حاضر ہوا تو آپ نے مجھے غسل کرنے کا حکم دیا۔ آپ نے ایسی دعائیں کیں کہ روئے زمین پر مجھے ان سے زیادہ خوش کرنے والی کوئی چیز نہیں۔

حدیث

ہم نے محمد بن مثنیٰ سے، اس نے ابوداؤد سے، اس نے شعبہ سے، اس نے فضیل ابومعاذ سے، اس نے شعبی سے، اس نے حضرت علیؑ سے آپؑ نے فرمایا: جب میں واپس آیا تو آپ نے مجھے ایک بات کہی کہ اگر مجھے اس کے بدلے میں تمام دنیا مل جاتی تو میں اسے پسند نہ کرتا۔

ماخص به علی کرم الله وجهه
من صرف أذی الحر والبرد عنه

اخبرنا محمد بن یحیی بن ایوب بن ابراهیم، قال: حدثنا محمد بن یحیی، وهو حدثنی عن ابراهیم الصائغ، عن ابی اسحاق الهمدانی عن عبد الرحمان بن ابی لیلی: ان علیا رضی الله عنه خرج علینا فی حر شدید وعلیه ثیاب الشاء، وخرج علینا فی الشتاء وعلیه ثیاب الصیف، ثم دعا بماء فشرب ثم مسح العرق عن جبینه، فلمارجع الی بیته قال: یا ابتاه رأیت ما صنع امیر المومنین رضی الله عنه خرج علینا فی الشتاء وعلیه ثیاب الصیف، وخرج علینا فی الصیف وعلینا ثیاب الشتاء فقال ابو لیلی: مافطنت، واخذ بید ابنه عبدالرحمان فاتی علیا (رض) فقال له الذی صنع، فقال علی رضی الله عنه: ان النبی صلی الله علیه وسلم کان بعث الی وانا ارمد شدید الرمد فبزق فی عینی ثم قال: افتح عینیك ففتحتما فاشتکیتهما حتی الساعة، ودعا لی فقال: اللهم اذهب عنه الحر والبرد، فما وجدت حراً وبرداً حتی یومی هذا. [1]

---

[1] مجمع الزوائد ۹: ۱۲۲ وقال: رواه الطبرانی فی الاوسط واسناده حسن، کنوز الحقایق: ۲۵، الریاض النضرة ۲: ۱۸۹، فیه: قال علی: مارمدت عینای منذمسح رسول الله صلی الله علیه وسلم وجهی.

علی علیہ السلام اور گرمی اور سردی

حدیث

ہم نے محمد بن یحییٰ بن ایوب بن ابراہیم سے، اس نے محمد بن یحییٰ سے، اس نے ابراہیم صائغ سے، اس نے ابواسحاق صدانی سے، اس نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام سخت گرمی کے موسم میں ہمارے پاس تشریف لائے تو اس وقت آپ سردی کے لباس میں ملبوس تھے۔ پھر سردی کے زمانے میں تشریف لائے تو گرمی کا لباس ذیب تن فرمائے ہوئے تھے۔ آپ نے پانی منگوایا اور نوش فرمایا اور اپنی پیشانی سے پسینہ صاف کیا۔ جب آپ واپس چلے گئے تو میں نے ازراہ تعجب اپنے والد سے پوچھا کہ آپ نے امیرالمومنینؑ کو دیکھا وہ سردیوں میں ہمارے پاس آئے تو گرمیوں کے لباس میں تھے اور گرمیوں میں تشریف لائے تو سردیوں کے لباس میں تھے ابولیلیٰ کہتے ہیں کہ میں نہ سمجھ سکا کہ ماجرا کیا ہے چنانچہ وہ اپنے فرزند کا ہاتھ پکڑے ہوئے حضرت علی علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے اور جو بات اس نے کی تھی وہ آپ کی خدمت میں عرض کی تو حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ روز خیبر جب رسول خداؐ نے میری طرف پیغام بھیجا تو مجھے آشوب چشم تھا جب میں آیا تو آپ نے اپنا لعاب دھن لگا کر فرمایا اپنی آنکھیں کھولو! جب میں نے آنکھیں کھولیں تو اس وقت مجھے کوئی درد محسوس نہ ہوا ایسا معلوم ہوا جیسے میری آنکھوں کو کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔ آپ نے میرے لئے دعا فرمائی اے اللہ! اس سے گرمی اور سردی کی تکلیف کو دور فرمادے پس اس دن سے آج تک سردی اور گرمی مجھ پر اثر انداز نہیں ہوتی۔

النجوٰی وما خفف علی کرم اللہ وجھہ عن ھذہ الا مة

اخبرنی محمد بن عبداللہ بن عمار، قال: حدثنا قاسم الحرمی عن سفیان، عن عثمان وھو ابن المغیرة، عن سالم، عن علی بن علقمة عن علی رضی اللہ عنہ قال: لمانزلت (یا ایھالذین آمنوا اذا ناجیتم الر سول فقد موا بین یدی نجواکم صدقة) [1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرھم ان یتصدقوا، قال: بکم یارسول اللہ ؟ قال: بدینار، قال: لا یطیقون، قال: فبنصف دینار، قال: لا یطیقون، قال: فیکم؟ قال: بشعیرة، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: انك لزھیدفانزل اللہ: (أشفقتم ان تقدموا بین یدی نجواکم صدقات) الآیة [2] وکان علی رضی اللہ عنہ یقول: خفف بی عن ھذہ الا مة [3]

---

[1] سورة المجادلة ۱۲

[2] سورة المجادلة ۱۳

[3] صحیح الترمذی ۲: ۲۲۷، تفسیر الطبری ۲۸: ۱۵، کنزالعمال ۱: ۲۶۸، ذخائر العقبی: ۱۰۹ وقال: اخرجه ابو حاتم، اسباب النزول: ۳۰۸، الریاض النضرة ۲: ۲۰۰

حضرت علی علیہ السلام سے مشورہ

حدیث

ہم نے محمد بن عبداللہ بن عمار سے، اس نے قاسم حرمی سے، اس نے سفیان سے، اس نے عثمان بن مغیرہ سے، اس نے سالم سے، اس نے علی بن علقمہ سے، اس نے حضرت علی علیہ السلام سے وہ بیان کرتے ہیں جب یہ آیت کریم "یا ایھا الذین امنوا اذا انا حقیمالمرسول فقد موا بین یدی نجواکم صدقہ" نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا انہیں حکم دو کہ وہ صدقہ دیں۔ آپؑ نے عرض کی: یارسول اللہ! کتنا صدقہ دیں؟ فرمایا: ایک دینار۔ آپؑ نے عرض کی۔ وہ اس کی طاقت نہیں رکھتے فرمایا نصف دینار۔ آپؑ نے عرض کی۔ وہ اس کی بھی طاقت نہیں رکھتے آپؐ نے فرمایا: پھر کتنا تو آپ نے عرض کی ایک جو تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم معمول مقدار پر قناعت کرنے والے ہو تو اس مکالمے کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "اشفقتم ان تقد موا بینی یدی نجواکم صدقات" حضرت علیؑ فرماتے تھے کہ میری وجہ سے اس امت مسلمہ سے تخفیف ہوئی ہے۔

ذکر أشقى الناس

اخبرنا محمد بن وهب بن عبدالله بن سماك، قال: حدثنا محمد ابن سلمة قال: حدثنا ابن اسحاق، عن يزيد بن محمد بن خثيم، عن محمد بن كعب القرظي، عن محمد بن خثيم، عن عمار بن ياسر قال: كنت انا وعلى بن ابى طالب رفيقين فى غزوة العشيرة من بطن ينبع [1] فلمانزلها رسول الله صلى الله عليه وسلم اقام بها شهراً افصالح فيها بنى مدلج وحلفائهم من ضمرة فوادعهم، فقال لى على رضى الله عنه: هل لك يا ابا اليقظان ان ناء تى هؤلاء نفرمن بنى مدلج يعملون فى عين لهم فننظر كيف يعملون؟ قال: قلت: ان شئت فجئناهم فنظرنا الى اعمالهم ثم غشينا النوم، فانطلقت انا وعلى حتى اضطجعنا فى ظل صورمن النخل، فنمنا: فوالله ما أهبنا الا رسول الله صلى الله عليه وسلم يحركنا برجله، وقد تربنا من تلك الدقماء التي غنا عليها فيومئذ قال رسول الله (صلى الله عليه وآله وسلم) لعلى رضى الله عنه: مالك يا ابا تراب لمايرى عليه من التراب، ثم قال: ألااحدثكمابأشقى الناس رجلين؟ قلنا: بلى يا رسول الله، قال: احيمر ثمود الذى عقر الناقة، والذى يضربك على هذا۔ ووضع يده على قرنه۔ حتى يبل منها هذه۔ واخذ بلحيته۔ [2]

---

[1] غزوة العشيره هى الغزوة الثانية من غزواته (ص)، سيرة ابن هشام ٢-٢٤٨

[2] اس کا حاشیه اگلے صفحه پر ملاحظه فرمائیں۔

بدبخت انسان

حدیث

ہم نے محمد بن وھب بن عبداللہ بن سماک سے، اُس نے محمد بن سلمہ سے، اُس نے ابن اسحاق سے، اُس نے یزید بن محمد بن خثیم سے، اُس نے محمد بن کعب قرظی سے، اُس نے محمد خثیم سے، اس نے حضرت عمار یاسر سے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور حضرت علیؑ عزوہ العشیرہ جو بطن ینبع میں ہے اکٹھے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو وہاں ایک ماہ تک قیام فرمایا۔ آپ نے وہاں ہی مدلج اور ان کے حلیفوں سے جو بنی حمزہ سے تھے مصالحت کی۔ اس مصالحت کے بعد حضرت علی علیہ السلام نے مجھے فرمایا: اے ابوالیقظان کیا یہ ممکن ہے کہ ہم بنی مدلج کے اس گروہ کے پاس ہو آئیں جو اپنے چشمے پر کام کر رہے ہیں تا کہ ہم انہیں کام کرتے ہوئے دیکھ سکیں۔ میں نے کہا اگر آپؑ چاہتے ہیں تو آپ چلیں۔ وہاں گئے کچھ دیر تک ان کے کام کو دیکھتے رہے پھر ہمیں نیند آنے لگی تو میں اور حضرت علی علیہ السلام وہاں سے چل دیئے اور ایک بنجر زمین میں کھجور کے چھوٹے چھوٹے درختوں کے سائے میں لیٹ گئے پھر سو گئے قسم خدا ہمیں رسول اللہ ﷺ نے جگایا۔ آپ نے ہمیں اپنے مبارک ہاتھوں سے ہلایا۔ زمین پر سونے کی وجہ سے گردوغبار ہمارے جسموں پر لگ گیا

2 المناقب لا بن شهراشوف ٣: ٣٠٩، مسند أحمد ٤: ٢٦٢، الرياض النضرة ٢: ٢٢٣، مجمع الزوائد ٩: ١٣٧، كنز العمال ٦: ٣٩٩، وهناك فى كتب الحديث والفضائل اخبار كثيرة فى اخبار النبى (ص) عن قتل على (ع)، المستدرك ٣: ١٤، مشكل الآثار ١: ٣٥١، تاريخ الطبرى ٢: ١٢٣، واخرجه البغوى والطبرانى وابن مردويه وابو نعيم وابن عساكر وابن النجسار، سيرة ابن هشام ٢: ٢٤٩۔

تھا اس وقت حضرت رسول خداؐ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: اے ابوتراب! تجھے کیا ہو گیا ہے؟ آپؐ نے ایسا اس لئے فرمایا کہ آپ کے جسم پر مٹی لگی ہوئی تھی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ کیا میں تم کو دو بد بخت آدمیوں کے بارے میں بتاؤں۔ ہم نے عرض کی۔ جی ہاں یا رسول اللہؐ آپؐ نے فرمایا: بنی ثمود کا چہرہ جس نے ناقہ کی کوکونچیں کاٹی تھیں، دوسرا وہ شخص جو اے علیؑ! تجھے شہید کرے گا۔ آپ نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا یہاں تک کہ اس سے کھوپڑی خون سے تر ہو جائے گی۔ آپؐ نے اپنی ریش مبارک کو پکڑا یعنی سر سے خون بہہ کر داڑھی کو تر کردے گا۔

آخر الناس عهدا
برسول الله صلى الله عليه وسلم

قال : اخبرنا ابو الحسن علی بن حجر المروزی، قال:حدثنا جریر، عن المغیرة، عن ام المئومنین ام سلمة:ان اقرب الناس عهداً برسول الله صلى الله عليه وسلم علي رضى الله عنه۔ [1]

اخبرنا محمد بن قدامة، قال:حدثنا جریر عن مغیره، عن ام موسیٰ قالت:قالت ام سلمة:والذی تحلف به ام سلمة، ان اقرب الناس عهدا برسول الله صلى الله عليه وسلم علی رضی الله عنه،قالت:لما کان غدوة قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم فارسل اليه رسول الله(صلى الله عليه وآله وسلم) قالت:وأظنه کان بعثه فی حاجة فجعل یقول:جاء علی؟ ثلاث مرات، فجاء قبل طلوع الشمس، فلماان جاء عرفنا ان له اليه حاجة، فخرجنا من البيت وکنا عند رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم یومئذ فی بیت عائشة وکنت فی آخرمن خرج من البيت، ثم جلست من وراء الباب فکنت ادناهم الی الباب، فاکب علیه علی رضی الله عنه فکان آخر الناس به عهدا

[1] المستدرک ۳: ۱۳۸۔

یصاره ویناجیه۔ [1]

وقت وصال نبی کا آخری ملاقاتی

حدیث

ہم نے ابوالحسن علی بن حجر مروزی سے، اُس نے جریر سے، اُس نے مغیرہ سے اُس نے ام المومنین حضرت ام سلمیٰؓ سے، وہ بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سب سے آخر میں ملاقات کرنے والے حضرت علی علیہ السلام ہیں۔

حدیث

ہم نے محمد بن قدامہ سے، اُس نے جریر سے، اُس نے مغیرہ سے، اس نے ام موسیٰ سے، اُس نے حضرت ام سلمیٰؓ سے وہ کہتی ہیں کہ حضرت ام سلمیٰ نے قسم کھا کر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے سب سے آخر میں ملنے والے حضرت علی علیہ السلام تھے۔ اس کے علاوہ ان کا بیان ہے کہ جس صبح کو حضور کا وصال ہوا اس دن آپؐ نے حضرت علی علیہ السلام کی طرف پیغام بھجوایا۔ ام سلمیٰؓ فرماتی ہیں کہ آپ کا پیغام بھجوانا کسی کام کی غرض سے تھا کیونکہ آپؐ نے تین بار پوچھا کہ علیؑ آ گئے ہیں۔ حضرت علی علیہ السلام طلوع آفتاب سے قبل تشریف لائے جب وہ آئے تو ہمیں معلوم ہو گیا کہ آپ کو ان سے کوئی کام ہے ہم گھر سے باہر نکل گئیں۔ ہم ان دنوں حضرت عائشہؓ کے

---

[1] الاصابة ٨: ١٨٣، مسند احمد ٦: ٣٠٠، ورواه غيره واحد من ائمة الحديث، مستدرك الصحيحين ٣: ١٣٨ وفيه روى بسنده عن ابى موسى عن ام سلمة الحديث.

وفى الاصابة ٨: ١٨٣ جاء الحديث بلفظ آخر وذلك فى ترجمة ليلى الغفارية التى خرجت مع النبى (ص) فكانت تداوى الجرحى والمرضى

گھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس رہ رہی تھیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ گھر سے باہر جانے والوں میں سے میں سب سے آخر میں تھی۔ پھر میں دروازے کے پیچھے بیٹھ گئی اور میں دروازے کے بہت زیادہ قریب تھی۔ حضرت علی علیہ السلام آپ پر جھکے ہوئے تھے اور رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کرنے والے سب سے آخری انسان آپ تھے پس رسول اللہؐ نے حضرت علی علیہ السلام سے سرگوشیاں فرمائیں اور راز کی باتیں کیں۔

قول النبی صلی الله علیه وسلم لعلی رضی الله عنه: تقاتل علی تاویل القرآن کماقاتلت علی تنزیله

حدثنا احمد بن شعیب، قال: اخبرنا اسحاق بن ابراهیم ومحمد بن قدامة واللفظ له، وعن حرب، عن الاعمش، عن اسماعیل ابن رجاء، عن ابیه، عن ابی سعید الخدری قال: کنا جلوساً ننظر رسول الله صلی الله علیه وسلم فخرج الینا قد انقطع شسع نعله فرمی به الی علی رضی الله عنه فقال: ان منکم رجلاً یقاتل الناس علی تاویل القرآن کما قاتلت علی تنزیله، قال ابو بکر: انا؟ قال لا قال عمر: انا قال: لا، ولکن خاصف النعل۔ [1]

علی علیہ السلام تنزیل وتاویل قرآن کا پاسبان

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے اسحاق بن ابراہیم اور محمد بن قدامہ سے اس نے حرب سے، اُس نے اعمش سے، اُس نے اسماعیل ابن رجاً سے، اس نے اپنے والد سے، اُس ابوسعید خدریؓ سے، اُس نے کہا کہ ہم رسول اللہؐ کے انتظار میں

[1] المستدرک ۳: ۱۲۲ وفیه: هذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین. فی کافة المصادر النبویة منها: مسند احمد ۳: ۳۳، حلیة الاولیاء.

بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؐ ہمارے پاس تشریف لے آئے، آپ کی نعلین مبارک کا تسمہ ٹوٹا ہوا تھا آپؐ نے حضرت علی علیہ السلام کی طرف بڑھا دیا اور فرمایا کہ تم وہ آدمی موجود ہے جو لوگوں سے تاویل قرآن پر جنگ کرے گا جیسے میں نے تنزیل قرآن پر جنگ کی ہے حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا۔ کیا وہ آدمی میں ہوں؟ فرمایا: نہیں پھر حضرت عمرؓ نے عرض کی کیا میں ہوں تو آپؐ نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ جو جوتا مرمت کرنے والا ہے۔

الترغیب فی نصرة علی رضی الله عنه

اخبرنا یوسف بن عیسی، قال:اخبرنا الفضیل بن موسیٰ قال بحدثنا ألا عمش، عن ابی اسحاق، عن سعید بن وهب، قال:قال:علی رضی الله عنه فی الرحبة انشدبالعد من سمع رسول اللهؐ یوم غدیر خم یقول: لله ولیبی وانا ولی المئومنین، ومن کنت ولیه فهذا ولیه، اللهم وال من والاه وعاد من عاداه وانصر من نصره، فقال سعید الی جنبیی تة، قال صارثة بن نصرة قام ستة قال زید بن یشیغ قام عندی ستة، وقال عمرو ذومر:احب من احبه وابغض من ابغضه۔ [1]

امام علیؑ کی نصرت کے لیے ترغیب

حدیث

ہم نے یوسف بن عیسٰی سے، اُس نے فضیل بن موسیٰ سے، اُس نے اعمش سے، اُس نے ابواسحاق سے، اس نے سعید بن وھب سے، اس نے حضرت علی علیہ السلام سے آپؑ نے ایک کھلے مقام پر لوگوں سے خطاب فرمایا: میں ہر اس شخص کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جس نے غدیرخم میں رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ میرا ولی ہے اور میں مومنوں کا ولی ہوں اور جس کا میں ولی ہوں اس کا یہ علیؑ ولی

[1] مرت الاسارة الی مصادر الحدیث

ہے، اے اللہ! جو اس سے محبت رکھتا ہے تو اس سے محبت رکھ جو اس سے دشمنی رکھتا ہے تو اس سے دشمنی رکھ جو اس کی نصرت کرے تو اس کی نصرت فرما۔ سعید کہتے ہیں کہ میرے پہلو سے چھ آدمی اٹھے زید بن یثیع کہتے ہیں میرے پہلو سے بھی چھ آدمی اٹھے اور عمر وذومر کہتے ہیں کہ جو اس سے محبت رکھتا ہے میں اس سے محبت رکھتا ہوں جو اس سے بغض رکھتا ہے میں اس سے بغض رکھتا ہوں۔

قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم عمار نقتلہ الفئۃ الباغیۃ

قال : اخبرنا عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمان والزہوی، قال: بہ حدثنا غدر، عن شعبۃ قال: سمعت خالداً یحدث الحدیث عن سعید بن ابی الحسن،عن امہ، عن ام سلمۃ: ان رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) قال لعمار: تقتلك الفئۃ الباغیۃ، خالفہ ابو داود قال: حدثنا شعبہ قال: اخبرنا ایوب وخالد عن الحسن عن ابیہ عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہاان رسول اللہ صلی اللہ عیہ وسلم قال لعمار: تقتلك الفئۃ الباغیۃ۔ [1]

وقد رواہ ابن عون، عن الحسن قال: اخبرنا حمید بن مصمدۃ وعن یزیدہ وھو ابن زریع [2] قال: اخبر نا بن عون، عن الحسن عن ابیہ، عن ام سلمۃ قالت: لما کان یوم الخندق وھو یعاطیھم اللبن وقد اغبر شعر صدرہ قالت: فو اللہ ما نسیت وھو یقول: اللھم ان الخیر خیر الآخرۃ فاغفر للانصار

---

[1] المستدرک ۲۰۱٤۸، المطالعات فی مختلف المئولفسات ۲۰۱۹۳۔ ۲۱۰ وفیہ سلسلۃ الرواۃ من الصحابۃ لھذا الحدیث مع مصادر ھا وصورھا المختلفۃ، الغدیر۹۰ ۲۰۔۲۳

[2] الحافظ ابو معاویۃ بزید بن ذریع التیمییالبصری المتوفی ۱۸۳،تھذیب التہذایب ۱۱۰ ۳۲۵تذکرۃ الحفاظ ۱۰ ۲۵۶، رجال الصحیحین۲۰ ۵۷۳ شذرات الذھب ۱۰ ۲۹۸۔

والمهاجرة، قالت وجاء عمار فقال: ابن سمية تقتله الفئة الباغية۔ [1]

اخبرنا احمد بن شعيب، قال: اخبرنا محمد بن عبدالاعلیٰ، قال: حدثنا خالد بن عنز، عن الحسن، قال: قالت ام المؤمنين ام سلمة: بمكة تأليف يوم الخندق، وهو يعاطيهم اللبن وقد اغبر شعره وهو يقول: اللهم ان الخير خير الآخرة فاغفر لنصار والمهاجرة، وجاء عمار ابن سمية قال: تقتلك الفئة الباغية۔ [2]

قال: اخبرنا احمد بن شعيب، قال: اخبرنا النضر بن شميل عن شعبة، عن ابی سلمة، عن ابی نضرة، عن ابی سعيد الخدری قال: حدثنا من هو خير منی ابو قتادة ان رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم قال لعمار: يوشك يا ابن سمية ومسح الغبار عن رأسه، وقال: تقتلك الفئة الباغية۔ [3]

قال: اخبرنا حدثنا احمد بن سليمان، قال: حدثنا يزيد، قال: اخبرنا العوام، عن الاسود بن مسعود، عن حنظلة بن خويلد، قال: كنت [4] عند معاوية فاتاه رجلان يختصمان فی رأس عمار يقول كل واحد منهما انا قتلته: فقال عبدالله بن عمرو: لطيف احد كما نفسا لصاحبه فانی سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول: تقتله الفئة الباغية۔ [5]

خالفه شعبة فقال: عن العوام عن رجل عن حنظله بن سويد۔

---

[1] المسند ال حمد بن حنبل ٦: ٢٨٩، مسند ابو داود ٣: ٩٠، وفيه: قال النبی (ص): ويحك يا ابن سمية تقتلك الفئة الباغية

[2] حلية الاولياء ٤: ١٧٢، تاريخ بغداد ١٣: ١٨٦

[3] كنز العمال ٧: ٧٢ وفيه: فجعل يمسح التراب عن رأس عمار ومنكه ويقول: الحديث

[4] فی رواية: بين ما عند معاوية

[5] مسند احمد ٢: ١٦٤ وفيه: بعد تمام الحديث هكذا: قال معاوية: فما بالك معنا؟ قال: ان ابی شكانی الی رسول الله (ص) فقال: اطع اباك مادام حيا ولا تعصه، فانا معكم ولست اقاتل۔

قال : اخبرنا محمد بن المثنیٰ، قال: اخبرنا شعبة، عن العوام ابن حوشب، عن رجل من بینی شیبان، عن حنظلة بن سوید، قال: جئ براس عمار رضی الله عنه فقال عبدالله بن عمرو: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: تقتلك الفئة الباغیة۔ (1)

قال احمد بن شعیب، قال: اخبرنی محمد بن قدامة، قال: حدثنا جریر، عن الاعمش، عن عبدالله بن عمرو قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: تقتلك الفئة الباغیة، خالفه ابو معاویة فرواه عن الاعمش۔ (2)

قال : اخبرنا عبدالله بن محمد، قال: (حدثنا) ابو معاویة قال: حدثنا الاعمش، عن عبدالرحمان بن ابی زیاد، اخبرنا احمد بن شعیب، قال: اخبرنا عمرو بن منصور الشیبانی، اخبرنا سفیان، عن الاعمش، عن عبدالرحمان ابن ابی زیاد، عن عبدالله بن الحرث قال: انی لأ سایر عبدالله بن عمرو بن العاص ومعاویة فقال عبدالله بن عمرو: یامعاویة ألا تسمع مایقولون تقتله الفئة الباغیة؟ فقال: لا نزال داحضا فی قولك انحن قتلناه وانما قتله من جاء به الینا۔ (3)

---

(1) تأریخ بغداد ۷: ٤١٤

(2) کنز العمال ۷: ۷۲، الاصابة ۱ق ٤: ۱۲۵، اسد الغسابة ۲: ۲۱۷، الریاض النضرة ۱: ۱٤۰

(3) الامامة والسیاسة ۲: ۱۰٦، نور الابصار: ۸۹، مجمع الزوائد ۹: ۲۹٦، حلیة الاولیاء ٤: ۲۰۰، میزان الاعتدال ۳: ۳۱۱، واسم ام عمار سمیة بنت مسلم ابن لخم الخیاط، اعلام النساء ۲: ۲٦۱، اسدا للغابة ٥: ٤۸۱، الدر المنشور: ۲٥۲ تاریخ الیعقوبی ۲: ۱٦٤ وفیه: ولماقتل عمار بن یاسر واشتدت الحرب فی تلك العشیة ونادی الناس: قتل صاحب رسول الله وقد قال رسول الله (صلی الله علیه وآله وسلم): تقتل عمار الفئة الباغیة

عمار یاسر رضی اللہ عنہ کی قاتل ایک باغی جماعت

حدیث

ہم نے عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمان وزالزھری سے، اس نے غندر سے، اُس نے شعبہ سے، اُس نے خالد سے، اُس نے سعید بن حسن سے، اُس نے اپنی ماں سے اس نے حضرت ام سلمیٰؓ سے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عمارؓ سے فرمایا کہ تجھے ایک باغی جماعت قتل کرے گی۔

حدیث

ابوداؤد نے اس سلسلہ سند سے اختلاف کیا۔ اس نے شعبہ سے، اس نے ایوب و خالد سے، انہوں نے حسن سے، اُس نے اپنے والد سے، اس نے ام سلمیٰؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عمارؓ! تجھے ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

حدیث

ہم نے ابن عون سے، اُس نے حسن سے، اس نے حمید ابن سعدہ سے، اُس نے یزید سے یعنی ابن زریع سے، اس نے ابن عون سے، اس نے حسن سے، اس نے اپنے والد سے، اُس نے حضرت ام سلمیٰؓ سے اور وہ فرماتی ہیں کہ غزوہ خندق کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں میں دودھ تقسیم فرما رہے تھے۔ آپ کا سینہ مبارک گرد و غبار سے اٹا ہوا تھا۔ آپ فرماتی ہیں۔ قسم خدا میں نہیں بھولی آپ ؐ نے فرمایا: اے اللہ! اصل بھلائی آخرت کی ہے تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔ آپ

فرماتی ہیں کہ حضرت عمار سامنے آ گئے انہیں دیکھ کر فرمایا: ابن سمیہ کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے اس نے محمد بن عبدالاعلیٰ سے، اُس نے خالد بن عنز سے، اُس نے حسن سے، اس نے ام المومنین حضرت ام سلمیٰؓ سے وہ فرماتی ہیں کہ جب آپ مکہ معظمہ میں خندق کے روز کا ذکر کر رہی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں دودھ تقسیم فرما رہے تھے اور آپ کے بال گرد و غبار سے اٹے ہوئے تھے۔ آپؐ فرما رہے تھے اے اللہ! اصل بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما حضرت عمار آپ کے سامنے آئے تو۔ تو آپ نے معار کے سر سے غبار جھاڑا اور فرمایا اے ابن سمیہ! عنقریب تجھے باغی گروہ قتل کرے گا۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے نضر بن شمیل سے، اُس نے شعبیہ سے، اُس نے ابوسلمہ سے، اُس نے ابونضرہ سے، اس نے ابوسعید خدری سے، اُس نے ابو قتادہ سے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے سر سے گرد و غبار جھاڑ رہے تھے ساتھ ہی یہ فرما رہے تھے اے سمیہ کے بیٹے! عنقریب تجھے ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

حدیث

ہم نے احمد بن سلیمان سے، اس نے یزید سے، اس نے عوام سے، اس نے اسود بن، مسعود سے، اس نے حنظلہ بن خویلد سے وہ کہتے ہیں کہ میں معاویہ کے پاس تھا کہ دو آدمی حضرت عمار کی شہادت کے بعد اس کے سر کے بارے میں جھگڑتے ہوئے آئے۔ ان میں سے ہر ایک کا دعویٰ تھا کہ حضرت عمار کو اس نے شہید کیا ہے تو حضرت عبداللہ ابن

عمرؓ نے کہا کہ تم دونوں میں سے ہر ایک اپنی برتری دوسرے پر ثابت کرنا چاہتا ہے حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے اے عمارؓ! تجھے باغی گروہ قتل کرے گا۔

شعبہ نے اسناد کے اختلاف میں کہا ہے کہ اس نے عوام سے، اس نے ایک آدمی سے، اس نے حنظلہ ہ بن سوید سے روایت کی ہے۔ وہ اس سلسلے میں فرماتے ہیں کہ حضرت عمارؓ کا سر لایا گیا تو حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے عمارؓ! تجھے باغی گروہ قتل کرے گا۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے محمد بن قدامہ سے، اُس نے جریر سے، اس نے اعمش سے، اس نے عبداللہ ابن عمرؓ سے اس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرمار ہے تھے اے عمار! تجھے باغی گروہ قتل کرے گا۔

ابومعاویہ نے اس روایت کو اعمش سے روایت کیا ہے۔

حدیث

ہم نے عبداللہ ابن محمد سے، اُس نے ابومعاویہ سے، اُس نے اعمش سے، اُس نے عبدالرحمان بن ابی زیاد سے، اس نے احمد بن شعیب سے، اس نے عمرو بن منصور شیبانی سے، اُس نے سفیان سے، اُس نے اعمش سے، اُس نے عبدالرحمٰن ابن ابی زیاد سے، اس نے عبداللہ بن حرث سے وہ بیان کرتے ہیں۔ میں عبداللہ بن عمرو بن عاص اور معاویہ کے ساتھ چل رہا تھا کہ عبداللہ بن عمرو نے کہا: اے معاویہ! کیا تو نے وہ بات نہیں سنی جو لوگ کہہ رہے ہیں کہ اسے باغی گروہ نے قتل کیا ہے؟ معاویہ نے اسے جواب دیتے ہوئے کہا تو ہمیشہ اپنی بات میں باطل پر ہوگا۔ کیا ہم نے اسے قتل کی اہے؟ اسے تو ان لوگوں نے قتل کیا ہے جو اسے ہمارے پاس لائے تھے۔

قول النبی صلی الله علیه وسلم:

تمرق مارقة من الناس یلی قتلهم أولی الطائفتین بالحق

اخبرنا محمد بن المثنی، قال: حدثنا عبدالله الاعلی، قال: حدثنا داؤد، عن ابی نضرة، عن ابی سعید الخدری ان رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم قال: تمرق مارقة من الناس یلی قتلهم اولیٰ الطائفتین بالحق۔ (1)

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: اخبرنا قتیبة بن سعید، قال: حدثنا ابو عوانه، عن قتادة، عن ابی سعید الخدری: ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: تمرق مارقة من الناس یلی قتلهم اولیٰ الطائفتین۔ (2)

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: اخبرنا قتیبة بن سعید قال بحدثنا ابو عوانة، عن قتادة، عن ابی نغرة، عن ابی سعید الخدری قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: تکون من امتی فرقتین فیخرج من بینهما مارقة یلی قتلهما اولاً هما بالحق۔ (3)

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: اخبرنا عمرو بن علی، قال: حدثنا یحیی، قال: حدثنا ابو نضرة، عن ابی سعید الخدری، قال: قال رسول الله

(1) مسند ابو داود: ٢٩، مسند احمد ٣: ٢٦، ٣٢، ٤٥، ٤٨، ٧٠، ٨٢، ٩٥۔

(2) مسند احمد ٣: ٥٦، تفسیر الطبری ١٠: ١٠٩، البدایة والنهایة ٧: ٢٧٨ وفیه: وهذا الحدیث له طرق متعددة والفاظ کثیرة۔

 میزان الاعتدال ٢: ٢٦٣۔

صلی اللہ علیہ وسلم:تفترق امتی فرقتین تمرق مارقة تقتلهم أولیٰ الطائفتیتین بالحق۔ (1)

اخبرنا احمد بن شعیب،قال:اخبرنا سلیمان بن عبدالله بن عمرو،قال:حدثنا بهز،عن القاسم وهو ابن الفضل، قال:حدثنا ابو نضرة،عن ابی سعید ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال:تمرق مارقة عند فرقة من الناس تقتلهما أولیٰ الطائفتین بالحق۔ (2)

اخبرنا احمد بن شعیب قال:اخبرنا محمد بن عبدالاعلی ، قال: حدثنا المعتمر، قال سمعت ابی، قال:حدثنا ابو نضرة، عن ابی سعید عن النبی صلی الله علیه وسلم، انه ذکر انا ساً فی انه یخرجون فی فرقة من الناس سیماهم التحلیق، یمرقون من الدین کما یمرق السهم من الرمیة، هم شر الخلق اوهم اشر الخلق، یقتلهم اولی الطائفتین الی الحق(قال:وقال کلمة اخریٰ قالت:دینی دینه مافی) فقال وانتم قتلتموهم اهل العراق۔ (3)

اخبرنا عبدالاعلی بن واصل بن عبد الاعلی، قال:اخبرنا محاضر بن المورع، قال:حدثناالاجلح (4) عن حبیب انه سمع الضحاك المشرقی حدیثهم ومعه سعید بن جبیر ومیمون بن شعیب وابو البختری والوضاح اولهمدانیی والحسن العرنی انه سمع اباه سعید الخد ری یروعاعن

---

(1)، (2) المستدرك ۲ ۱٤٥، سنن البیهقی ۸ ۱۷۰، فضائل الخمسة ۲ ٤۰۳ البدایة والنهایة ۷ ۲۷۸

(3) المصتدرك ۲ ۱٤۷، البدایة والنهایة ۷ ۲۷۸، مجمع الزوائد ٦ ۲۳۹، والجملة الواقعة بین القوسین لم تکن فی الروایات ولست ادری من این دخلت فی الحدیث۔

(4) ابو حجیة اجلح بن عبدالله بن حجیة الکندی المتوفی ۱٤٥، تهذیب التهذیب ۱ ۱۸۹، میزان الا عتدال ۱ ۷۸، شذرات الذهب ۱ ۲۱٦۔

رسول الله صلى الله عليه وسلم،فى قوم يخرجون من هذه الامة فذكر من صلاتهم وزكاتهم وصوسهم عرقون من الاسلام كما يمرق السهم من الرمية،لا يجاوز القرآن من تراقيهم يخرجون فى فرقة من الناس، لفاتلهم اقرب لناس الى الحق۔ [1]

حق وباطل کا فیصلہ

حدیث

ہم نے محمد بن مثنیٰ سے، اس نے عبدالاعلیٰ سے اس نے داؤد سے، اس نے ابونضرہ سے، اس نے ابوسعید خدری سے، اس نے رسول اللہ ﷺ سے سنا انہوں نے فرمایا: لوگوں میں سے ایک خارجی گروہ نکلے گا اور اس خارجی گروہ کو وہ گروہ قتل کرے گا جو دونوں فریقوں میں حق سے بہت زیادہ قریب ہوگا۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے اُس نے قتیبہ بن سعید سے، اُس نے ابوعوانہ سے اس نے قتادہ سے، اُس نے ابوسعید خدری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سے ایک خارجی گروہ نکلے گا ان کو وہ گروہ قتل کرے گا جو دونوں میں بہتر و برتر ہوگا۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اس نے قتیبہ بن سعید سے، اُس نے ابوعوانہ سے اُس نے قتادہ سے، اُس نے ابو سعید خدری سے کہ رسول اللہ ﷺ نے

[1] مسند احمد ١٠٩١، المستدرك ٢٠١٤٥، حلية الاولياء ٤٠١٨٦۔

فرمایا: لوگوں میں سے ایک خارجی گروہ نکلے گا ان کو وہ گروہ قتل کرے گا جو دونوں میں سے بہتر و برتر ہوگا۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے عمرو بن علی سے، اُس نے یحییٰ سے، اس نے ابونضرہ سے، اُس نے ابوسعید خدری سے، اُس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اُمت دو فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی اس کے درمیان سے ایک خارجی گروہ نکلے گا اس خارجی گورہ کو وہ گروہ قتل کرے گا جو دونوں گروہوں میں حق کے بہت زیادہ قریب ہوگا۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اس نے سلیمان بن عبداللہ بن عمرو سے، اس نے قاسم یعنی ابن فضل سے، اس نے ابونضرہ سے، اس نے ابوسعید سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت دو گروہوں میں تقسیم ہو جائے گی ان میں سے ایک خارجی گروہ نکلے گا اسے وہ گروہ قتل کرے گا جو دونوں میں سے حق کے زیادہ قریب ہوگا۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اس نے محمد بن عبدالاعلیٰ سے، اس نے معتمر سے اس نے اپنے باپ سے، اس نے ابونضرہ سے، اس نے ابوسعید سے، اُس نے رسول ﷺ سے سنا آپؐ نے کچھ لوگوں کا تذکرہ فرمایا کہ وہ لوگوں کے جدا ہونے کے وقت نکلیں گے، ان کی علامات میں سے یہ ہے کہ وہ سر منڈاتے ہوں گے، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ وہ لوگ بدترین مخلوق ہوں گے۔ انہیں وہ گروہ قتل کرے گا جو حق سے زیادہ قریب ہوگا (راوی کا بیان ہے کہ آپ

نے ایک اور بات بھی فرمائی کہ میرا دین اس کا دین ہوگا) اور کہا کہ اے اہل عراق تم نے انہیں قتل کیا ہے

حدیث

ہم نے عبدالاعلیٰ بن واصل بن عبدالا سے، اس نے محاضر بن مہورع سے، اس نے اجلح سے، اس نے جیب سے اس نے فحاک مشرقی سے، اس نے سعید بن جبیر سے، اس نے میمون بن شعیب سے، اس نے ابوالبختری سے، اس نے وضاح سے، اس نے حمدانی سے، اس نے حسن عرفی سے، اس نے ابوسعید خدری سے، اس نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اس امت میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے پھر ان کی نماز زکوٰۃ کا ذکر فرمایا۔ پھر فرمایا وہ لوگ دین سے اس طرح نکلیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ اس وقت نکلیں گے جب لوگ دو گروہوں میں تقسیم ہوں گے۔ ان سے وہ گروہ جنگ کرے گا جو حق سے بہت زیادہ قریب ہوگا۔

ماخص به امیر المئومنین علی بن ابی طالب کرم الله وجهه من قتال المعارقین

اخبرنا یونس بن عبدالاعلی، عن الحرث بن مسکین قراءة علیه، ونا اسمع واللفظ له، عن ابن وهب قال: اخبرنی یونس، عن ابن شهاب قال: اخبرنی ابوسلمة، عن عبدالرحمان، عن ابی سعید الخدری قال: بینا نحن عند رسول الله صلی اله علیه وسلم وهویقسم قسماً اتاه ذوالخویصرة هورجل من تمیم، فقال: یارسوالله صلی الله علیه وآله وسلم اعدل، فقال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم: ویلك ومن یعدل اذالم اعدل؟ لقد خبت وخسرت ان لم اکن اعدل، فقال عمر: ائذن لی فیه فاضرب عنقه، قال: دعه فان له اصحابا یحقر احد کم صلاته مع صلاتهم وصیامه مع صیامهم،یقرئون القرآن لا یجاوز تراقیهم،یمرقون من الاسلام مروق المهم من الرمیة،فینظرهفی قذذه فلا یوجد فیه شیئی، ثم ینظر فی نضبه فلا یوجد فیه شیئی، ثم ینظر فی رصافه فلا یوجد فیه شیئی، ثم ینظر فی نصله فلا یوجد فیه شیء قد سبق الفرث والدم،آیتهم رجل أسود احدی عضدیه مثل ثدی المراة او مثل البضمة تدر در ویخرجون علی خیر فرقة من الناس۔

قال ابو سعید: فأشهد انی سمعت هذا الحدیث من رسول

اللهﷺواشهد ان علی بن ابی طالب کرم الله وجهه قاتلهم وانا معه،فأمر بذلك الرجل فالتمس فاتی به حتی نظرت الیه علی النعت الذی نعت به رسول الله صلی الله علیه وسلم۔ 1

قال : اخبرنا محمد بن المصطفی بن البهلول، قال:حدثنا الولید ابن مسلم،وحدثنا قتیبة بن الولید، وذکر آخر قالوا: اخبرنا الاوزاعی، عن الزهری، عن ابی سلمة والضحاك عن ابی سعید الخدری قال:بینمارسول اللهﷺیقسم ذات یوم قسما فقال:ذوالخویصرة التمیی: 2 اعدل یارسول الله، قال:ویلك ومن یعدل اذا لم آعدل؟ فقال عمر بن الخطاب:یا رسول اله ﷺائذن لی حتی اضرب عنقه، فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم: الاان له اصحابا یحقر احدکم صلاته مع صلاتهم وصیامه مع صیامهم، یمرقون من الدین مروق السهم من الرمیة، حتی ان احدکم لینظر الی قذذه فلا یجد شیئا سبق الفرث والدم، یخرجون علی خیر فرقة من الناس آیتهم رجل أدعج 3 احد یدیه مثل ثدی المرأة او کالبضعة تدر در قال ابو سعید: أشهد لسمعت هذا من رسول الله صلی الله علیه وسلم اشهد انی کنت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم وعلی بن ابی طالب(رضی الله تعالیٰ عنه) ؟ حین قاتلهم، فأرسل الی القتلیٰ فأتی به علی النعت الذی نعت به رسول الله صلی الله علیه وسلم۔ 4

---

1 اسد الغابة: ۴۰۱، البدایة والنهایة ۷: ۲۸۹

2 فی روایة وهو حرقوص بن زهیر اصل الخوارج

3 فی نسخة: وآیة ذلك ان فیهم رجلااسود مخدج الید۔

4 میزان الا عتدال ۲: ۲۶۳، اسد الغابة۲: ۱۴۰، مسند احمد ۳: ۵۶

قال الحرث بن مسكين: قراءة عليه وأنا أسمع عن ابن وهب قال: اخبرني عمرو بن الحرث، عن بكر بن ألاشج، عن بكر بن سعيد، عن عبدالله بن ابی رافع: ان الحرورية [1] لما خرجت وهو مع علی بن ابی طالب رضی الله عنه فقالوا: لا حكم ألا الله، قال: علی رضی الله عنه: كلمة حق اريد بها باطل ان رسول الله صلی الله عليه وسلم وصف ناساً انی لأعرف صفتهم فی هئولاء يقولون: الحق بألسنتهم، لا يجاوز هذا منهم وأشار الی حلقه، من ابغض خلق الله منهم أسود كان احدى يديه طبی شاة او حلمة ثدی، فلما قاتلهم علی رضی الله عنه قال: نظروا فنظروا فلم يجدوا شيئا، قال! ارجعوا فوالله ماكذبت ولا كذبت مرتين او ثلاثا، ثم وجدوه فی خرنة فاتوا به حتی وضعوه بين يديه، قال عبدالله: اناحاضر ذلك من امرهم وقول علی رضی الله عنه فيهم۔ [2]

اخبرنا احمد بن شعيب، قال: اخبرنا محمد بن معاوية بن يزيد، قال: اخبرنا علی بن هشام، عن الاعمش، عن خيثمة، عن سويد ابن غفلة، قال: سمعت عليا رضی الله عنه يقول: اذا حدثتكم عن نفسی فان الحرب خدعة، واذا حدثتكم عن رسول الله صلی الله عليه وسلم فلئن اخر من

---

[1] الحرورية وهم الخوارج صاروا الی قرية يقال لها حروراء بينها وبين الكوفة نصف فرسخ وبها سموا الحرورية، ورئيسهم عبدالله بن وهب الراسی وابن الكواوشبث بن ربعی، تاريخ اليعقوبی ۲: ۱۶۷، مروج الذهب ۲: ۳۹۵ وكانوا اثنا عشر الفا من القراء وغيرهم وذلك بعد وقعة صفين والتحكيم۔

[2] البداية والنهاية ۷: ۲۹۱، وفيه زاد يونس فی روايته قال بكير، وحدثنی رجل عن ابن حنين انه قال: رايت ذلك الا سود۔

السما احب الی من ان اکذب علی رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم، سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول:یخرج قوم فی آخر الزمان احداث الأ سنان سفهاء الا حلام یقولون من خیر قول البریة، یقرئون القرآن لا یجاوز ایمانهم حناجرهم یمرقون من الدین کا یمرق السهم من الرمیه، فاینما هم فاقتلوهم، فان فی قتلهم قتلهم عند الله یوم القیامة۔ [1]

امیر المومنین امام علی علیہ السلام اور خوارج

حدیث

ہم نے یونس بن عبدالاعلیٰ سے، اس نے حرث بن مسکین سے، اس نے ابن وھب سے، اس نے یونس سے، اس نے ابن شھاب سے، اس نے ابوسلمہ سے، اس نے عبدالرحمان سے، اس نے ابوسعید خدری سے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ کچھ تقسیم فرما رہے تھے کہ آپ کے پاس ذوالخویصرہ آیا جو بنی تمیم سے تعلق رکھتا تھا اس نے کہا۔ یارسول اللہ ﷺ انصاف کیجیے یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر میں انصاف نہیں کرتا تو پھر کون انصاف کرے گا، اگر میں نے انصاف سے کام نہ لیا تو میں خائب وخاسر ہو جاؤں؟ اس وقت حضرت عمرؓ نے عرض کی۔ مجھے اس کے قتل کی اجازت دیجیے۔ آپؐ نے فرمایا: جانے دیجیے اس کے کچھ ساتھی ہوں گے جن کے سامنے تم اپنے نماز وروزہ کو حقیر جانو گے۔ وہ قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان کے گلے سے نیچے نہیں اترے گا اور وہ لوگ اسلام سے یوں خارج ہو جائیں گے۔ جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔

---

[1] المستدرك ٢: ١٤٨، مسند أحمد ٤: ٣٥٧، البداية والنهاية ٧: ٢٩٠.

پس وہ اس کے پر کو دیکھتا ہے تو اس میں کوئی چیز نہیں پاتا۔ پھر وہ اس کے دھاگے تانت کو دیکھتا ہے تو اس میں بھی کچھ نہیں پاتا پھر وہ اس کے نوک کو دیکھتا ہے تو اس میں بھی کچھ نہیں دیکھتا پھر وہ اس کے مکان کو دیکھتا ہے تو اس میں بھی کچھ نہیں پاتا وہ گوبر اور خون سے گزر جاتا ہے۔ ان کی علامت یہ ہے کہ ان میں ایک سیاہ فام آدمی ہو گا جس کا ایک بازو، عورت کے پستان کی مانند ہوگا یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح سے وہ لوگوں کے بہترین گروہ کے خلاف خروج کرے گا۔ حضرت ابوسعید خدری کہتے ہیں قسم بخدا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی ابن ابی طالبؑ نے ان سے جنگ کی ہے اور میں آپ کے ساتھ تھا آپ نے کے اس آدمی کے تلاش کرنے کا حکم دیا۔ بعد از تلاش وہ آدمی مل گیا تو اسے آپ کے پاس لایا گیا یہاں تک کہ میں نے اس کی وہ تمام صفات دیکھیں جو رسول اللہ ﷺ نے فرمائی تھیں۔

حدیث

ہم نے محمد بن المصطفیٰ بن بہلول سے، اس نے الولید ابن مسلم سے، اس نے قتیبہ بن ولید سے، اس نے روزاعی سے، اس نے زہری سے، اس نے ابوسلمٰی سے، اس نے فحاک سے، اس نے ابوسعید خدری سے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ کچھ تقسیم فرما رہے تھے تو ذوالخویصرہ تمیمی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ انصاف سے کام لیجیے۔ آپؐ نے فرمایا: تیرا برا ہو اگر میں عدل نہیں کرتا تو اور کون کرتا ہے؟ حضرت عمر بن خطابؓ نے کہا۔ یا رسول اللہ ﷺ مجھے اجازت دیجیے کہ میں اسے قتل کر دوں۔ آپ نے فرمایا: جانے دیجیے اس، کے کچھ ساتھی ہیں جن کے سامنے تم اپنی نماز روزے کو حقیر جانو گے۔ وہ لوگ دین سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل

جاتا ہے۔ان کا ایک آدمی اپنے تیر کے پر کو دیکھتا ہے تو گوبر اور خون سے آگے کوئی چیز نہیں پاتا۔ وہ لوگوں کے بہترین گروہ کے خلاف خروج کریں گے۔ان کی علامت یہ ہے کہ ان کا ایک سیاہ فام بڑی آنکھ والا آدمی ہے جس کا ایک ہاتھ عورت کے پستان کی مانند ہے یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح ہے۔

حضرت ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ رسول ﷺ سے سنا ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ تھا جب آپ نے ان سے جنگ کی۔ آپ نے مقتولین کی طرف آدمی بھیجا تو ان علامات والا ایک آدمی لا گیا جس کے متعلق اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔

حدیث

ہم نے حرث بن مسکین سے، اس نے ابن وھب سے، اس نے عمرو بن حرث سے، اس نے بکر بن اشج سے اس نے بکر بن سعید سے، اس نے عبداللہ بن ابی رافع سے، وہ روایت کرتے ہیں کہ جب حروریوں نے حضرت علی علیہ السلا پر خروج کیا تو وہ آپ کے ساتھ تھے انہوں نے کہا لاحکم الا اللہ "حکم صرف اللہ کا ہے" حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: یہ ان کا کلمہ حق ہے لیکن اس سے ان کی مراد باطل ہے۔آپ نے فرمایا: رسول اللہ! نے کچھ لوگوں کی صفات بیان فرمائیں ہیں جانتا ہوں وہ صفات ان لوگوں میں پائی جاتی ہیں زبان سے حق بات کہتے ہیں لیکن وہ حق بات ان کے حلق سے آگے نہیں اترتی، اللہ کی مخلوق میں مبغوض ترین وہ سیاہ فام آدمی ہے جس کا ایک ہاتھ بکری کے پستان کے سرے کی طرح ہے، جب حضرت علی علیہ السلام کی ان سے جنگ ہوئی جنگ کے بعد آپ نے فرمایا: اس آدمی کو تلاش کرو۔لوگوں نے تلاش کیا لیکن وہ نہ ملا۔ آپؑ نے فرمایا: کہ دوبارہ تلاش کرو قسم بخدا نہ میں نے جھوٹ بولا ہے نہ مجھے

جھوٹ بتایا گیا ہے۔ آپ نے یہ لفظ دو یا تین مرتبہ کہے۔ پھر لوگوں نے اسے ایک ویرانے میں پایا تو لا کر آپ کے سامنے رکھا گیا۔ عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام کے اس فرمان کے وقت اور جب آپ نے اپنے ساتھیوں کو اس کی تلاشی کا حکم دیا تو میں موجود تھا

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اس نے محمد بن معاویہ بن یزید سے، اس نے علی بن ہشام سے، اس نے اعمش سے، اس نے خیثمہ سے، اس نے سعید بن نمغلہ سے، اس نے کہا کہ میں نے حضرت علی علیہ السلام سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ میں تمہیں اپنی طرف سے بتا رہا ہوں کہ کہ جنگ ایک چال ہے اور جب رسول اللہؐ کی طرف سے تمہیں کچھ بتاؤں تو مجھے رسول اللہ ﷺ کی طرف جھوٹ کی نسبت دینا نہ دینا آسمان سے نیچے گر پڑنا زیادہ آسان ہے۔

میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آخری زمانے میں ایک نوعمر اور بے وقوف گروہ اٹھے گا۔ وہ مخلوق کو اچھی باتیں بتائے گا۔ وہ لوگ قرآن پڑھیں گے۔ ان کا ایمان ان کی شہ رگ کے نیچے نہیں جائے گا۔ وہ دین سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے تو انہیں جہاں پاؤ انہیں قتل کر دو۔ ان کے قتل کا اجر اس شخص کے اجر کے برابر ہے جس نے انہیں قیامت کے روز اللہ کے حضور میں قتل کیا۔

الا ختلاف علی أبی اسحاق

فی هذ الحدیث

قال : اخبرنا احمد بن سلیمان، و القاسم بن زکریا، قالا: حدثنا عبدالله،عن اسرائیل،عن ابی اسحاق،عن سوید بن غفلة،عن علی رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: یخرج قوم فی آخر الزمان یقرئون القرآن لا یجاوز تراقیهم، یمرقون من الاسلام کمایمرق السهم من الرمیة قتالهم حق علی کل مسلم۔ [1]

خالفه یوسف بن ابی اسحاق، فأدخل بین ابی اسحاق و بین سوید ابن غفلة عبدالرحمان بن مروان۔

قال : اخبرنی زکریا بن یحیی، قال: حدثنا محمد بن العلاء قال: حدثنی ابراهیم بن یوسف، عن ابیه، عن اسحاق، عن ابی قلیس الازدی، عن سوید بن غفلة، عن علی رضی الله عنه قال: فی آخر الزمان قوم یقرئون القرآن لا یجاوز تراقیهم،یمرقون من الدین مروق السهم عن الرمیة، قتالهم حق علی کل، مسلم سیماهم التحدیق۔ [2]

---

[1] تاریخ بغداد ۱۳: ۱۸۶۔

[2] کنزالعمال ۷۲۰۶، مجمع الزوائد ۹: ۲۳۵وفیه: رواه البزار والطبرانی فی الاوسط، المستدرک ۲: ۱۴۷۔

اخبرنا احمد بن شعیب ، قال:اخبرنا محمد بن بسکار الحرانی حدثنا محمد [1] ، قال:حدثنا اسرائیل، عن ابراھیم بن عبد الا علیٰ، عن طارق بن زیاد مخلد قال:خرجنا مع علی رضی اللہ عنہ الی الخوارج فقتلھم قال:انظروا فان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال:انہ سیخرج قوم یتکلمون مون کلمة الحق لا یجاوز حلوقھم،یخرجون من الحق کما یخرج السھم من الرمیة، سیماھم ان فیھم رجلا اسود مخدج الید [2] ،فی یدہ شعرات سود [3] ، فانظروا ان کان فقد قتلتم شر الناس، وان لم یکن ھو فقد قتلتم خیر الناس، فبکینا ثم قال:اطلبوا فطلبنا، فوجدنا المخدج فخررنا سجوداً وخر علی معنا ساجدا غیر انہ قال یتکلمون کلمة [4]

قال :اخبرنا الحسن بن مدرک، قال :حدثنا یحییٰ بن حماد قال: اخبرنا ابوعوانة، قال:اخبرنی ابو سلیمان الجھنی [5] انہ کان مع علی رضی اللہ عنہ یوم النھروان، قال:وکنت ذلک اصارع رجلا علی [6] فقلت ماشأن بذلک قال أکلھا۔فلما کان یوم النھروان وقتل علی الحروریة

---

[1] ابو خداس مخلد بن یزید القرشی الحرانی، تھذیب التھذیب ١٠: ٧٧، رجال الصحیحین ٢٠٧٠٥، تقریب التھذیب ٢٠ ٢٣٥

[2] المخدج :بضم المیم وسکون الخاء ثم الدال المھملة المفتوحة ثم الجیم، ھو ناقص الید، قال ان الا ثیر فی النھایة ومنہ حدیث ذی الثدیة انہ مخدج الید

[3] فی روایة :شعراب بیض، وفی غیر ھا :حولہ سمع ھدات

[4] مسند احمد ١٠٨٨، ٩١، سنن البیھقی ٨٠ ١٧.

[5] ذید بن وھب الجھنی الکوفی مات ٩٦ تھذیب التھذیب ٣٠ ٤٢٧، اعیان الشیعة ٣٣٠ ١٥٤

[6] بیاض فی الاصل.

فخرج على قلتهم حين لم يجد ذاالشدى فطاف حتى وجده فى ساقية فقال: صدق الله وبلغ رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وقال لى مسكنه ثلاث شعرات فى قبل حلمة الثدى۔ [1]

قال: اخبرنا على بن المنذر، قال: حدثنى ابى، قال: اخبرناعاصم بن كليب الحرمى، عن ابيه قال: كنت عند على رضى الله عنه جالساً اذدخل رجل عليه ثياب السفر وعلى رضى الله عنه يكلم الناس ويكلمونه فقال: يا امير المومنين،أتاذن لى ان اتكلم؟فلم يلتفت اليه وشغله ما فيه، فجلس الى رجل قال له:ماعندك؟ قال: كنت معتمراً فلقيت عائشة فقالت: هو لاء القوم الذين خرجوا فى ارضكم يسمون حرورية؟ قلت:خرجوا فى موضع يسمى حروراء تسمى بذلك، فقالت:طوبىٰ لمن شهد منكم لو شاء ابن ابى طالب لا خبر كم خبر هم، فجئت أساله عن خبر هم، فلما فرغ على رضى الله عنه قال:ابن المستاذن ؟فقص عليه كما قص عليها، قال:انى دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وليس عنده احد غير عائشة،فقال لى: كيف انت يا على وقوم كذا وكذا، قلت:الله ورسوله اعلم،قال:ثم اشاربيده فقال:قوم يخرجون من المشرق يقرؤن القرآن لا يجاوز تراقيهم يمرقون من الذين كما يمرق السهم من الرمية،فيهم رجل مخدج كان يده ثدى حبشية أنشدكم بالله اخبر تكم به ؟ قالوا نعم قال:قال:انشدكم باالله اخبر تكم انه فيهم؟ نعم، فجئتمونى واخبر تمونى انه ليس فيهم فحلفت لكم باالله انه فيهم ثم

---

[1] تاريخ بغداد ٧: ٢٣٧، المناقب لا بن شهراشوب ٣: ١٩١، اعيان الشيعة ٣٣: ١٥٦، البداية والنهاية ٧: ٢٨٩۔

اتیتمونی به تسحبونه کمانعت لکم؟ قالوا: نعم صدق الله ورسوله۔ 1

قال : اخبرنا محمد بن العلاء، قال: حدثنا ابو معاوية، عن الاعمش، عن زید وهوابن وهب، عن علی بن ابی طالب رضی الله عنه قال: لما کان یوم النهروان لقی الخوارج فلم یبرحوا حتی شجروا بالرماح فقتلوا جمیعاً، قال علی رضی الله عنه: اطلبوا ذا الثدية، فطلبو، فلم یجدوه فقال علی رضی الله عنه: ماکذبت ولا کزبت اطلبوه فطلبوه افوجدوه فی وخدة من الارض علیه ناس من القتلی فاذا رجل علی یده مثل سبلات السنور، فکبر علی رضی الله عنه والناس واعجبهم ذلك۔ 2

قال :اخبرنا عبدالاعلی بن واصل بن عبدالاعلی، قال: حدثنا الفضل بن دکین، عن موسیٰ بن قیس الحضرمی، عن سلمة بن کهیل، عن زید بن وهب، قال: خطبنا علی بقنطره الدبرخان، فقال: ان قد ذکر لی یخارجة تخرج من قبل المشرق وفیهم ذوالثدية فقاتاهم فقالت الحرورية بعضهم لبعض: فردکم کمایردکم یوم حروراء، فشجر بعضهم بعضاًبالرماح، فقال رجل من اصحاب علی رضی الله عنه: قطعوا العوالی والعوالی الرماح فداروا اوستداروا، وقتل من اصحاب علی رضی الله عنه اثنا عشررجلاً او ثلاثة عشر رجلا، او ثلاثةعشر رجلا، قال: التمسوا المخدج،

---

1 مسند احمد ۱: ۹۱، فضائل الخمسة ۲: ۳۰۴ وفيه: فقام اليه عبيدة السلمانى فقال: ياامير المومنين الله الذى لا اله الا هو لسمت هذا الحديث من رسول الله (ص)، قال: اى والله الذى لا اله الا هو، حتى استحلفه ثلاثا وهو يحلف له

2 تاریخ بغداد ۱: ۱٦۰ بصورة مفصلة، مسند احمد ۱: ۸۸۔

وذلك في يوم شات، فقالوا: مانقدر عليه، فركب على بغلة رسول الله صلى الله عليه وسلم الشهباء، قال: هذه من الارض قالوا: التمسوا في هؤلاء فاخرج، فقال: ماكذبت ولا كذبت اعملوا ولا تتكلموا لولاانى أخاف ان تتكلموا لأ خبر تكم بماقضي الله على لسانه يعنى النبى صلى الله عليه وسلم ولقد شهدت انا ساً باليمن قالوا: كيف يا امير المومنين؟ قال: هولهم۔ [1]

قال: اخبرنا العباس بن عبدالعظيم، قال: حدثنا عبدالرزاق قال: اخبرنا عبدالملك بن ابى سليمان، عن سلمة بن كهيل، قال: حدثنا ابن وهب: انه كان في الجيش الذى كا نوا مع على رضى الله عنه الذين ساروا الى الخوارج، فقال على رضى الله عنه: ايها الناس انى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: سيخرج قوم من امتى يقرؤن القرآن وليس قرأتكم الى قرأتهم بشىء، ولا صلاتكم الى صلاتهم بشئى، ولا صيامكم الى صيامهم بشىء، يقرؤن القرآن يحسبوانه لهم وهو عليهم لا يجاوز تراقيهم، يمرقون من الاسلام كما يمرق السهم من الرمية، لو يعلم الجيش الذين يصيبونهم ما قضى لهم على لسان نبيهم لاتكاوا على العمل، وآيةذلك ان فيهم رجلاله عضدوليست له ذراع على رأس عضده مثل حلمة ثدى المراةعليه شعرات بيض، قال سلمة: فنزلنى زيد منزلا حتى مررنا على قنطرة قال: فلما التقيناوعلى الخوارج عبدالله بن وهب الراسبى، فقال لهم: القوا

[1] (۱) تاريخ بغداد ۲۳۷:۷ رواه عن جابر ابو خالد التابعى الكوفى وانه شهد قعة النهروان مع الا مام امير المئومنين ع۔ وفى ج۱: ۱۵۹ روى بسنده عن نبيط بن شريط الاشجمى قا۔ الحديث

رماحکم وسلوا سیوفکم من جفونها، فشجرهم الناس برماحهم فقتل بعضهم علی بعض ۔وما اصیب من الناس یومئذ الا رجلان، قال:علی کرم اللہ وجہہ،التمسوا فیہم المخدج، فلم یجدوہ، فقام علی رضی اللہ عنہ بنفسہ حتی أتی اناساً قتلی بعضہم علی بعض، قال: جروہم، فوجدوہ ممایلی الارض، فکبر علی رضی اللہ عنہ وقال: صدق اللہ وبلغ رسولہ، فقام الیہ عبیدۃ الیمانی [1] فقال:یا امیر المومنین واللہ الذی لا الہ الا ہو لسمعت ہذا الحدیث من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، قال علی رضی اللہ عنہ:انی واللہ الذی لا الہ الا ہو لسمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی استحلفہ ثلاثاً وہو یحلف فیہ۔ [2]

قال :اخبرنا قتیبۃ بن سعید، قال:حدثنا ابن ابی عدی عن ابن عون، عن محمد بن عبیدۃ قال:قال علی رضی اللہ عنہ:لولا ان تبطروا لحدثتکم بماوعداللہ الذین یقتلونہم علی لسان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، قلت: انت سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قال:ای ورب الکعبۃ۔ [3]

قال: اخبرنا احمد بن شعیب، قال:اخبرنا اسماعیل بن مسعود قال: حدثنا المعتمر بن سلیمان بن عوف، قال:حدثنا محمد بن سیرین قال:قال

---

[1] الصحیح عبیدہ بن عمرو ویقال ابن قیس بن عمرو السلمانی مات سنۃ ۷۲/ ۷۳/ ۷۴ تہذیب التہذیب ۷: ۸۴، اللباب ۱: ۵۵۲، رجال الصحیحین ۱: ۳۳۶، اسد الغایۃ ۳: ۳۵۶۔

[2] مسند احمد ۱: ۸۸، ۹۱، سنن البیہقی ۸: ۱۷۰، صحیح ابو داود: ۳۰ باب قتال الخوارج ۔ صحیح مسلم البدایۃ والنہایۃ ۷: ۲۹۰

[3] مسند احمد ۱: ۷۸،ورواہ ائمۃ الحدیث بطرق مختلفۃ فی باب التحریض علی قتل الخوارج۔

عبیدة السلمانی:لما جئت اصیب اصحاب النهروان قال علی رضی الله عنه: اتعبوا فیهم فانهم ان کانوا من القوم الذین ذکرهم رسول الله صلی الله علیه وسلم فان فیهم رجلا مخدج الید،او مثدون الید، اومودون الید، واتیناه فوجد ناه فد الناعلیه فلمارآه قال:الله اکبر الله اکبر الله اکبر، والله لولا ان تبطروا، ثم ذکر کلمة معناها لحدثنکم بما [1] قضی الله علی لسان رسول الله صلی الله علیه وسلم عن قتل هؤلاء، قلت:انت سمعتها من رسول الله صلی الله علیه وسلم؟ قال:ای ورب الکعبة ثلاثاً۔ [2]

اخبرنا محمد بن عبید،قال:حدثنا ابو مالك وهو عمرو بن قیس،عن المنهال بن عمرو، عن زربن حبیش انه سمع علیاً رضی الله عنه یقول:انا فقأت عین الفتنة لو لا انا ما قتل اهل النهروان، واهل الجمل ولولا ان اخشی ان تترکوا العمل لأ خبرتکم [3] بالذی قضی الله علی لسان نبیکم(ص) لمن قاتلهم مبصراً ضلالتهم عارفاًللهدی الذی نحن فیه۔ [4]

---

[1] فی روایة صحیح مسلم، بماوعدالله الذین یقتلونهم علی لسان محمد(صلی الله علیه وآله وسلم)۔

[2] فضائل الخمسة ۲۰۲٠٤ نقلاًعن صحیح مسلم فی کتاب الزکاة باب التحریض علی قتل الخوارج

[3] فی روایة لانباتکم

[4] حلیة الا ولیاء ٤٠١٨٦ بسنده عن زربن حبیش، وقد جمع ابن کثیر فی البدایة والنهایة طرق هذا الحدیث مفصلة واوردهاعلی التفصیل کا فی ج۷٠ ۲۸۹۔ ۲۹٤

ابواسحاق کا اختلاف

حدیث

ہم نے احمد بن سلیمان اور قاسم بن زکریا سے، انہوں نے عبداللہ سے، اُس نے اسرائیل سے، اُس نے ابواسحاق سے، اس نے سوید بن غفلہ سے، اس نے حضرت علی علیہ السلام سے آپ نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخری زمانے میں ایک قوم خروج کرے گی وہ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق کے نیچے نہیں اترے گا وہ اسلام سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ پھر مسلم پر واجب ہے۔ کہ ان سے جنگ کرے، یوسف بن اسحاق نے راویوں کے اختلاف کو بیان کرتے ہوئے ابو اسحاق اور سوید بن غفلہ کے درمیان عبدالرحمٰن بن دوان کا ذکر کیا ہے۔

حدیث

ہم نے زکریا بن یحییٰ سے، اُس نے محمد بن علاء سے، اس نے ابراہیم بن یوسف سے اس نے اپنے والد سے، اس نے اسحاق سے، اس نے ابوقیس ازوی سے اس نے سوید بن غفلہ سے، اس نے حضرت علی علیہ السلام سے آپؑ نے فرمایا:

آخری زمانے میں ایک قوم ہوگی وہ قرآن پڑھیں گے، قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اسی طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ ان سے جنگ کرے۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ وہ سر منڈاتے ہوں گے۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اس نے محمد بن بکار حرانی سے، اس نے مخلد سے، اس نے اسرائیل سے، اس نے ابراہیم بن عبدالاعلیٰ سے، اس نے طارق بن زیاد سے، ہم حضرت علیؑ علیہ السلام کے ساتھ خوارج سے لڑنے کے لئے نکلے جب جنگ ختم ہوئی تو آپ نے اس آدمی کی تلاش کا حکم دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ عنقریب ایک قوم خروج کرے گی وہ اپنی زبان سے حق بات کہیں گے لیکن وہی حق ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ حق سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک سیاہ فام ہاتھ کٹا آدمی ہوگا اس کے ہاتھ پر سیاہ بال ہوں گے۔ جاؤ اسے ڈھنڈو اگر وہ وہی ہے تو تم نے مخلوق میں سے ایک بدترین آدمی کو قتل کیا ہے اگر وہ نہیں ہے تو پھر تم نے ایک بہترین آدمی کا قتل کیا ہے ہم سب رونے لگے پھر آپ نے فرمایا: اسے تلاش کرو آخر اس کو تلاش کرنے کے بعد ہم نے اس ہاتھ کٹے کو پالیا۔ ہم سب سجدے میں گر گئے۔ حضرت علی علیہ السلام بھی ہمارے ساتھ سجدے میں گر گئے (اس سجدے میں انہوں نے کلمہ پڑھا)۔

حدیث

ہم نے حسن بن مدرک سے، اس نے یحیٰی بن حماد سے، اُس نے ابوعوانہ سے، اُس نے ابوسلیمان جہنی سے وہ کہتے ہیں کہ میں جنگ نہروان میں حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ تھا آپ ایک آدمی کو پچھاڑ رہے تھے۔ میں نے پوچھا یہ کیا بات ہے آپ نے فرمایا ......پس جب جنگ نہروان ہوئی اور حضرت علی علیہ السلام نے حروریوں کو قتل کیا دوران جنگ آپ نے اس پستان والے کو نہ پایا جب آپ نے مقتولین کا چکر لگایا تو اسے اپنی دونوں پنڈلیوں کے درمیان پایا تو فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا۔ راوی کہتا ہے

کہ مجھے مسکتہ نے بتایا کہ اس کے پستان نما ہاتھ کے اگلے حصے میں تین بال تھے۔

حدیث

ہم نے علی بن مندر سے، اس نے ابی سے، اُس نے عاصم بن کُلیب جرمی سے، اُس نے اپنے باپ سے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی آیا جس نے سفر کا لباس پہنا ہوا تھا۔ اس وقت حضرت علی علیہ السلام لوگوں سے گفتگو فرما رہے تھے اور لوگ آپ سے باتیں کر رہے تھے۔ اس آدمی نے کہا کہ امیر المومنین! مجھے اجازت ہے کہ میں بات کروں آپ نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ کی۔ وہ ایک شخص کے پاس بیٹھ گیا تو اس نے پوچھا کیا بات ہے کہ اس نے کہا کہ میں عمرہ کے لئے جا رہا تھا کہ ام المومنین حضرت عائشہؓ سے ملاقات ہوگئی۔ آپ نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو تمہارے علاقے میں پیدا ہوئے ہیں جس علاقے کو حروریہ کہا جاتا ہے میں نے جواب دیا جو حرورا میں پیدا ہوئے ہیں اور وہ اسی نام سے مشہور ہیں۔ آپ نے کہا خوشخبری ہو اسے جو شخص تم میں سے وہاں حاضر ہوگا۔ اگر ابن ابی طالب چاہیں گے تو تمہیں بتائیں گے۔ میں حضرت کے پاس اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ ان سے پوچھوں جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا: اجازت مجھے طلب کرنے والا کہاں ہے پس آپ نے اسے بھی وہ بات بتائی جو انہیں بتائی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہاں حاضر ہوا۔ اس وقت حضرت عائشہ اور میرے سوا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کوئی نہ تھا آپ نے فرمایا: علیؑ! تیرا اور اس قوم کا کیا حال ہے جو ایسی ایسی ہے۔ میں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پھر آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرمایا کہ مشرق سے ایک قوم نکلے گی وہ قرآن پڑھیں گے مگر قرآن اُن کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے ان میں سے ایک کا ہاتھ کٹا ہوا ہے اس کا ہاتھ حبشی عورت کے پستان کی طرح ہے۔

ان مقتولین میں سے لوگوں نے جواب دیا جی ہاں آپ نے فرمایا: تم نے تو مجھے یہ بتایا ہے کہ وہ نہیں ہے پس میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ان سے ہے پھر تم اسے گھسیٹ کر میرے پاس لائے ہو جیسا کہ میں نے تمہیں اس کی علامت بتائی تھی ان سب نے کہا۔ جی ہاں اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا ہے۔

حدیث

ہم نے محمد بن علاء سے، اُس نے ابو معاویہ سے، اُس نے اعمش سے، اُس نے زید یعنی ابن وھب سے، اُس نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب جنگ نہروان ہوئی تو اس جنگ میں خارجیوں سے آمنا سامنا ہوا۔ تو خوارج آپ کے سامنے نہ ٹھہر سکے، یہاں تک کہ ان سب کو تیر مار مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ جنگ کے خاتمے کے بعد حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: اس پستان نما ہاتھ والے کو تلاش کرو۔ اس کی تلاش کی گئی لیکن وہ نہ ملا تو آپ نے فرمایا: نہ میں نے جھوٹ بولا ہے اور نہ مجھ سے جھوٹ کہا گیا ہے اسے دوبارہ تلاش کرو جب دوبارہ تلاش کی گئی تو وہ گڑھے میں پڑا ہوا تھا۔ اس پر لاشوں کا ڈھیر لگا ہوا تھا جب لاشیں ہٹائی گئیں تو اچانک ایک مرد کی لاش برآمد ہوئی جس کے ہاتھ پر بلی کی مونچھوں کی طرح بال تھے۔ یہ دیکھ کر حضرت علی علیہ السلام نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور تمام لوگ بحر حیرت میں غرق ہو گئے۔

حدیث

ہم نے عبد الاعلی بن واصل بن عبد الاعلیٰ سے، اُس نے فضل بن دکین سے، اُس نے موسیٰ بن قیس حضرمی سے، اُس نے سلمہ بن کہیل سے، اُس نے زید بن وھب سے وہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے دبرخان کے پل پر خطبہ دیا اور فرمایا کہ مجھے ایک خارجی گروہ کے بارے میں بتایا گیا ہے جو مشرق سے برآمد ہو گا۔ ان کا ایک

آدمی ہوگا جسے ذوالثدیہ یہ کہا جائے گا۔ ان لوگوں سے آپ کی جنگ ہوئی۔ حروریوں نے ایک دوسرے سے کہا اس نے تمہیں حروراء کی جنگ کی طرح واپس لوٹا دیا ہے پھر انہوں نے ایک دوسرے کو نیزے مارے لیکن حضرت علی علیہ السلام کا ایک آدمی کہتا ہے کہ انہوں نے نیزے توڑ ڈالے پس انہوں نے چکر لگایا۔ حضرت کے لشکر کے بارہ یا تیرہ آدمی مارے گئے۔ آپ نے فرمایا: اس کو تلاش کرو جس کا ہاتھ کٹا ہوا ہے اور یہ ایک سرد دن کا واقعہ ہے۔ لوگوں نے کہا ہم نے تلاش کیا لیکن وہ ہمیں نہیں ملا تو حضرت علی علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چتکبرے خچر پر سوار ہوئے اور ایک مقام پر ٹھہرے اور فرمایا: یہ زمین ہے یہاں تلاش کرو وہاں تلاش کرنے پر وہ مل گیا تو اس وقت آپ نے فرمایا: نہ میں نے جھوٹ بولا ہے۔ اب کام کرتے رہو عمل کی زندگی میں رکاوٹ نہ آنے پائے اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ آپ لوگ اللہ کی بندگی وعبادت چھوڑ دیں گے تو میں تمہیں وہ بات بتاتا جس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے کرایا ہے۔ میں نے یمن میں کچھ لوگوں کو دیکھا انہوں نے کہا وہ الٰہی فیصلہ کیا ہے۔ فرمایا وہ فیصلہ ان کے لئے ہے۔

حدیث

ہم نے عباس بن عظیم سے، اُس نے عبدالرزاق سے، اُس نے عبدالمالک بن ابی سلیمان سے، اُس نے سلمہ بن کہیل سے، اُس نے ابن وھب سے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت علی علیہ السلام کے اس لشکر میں شامل تھا جو خوارج سے لڑا تھا، حضرت نے خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ عنقریب میری امت میں ایک قوم پیدا ہوگی وہ لوگ قرآن پڑھیں لیکن ظاہری صورت کے لحاظ سے تمہاری قرآت اور نماز روزہ ان کی قرآت نماز روزہ سے کوئی نسبت نہ رکھیں گے۔ وہ قرآن پڑھیں گے اور خیال

کریں گے کہ وہ ثواب حاصل کریں گے لیکن ان کا قرآن پڑھنا ان کے لئے وبال جان اور عذاب بن جائے گا۔ قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ اگر اس لشکر کو جوان سے جنگ کے لئے جارہا ہے یہ علم ہوتا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبان سے ان کے متعلق کیا فیصلہ فرمایا ہے تو وہ اس عمل پر اکتفاء کر بیٹھتے۔ اس قوم کی نشانی یہ ہے ان میں ایک آدمی ہے جس کا بازو تو ہے مگر کہنی سے ہاتھ تک کا حصہ موجود نہیں ہے۔ اس کا بازو عورت کے پستان کی بھٹنی کی طرح ہے جس پر سفید بال ہیں۔ سلمیٰ کہتے ہیں کہ زید نے مجھے ایک ایسی جگہ اتارا کہ ہم پل پر سے گزرے۔ زید کہتے ہیں کہ ہمارا خوارج سے جنگ ہوتی خوارج کا لیڈر عبداللہ بن وھب رسبی تھا اس نے کہا کہ نیزے پھینک دو اور تلواریں میانوں سے نکال لو۔ پس لوگوں نے انہیں نیزوں سے مارا اور بعض نے بعض کو قتل کیا۔ سوائے دو آدمیوں کے کہ جنہیں کوئی گزند نہ پہنچا جب جنگ ختم ہوئی تو حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: اس ہاتھ کٹے کو تلاش کرو۔ تلاش کے باوجود وہ نہ ملا تو پھر آپ اٹھے اور مقتولین کے ڈھیر پر آ کے آپ نے فرمایا: ان لاشوں کو ہٹایا جائے جب لاشیں ہٹائی گئیں تو وہ مل گیا تو حضرت نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور فرمایا کہ خدا کے رسول نے سچ فرمایا ہے اور سچ پہنچایا ہے۔ عبیدہ یمانی آپ کے پاس آیا اور کہا اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں آپ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ تو حضرت نے فرمایا: قسم بخدا جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے یہاں تک کہ اس نے آپ سے تین بار حلف کا مطالبہ کیا اور آپ متواتر حلف اٹھاتے رہے۔

حدیث

ہم نے قتیبہ بن سعید سے، اُس نے ابن ابی عدی سے، اُس نے ابن عون سے، اُس

نے محمد بن عبیدہ سے، اس نے کہا کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا اگر تم غرور نہ کرتے تو میں تمہیں بتاتا کہ ان لوگوں کے ساتھ لڑنے والوں کے لئے اللہ نے اپنے نبی کی زبان سے کیا وعدہ فرمایا ہے؟ میں نے پوچھا کہ کیا آپ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ آپؑ نے فرمایا: ہاں رب کعبہ کی قسم میں نے یہ بات آپؐ سے سنی ہے۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اس نے اسماعیل بن مسعود سے، اس نے معتمر بن سلیمان سے، اس نے محمد بن سیرین سے اس نے عبیدہ سلیمانی سے، وہ کہتے ہیں کہ جب میں لوگوں کے پاس آیا جنہیں جنگ نہروان میں زخم لگے تھے تو حضرت نے فرمایا: ان میں تلاش کرو اگر یہ اس قوم میں سے ہے جن کا ذکر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اس کا ایک ہاتھ کٹا ہوگا یا چھوٹے ہاتھ والا آدمی ہوگا۔ آخر ہم اس کے پاس آئے۔ اسے وہاں پایا ہم نے اس کی خبر حضرت علی علیہ السلام کو دی جب آپ آئے اور اسے دیکھا تو فرمایا اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اگر وہ مغرور نہ ہو جاتے تو میں انہیں بات بتاتا جس کا فیصلہ اللہ نے ان جنگ کرنے والوں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے فرمایا ہے۔ میں نے عرض کی کہ کیا آپ نے وہ فیصلہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ آپ نے تین بار رب کعبہ کی قسم اٹھا کر فرمایا پس میں نے سنا ہے۔

حدیث

ہم نے محمد بن عبید سے، اُس نے ابو مالک سے، اُس نے عمرو بن قیس سے، اس نے منہال بن عمرو سے، اُسنے زر بن حبیش سے وہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے فتنے کی آنکھ پھوڑ دی ہے۔ اگر میں نہ ہوتا تو تو اہل نہروان اور جمل والوں سے جنگ نہ ہوتی اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ تم بندگی و عبادت

چھوڑ دو گے تو میں تمہیں اس فیصلے کے متعلق بتاتا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبان سے اس آدمی کے بارے میں فرمایا ہے جو ان کی گمراہی کو دیکھتے ہوئے اور اس ہدایت کی معرفت رکھتے ہوئے ان سے لڑتا ہے جس پر ہم قائم ہیں۔